﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 19 | جمعۃ المبارک 24/ اگست 2012ء — 06/ شوال 1433 ہجری قمری ❁ 24/ ظہور 1391 ہجری شمسی | شمارہ 34

رمضان گناہوں کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’رمضان کا نام رمضان اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ گناہوں کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے‘‘۔

(الفردوس بماثور الخطاب جلد 2 حدیث نمبر 2339)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ 2012ء

یاد رکھیں ناانصافی ہمیشہ بدامنی کا باعث بنتی ہے۔ امن اور انصاف لازم وملزوم ہیں۔ اسلام ہمیں ہر معاملہ میں غیر مشروط عدل اور برابری کی تعلیم دیتا ہے۔

طاقتور اور دولتمند ممالک کو اپنے حقوق محفوظ کرنے کی کوشش میں غریب اور کمزور ممالک کے حقوق غصب نہیں کرنے چاہئیں اور نہ ہی غریب اقوام کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کرنا چاہئے۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کو دنیا کے طاقتور ترین ملک ہونے کے اعتبار سے حقیقی انصاف اور نیک نیتی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اگر آپ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو دنیا آپ کی عظیم کوششوں کو ہمیشہ تحسین کے ساتھ یاد رکھے گی۔

Capitol Hill (واشنگٹن) میں امریکہ کی حکومت اور سیاست کے اہم افراد کے سامنے عالمی امن کے قیام کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا نہایت اہم، اثر انگیز اور بصیرت افروز تاریخی خطاب۔

حضور انور کے خطاب میں مہمانوں کی دلچسپی اور ان کے تأثرات۔ کیپیٹل ہل کا وزٹ۔ کانگریس کی ویزیٹر گیلری میں حضور کی آمد اور کانگریس کی طرف سے حضور انور کا خیر مقدم۔ Capitol Hill واشنگٹن امریکہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر سینیٹرز اور کانگریس مین کی طرف سے پُرتپاک استقبال۔ Rayburn Hall کے Gold Room میں حضور انور ایدہ اللہ کے اعزاز میں منعقدہ تقریب میں سینیٹرز اور کانگریس کے اہم ممبران کی طرف سے دنیا میں امن کے قیام کے سلسلہ میں حضور انور کی خصوصی مساعی پر خراج تحسین۔ کیپیٹل ہل کی عمارت پر لہرائے گئے Congressional flag کا تحفہ۔ امریکہ کی Commission for International Religious Freedom کی چیئر پرسن Dr. Katrina Lantos، امریکی کانگریس کی سابق سپیکر Hon. Nancy Pelosi اور کانگریس کے بعض دیگر اہم ممبران کے خیر مقدمی ایڈریسز۔ امریکی کانگریس کی طرف سے شکریہ کا خصوصی ریزولیوشن۔

تقریب میں 29 سینیٹرز، سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ، وائٹ ہاؤس اور پینٹاگون کے نمائندوں کے علاوہ Think-tank، ہیومن رائٹس کی تنظیموں کے نمائندے، کالجز اور یونیورسٹیز کے پروفیسرز مختلف ممالک کے سفراء، مندوبین اور متعدد دیگر اہم افراد کی شمولیت۔

(امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

27 جون 2012ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

الٰہی جماعتوں کی تاریخ میں بعض دن کسی خاص وجہ سے غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتے ہیں اور آنے والے انقلاب کے لئے سنگ میل بنتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں آج ایک اور ایسا تاریخ ساز دن آیا ہے جو انشاء اللہ العزیز آئندہ عظیم الشان انقلابات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور جماعت احمدیہ کے لئے فتوحات کے لئے باب کھولے جائیں گے۔

کیپیٹل ہِل (Capitol Hill) میں تقریب

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک اہم تقریب کا انعقاد U.S. Capitol Hill کی Rayburn House Office Building کے مشہور ہال Gold Room میں کیا گیا تھا۔ امریکہ کی پارلیمنٹ جو کہ House of Representatives کہلاتی ہے اور ایوان بالا سینٹ کے اجلاسات کیپیٹل ہل کی عمارات میں ہوتے ہیں۔ یہاں کے ممبر پارلیمنٹ کانگریس مین (Congressmen) کہلاتے ہیں۔ امریکن حکومت کے تمام اہم دفاتر اور ادارے انہی عمارات میں واقع ہیں۔ سینٹ کا اجلاس ان عمارات کے شمالی حصہ میں ہوتا ہے۔ جبکہ امریکن پارلیمنٹ یعنی ہاؤس آف Representatives کے تمام سرکاری دفاتر بلڈنگ کے جنوب میں واقع چار عمارتوں پر مشتمل ہیں جن میں ایک ریبارن (Rayburn) بلڈنگ کہلاتی ہے۔ آج اسی بلڈنگ کے ایک ہال Gold Room میں حضور انور کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

کیپیٹل ہِل میں آمد

صبح آٹھ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Capitol Hill کے لئے روانگی ہوئی۔ نو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کیپیٹل ہِل تشریف آوری ہوئی۔ کیپیٹل ہِل کی کسی بھی عمارت میں جانے کے لئے یا اس کے کسی بھی حصہ میں جانے کے لئے بار بار سیکیورٹی کی سخت ترین چیکنگ سے گزرنا پڑتا ہے۔ قدم قدم پر سیکیورٹی سٹاف چیکنگ کے لئے موجود ہوتا ہے۔ لیکن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے یہ سیکیورٹی پہلے Waive کی جا چکی تھی اور حضور انور کو سیکیورٹی چیکنگ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔

حضور انور کا استقبال

کیپٹل ہل کی Rayburn Building کے مین دروازہ پر سینیٹر Bob Casey اور کانگرس مین Brad Sherman حضور انور کی آمد سے نصف گھنٹہ پہلے ہی پہنچ کر حضور انور کا انتظار کر رہے تھے۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ان دونوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اپنے ساتھ بلڈنگ کے اندر لے گئے۔ اس موقع پر واشنگٹن ڈی سی پولیس اور U.S. Capitol Hill کے اہلکار بھی موجود تھے۔

کیپٹل ہل کی سیکیورٹی بہت سخت تصور کی جاتی ہے۔ لیکن آج محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر کیپٹل ہل کے سارے دروازے کھلتے گئے اور پورے اعزاز اور احترام کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا گیا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ امریکہ میں سینیٹر (Senator) اور کانگرس مین (Congressman) اہم ترین عہدیدار متصور ہوتے ہیں اور آجکل الیکشن کی وجہ سے بہت مصروف ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ آج بدھ کا دن کمیٹی اجلاسات اور دیگر میٹنگز کی وجہ سے بہت مصروف دن تھا۔ لیکن اس کے باوجود سینیٹر Casey اور کانگرس مین Sherman نے اپنی تمام مصروفیات ختم کر کے حضور انور کا انتظار کیا اور عمارت سے باہر آکر حضور انور کا استقبال کیا۔

سینیٹر اور کانگرس مین سے ملاقات

عمارت کے اندر آنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کمرہ نمبر B-329 میں تشریف لے آئے جہاں سینیٹر Casey، کانگرس مین Sherman اور کانگرس مین Honda نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ کانگرس مین Honda قبل ازیں ایک دن قبل مسجد بیت الرحمٰن آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر چکے تھے۔ آج جب یہ ملنے کے لئے آئے اور پروگرام میں شمولیت کے لئے آئے تو انہوں نے اپنے گلے میں خدام الاحمدیہ والا رومال پہنا ہوا تھا۔

گفتگو کے دوران سینیٹر Casey نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بتایا کہ ان کا تعلق Pennsylvania کی ریاست سے ہے۔ موصوف نے حضور انور کے سفر کے بارہ میں پوچھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں جب 2008ء میں آیا تھا تو واشنگٹن میں جماعت کے ہیڈکوارٹرز Silver Spring میں رہا تھا۔ لیکن اس دفعہ شکاگو سے واشنگٹن تک کا سفر بذریعہ سڑک کیا ہے اور بعض علاقوں سے گزر کر یہاں آیا ہوں۔ موصوف سینیٹر نے کہا کہ حضور انور کا امن، رواداری اور وفاداری کا پیغام بہت اچھا ہے اور ہم حضور کے شکرگزار ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آج ہمیں جو بھی سہولیات اور مواقع حاصل ہیں۔ ہم ان سے استفادہ کرتے ہوئے امن کے قیام کے لئے کوشش کریں اگر امن نہیں ہے تو سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔

کانگرس مین Sherman نے بتایا کہ وہ حضور انور کا بہت مداح ہے۔ جماعت احمدیہ نے گزشتہ سال Blood Drive, Muslim for Life کا جو پلان بنایا تھا وہ بڑا اچھا پروگرام تھا اور ایک قابل قدر کام ہوا ہے۔

اس موقع پر نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ نے بتایا کہ ہمارا دس ہزار بیگ خون اکٹھا کرنے کا پروگرام تھا۔ ہمیں کافی پریشانی تھی کہ یہ کس طرح ہوگا۔ ہم نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا تو حضور انور نے فرمایا کہ فکر نہ کریں یہ ہو جائے گا۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے اور حضور انور کی دعا سے ہم نے بارہ ہزار سے زائد بیگ خون اکٹھا کیا۔

افریقہ میں جماعت کی خدمات

افریقہ میں جماعتی خدمات کے حوالہ سے ذکر ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ افریقہ میں ہم تعلیمی، طبی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں۔ پینے کے لئے صاف پانی مہیا کر رہے ہیں اور ہینڈ پمپ لگا رہے ہیں، سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی بھی مہیا کر رہے ہیں۔ افریقہ کے مختلف ممالک میں ہمارا ماڈل Village بنانے کا بھی پروگرام ہے۔ ایسے ہی ایک ماڈل ولیج کا افتتاح ہو چکا ہے جس میں سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کی گئی ہے۔ سٹریٹ لائٹس کا انتظام کیا گیا ہے۔ پینے کا پانی Tap کے ذریعہ مہیا کیا گیا ہے۔ Paved سٹریٹ بنائی گئی ہیں۔ کمیونٹی ہال بنایا گیا ہے۔ گرین ہاؤس بھی بنایا گیا ہے تاکہ سبزیاں وغیرہ اگائی جاسکیں۔ ہمارے سورسز اور ذرائع کم ہیں لیکن ہم کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میں افریقہ میں رہا ہوں۔

وہاں پینے کے لئے صاف پانی نہیں ملتا جس کی وجہ سے بیماریاں بہت زیادہ ہیں۔ ہم بلاتمیز مذہب وملت، رنگ و نسل پینے کا صاف پانی مہیا کر رہے ہیں۔

ایک سوال پر اپنے مختلف ممالک کے دورہ جات کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے دو صد ممالک میں جماعت موجود ہے۔ میں نے بہت سے ممالک کا وزٹ کیا ہے۔ فار ایسٹ ممالک، افریقہ میں، مغربی اور مشرقی افریقہ کے ممالک، یورپ کے ممالک اور امریکہ وغیرہ۔ اب کسی وقت ساؤتھ امریکہ بھی جانا ہے۔ یورپ میں تو بذریعہ سڑک سفر کرتا ہوں۔ بعض دفعہ ایک ایک دن میں بارہ بارہ گھنٹے سفر کیا ہے۔

کانگرس مین Honda جس نے مجلس خدام الاحمدیہ کا رومال پہنا ہوا تھا۔ حضور انور نے اسے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ تم نے ہمارے نوجوانوں کا نشان پہنا ہوا ہے۔ میں نے سمجھا کہ ہمارا کوئی خادم آیا ہے۔ اس نے بتایا کہ میں ابھی اپنے ایک تعلیم کے بارہ میں لیکچر سے فارغ ہو کر آرہا ہوں۔ حضور انور نے اس سے دریافت فرمایا کہ امریکہ میں مرد زیادہ تعلیم یافتہ ہیں یا عورتیں؟ حضور انور نے فرمایا: کل طلباء اور طالبات کے ساتھ میری میٹنگز تھیں جس سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ عورتیں زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ ان کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔ یہ لڑکوں کی نسبت زیادہ تعداد میں Ph.D. اور ماسٹرز وغیرہ کر رہی ہیں۔

Gold Room میں تشریف آوری

اس میٹنگ کے بعد نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Rayburn Hall کے Gold Room میں تشریف لے آئے۔ یہ ہال نما کمرہ انتہائی اہمیت کے حامل حکام اور سرکردہ افراد سے بھرا ہوا تھا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے اندر داخل ہوئے تو تمام مہمان احتراماً کھڑے ہو گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔

تاریخی حاضری

مہمانوں میں 29 Senators اور Congressmen کے علاوہ ان کے سٹاف ممبرز، یہاں کی وزارت خارجہ ڈیپارٹمنٹ آف سٹیٹ کے نمائندے، White House سے تعلق رکھنے والے نمائندے، یہاں کی وزارت دفاع Pentagon کے نمائندے، Think Tanks، NGOs اور ہیومن رائٹس کے اداروں کے نمائندے، کالج اور یونیورسٹیز کے پروفیسرز، مختلف ممالک کے سفراء اور مندوبین اور فوجی حضرات شامل تھے۔ ان مہمانوں کی تعداد 110 سے زائد تھی۔

یہ محض اور محض خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سننے کے لئے دیگر اہم حکام اور شخصیات کے علاوہ 29 کی تعداد میں سینیٹرز اور کانگرس مین آئے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔ یہاں کے ایک کانگرس مین Ellison کے چیف آف سٹاف نے کہا تھا کہ اسے یہاں پر کام کرتے ہوئے 15 سال ہو گئے ہیں اور اس نے آج تک دس سے زیادہ کانگرس ممبرز کو کسی پرائیویٹ تقریب میں اکٹھے نہیں دیکھا اور اگر یہ کبھی آ بھی جائیں تو دس پندرہ منٹ سے زیادہ نہیں ٹھہرتے۔ اس کے علاوہ یہاں سیاسی رقابت بہت ہے اور یہ لوگ ایک جگہ اکٹھا ہونے کے بھی روادار نہیں ہوتے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود کی برکت تھی کہ ایک بڑی تعداد میں سینیٹرز اور کانگرس مین نہ صرف شامل ہوئے بلکہ آخر تک بیٹھے رہے اور پھر آپس کی سیاسی رقابتیں بھی بھول گئے۔

Gold Room یہاں کی پارلیمنٹ Capitol Hill کا خاص کمرہ سمجھا جاتا ہے اور یہاں پر صرف اہم پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں اور اعلیٰ ملکی اور غیر ملکی حکام کے لئے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔

سٹیج پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف USCIRF کی چیئر مین Hon. Dr. Katrina Swett بیٹھی تھیں۔ جبکہ بائیں طرف کانگرس مین Hon. Keith Ellison بیٹھے تھے۔

تقریب کا آغاز

آج کی اس خاص تقریب کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم اظہر حنیف صاحب نائب امیر و مبلغ سلسلہ امریکہ نے کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد نیشنل سیکرٹری امور خارجہ مکرم امجد خان صاحب نے اپنے تعارفی ایڈریس میں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف پیش کیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

سینیٹر Hon. Robert Casey کی طرف سے خیر مقدم

بعد ازاں مہمانوں میں سے سب سے پہلے سینیٹر Hon. Robert Casey نے سٹیج پر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خیر مقدم کیا اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہاں آمد کے طفیل ایوان بالا یعنی Senate اور ایوان زیریں یعنی House of Representative کے نمائندے اکٹھے بیٹھے ہوئے ہیں جو عام طور پر کبھی نہیں ہوتا۔

موصوف نے کہا ہم حضور انور کی عظیم لیڈرشپ اور آپ کے امن وسلامتی اور رواداری کے پیغام کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور آج آپ کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔

پہلے مسلمان کانگرس مین Hon. Keith Ellison کا ایڈریس

اس کے بعد کانگرس مین Hon. Keith Ellison نے جو افریقی نژاد ہیں اور امریکی کانگرس میں پہلے مسلمان کانگرس مین ہیں اور مسلمان حلقوں میں بہت اثر و رسوخ رکھتے ہیں اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ سال انہوں نے جماعت احمدیہ کی Muslim For Life Campaign میں آکر خون دیا تھا۔ اس پر ان کے حلقہ کے مسلمان ان سے خوش نہیں تھے اور ان پر دباؤ تھا کہ وہ جماعت سے زیادہ روابط نہ بڑھائیں۔ ان کی غیر احمدی مسجد کے امام نے بھی ان کو کہا تھا کہ احمدی مسلمان نہیں ہوتے جس پر انہوں نے جواب دیا کہ مذہب انسان اور خدا کا معاملہ ہے۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں جماعت کے خلاف ہونے والے مظالم کا ذکر کیا اور بتایا کہ پاکستان میں احمدی مسلمانوں کے لئے رہنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ ان پر مظالم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ میں آزادی ہے۔ سب مذاہب آزادانہ کام کر سکتے ہیں۔

کانگرس مین Hon. Brad Sherman کی طرف سے خیر مقدم

اس کے بعد کانگرس مین Hon. Brad Sherman سٹیج پر آئے اور حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کیپٹل ہل میں حضور انور کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور حضور انور کو اپنی ریاست (State) کیلیفورنیا آنے کی دعوت دی۔ موصوف نے دنیا میں امن کے قیام کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوششوں کو سراہا اور کہا ہم حضور کے امن، رواداری اور بھائی چارہ کے کام کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو آپ ساری دنیا میں کر رہے ہیں۔

موصوف نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ جماعت امریکہ نے 11 ستمبر 2001ء کے واقعہ پر دس سال گزرنے پر جو مختلف پروگرام ہوئے ان میں اپنے ایک مسلم فار لائف (Muslim for Life) پروگرام کے تحت 12 ہزار بلڈ یونٹ (Blood Unit) اکٹھے کئے جو ایک بہت بڑی خدمت ہے اور اس سے ملک کی مدد ہوئی ہے۔

خاص تحفہ

اپنے ایڈریس کے آخر پر کانگرس مین

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر210

مکرم الحسن الشریف صاحب (3)

گزشتہ دوقسطوں میں ہم نے مکرم الحسن الشریف صاحب آف مراکش کے قبول احمدیت سے قبل مختلف مذہبی جماعتوں سے وابستگی اور ان کے بعض باطل عقائد سے بیزاری کا تذکرہ کیا تھا۔اس قسط میں آگے کا حال بیان کیا جائے گا۔

تمام فرقوں سے علیحدگی کا فیصلہ

مکرم الحسن الشریف صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

مختلف فرقوں کے ساتھ اپنے تلخ تجربہ اوران کے بدعقائد کی وجہ سے بالآخرمَیں نے سب فرقوں سے علیحدگی اختیار کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ مجھے نہ صرف ان فرقوں اوران کے عقائد سے بلکہ ان کے طورطریقوں، ظاہری ہیئت اور لباس وغیرہ سے بھی نفرت ہوگئی۔ لہذا مَیں نے آہستہ آہستہ داڑھی چھوٹی کروانی شروع کردی حتی کہ کچھ عرصہ کے بعد داڑھی بالکل غائب ہوگئی۔اسی طرح مَیں نے لمبا کرتہ بھی اتار دیا اور عام لوگوں کا لباس پہنا شروع کر دیا۔رفتہ رفتہ مَیں نے سگریٹ نوشی بھی دوبارہ شروع کردی اورمختلف ہوٹلوں اور کیفے وغیرہ میں بیٹھ کرلوگوں کے ساتھ فضول باتوں میں وقت گزارنے لگا۔اب نماز کے معاملہ میں بھی مجھ سے سستی ہونے لگی۔اب تو کبھی کبھار ہی مسجد میں جاکرنماز ادا کرتا جبکہ اکثر نمازیں گھر میں ہی ادا کرلیتا جوخشوع وخضوع اورلذت وغیرہ سے عاری ہوتی تھیں۔ لیکن کبھی کبھار بیتے ایام کی تلخی کو یادکرکے میرا دل درد سے بھرجاتا تو ایسی حالت میں مَیں سجود کو غیر معمولی لمبا کرتا اور ان میں روروکرنہایت تضرع وابتہال سے خدا تعالیٰ سے یہی دعا کرتا کہ اے خدا مجھے اپنے مخلص بندوں میں سے بنادے۔

جماعت سے تعارف

ایک دن ٹی وی کے چینلز بدلتے ہوئے ’’ایم ٹی اے 3 العربیۃ‘‘ دیکھا تو رُک گیا۔مجھے دلچسپی پیدا ہوئی تو باقاعدگی کے ساتھ اس کی نشریات دیکھنے لگا۔شروع میں مَیں تنقیدی نظر سے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا کلام اور آپ کے قصائد سنتا تو میرے دل میں یہی آتا کہ یہ شخص ہے تو پڑھالکھا لیکن شاید دین کا علم حاصل کرنے کے بعد اسے کوئی غلط فہمی ہوگئی ہے اوراس نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے۔ پھربھی مَیں نے اس معاملہ میں تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایم ٹی اے سے تو ہروقت ہر مطلوبہ سوال کا جواب دستیاب نہیں ہوسکتا تھا، لہذا مَیں نے اپنے سوالوں کے جوابات کے لئے جماعت کی عربی ویب سائٹ کوایک انٹرنیٹ کیفے میں چیک کیا تو مجھے اس پر کافی سوالوں کے جواب پر مشتمل موادمل گیا۔لیکن میرے پاس گھرمیں انٹرنیٹ نہ تھالہذا مَیں نے یو ایس بی سٹِک خریدی اور روزانہ انٹرنیٹ کیفے پر جاکر جماعت کی عربی ویب سائٹ سے مختلف موضوعات کے بارہ میں مواد اور کتب ڈاؤن لوڈکرکے لے آتا اور پھرگھرمیں اپنے کمپیوٹر پر بیٹھ کر پڑھتا رہتا۔ابھی چند امور کے بارہ میں ہی پڑھا تھا کہ میری رائے یکسر بدلنا شروع ہوگئی۔رفتہ رفتہ معلومات کے ساتھ ساتھ میری حیرت میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ان معلومات نے میرے خیالات اورغلط عقائد کودلائل کے ساتھ ایسا بدلا کہ میرے سابقہ مؤقف کی عمارت اپنی بنیادوں پرقائم نہ رہ سکی اورمَیں مکمل طورپراحمدیت کی سچائی کا قائل ہوتا گیا۔ درست عقائد اور اطمینان بخش جوابات نے میرا دل موہ لیا اور بالآخرمَیں دلی طورپرخودکواحمدی ہی سمجھنے لگا۔

بیعت سے قبل احمدیت کی تبلیغ

مَیں نے جماعت کے لٹریچر سے مزید استفادہ کرنے کے لئے گھرمیں انٹرنیٹ لگوایا اور اکثر اوقات ویب سائٹ پرموجودمواد کا مطالعہ کرنے گا۔ازاں بعد ایک دن مَیں اپنے بیٹے کے ایک دوست کے پاس گیا جو کچھ عرصہ قبل میری ہی تبلیغ سے سلفی جماعت میں شامل ہوا تھا۔مَیں نے باتوں باتوں میں اسے کہا کہ یہ زمانہ مسیح دجّال کا زمانہ ہے۔

سلفی دوست: یہ بات تو صحیح ہے۔

الحسن الشریف: امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہو چکے ہیں۔

سلفی دوست (تعجب کا اظہارکرتے ہوئے): کہاں؟

الحسن الشریف: وہ ظاہر ہوکرفوت بھی ہوچکے ہیں اور اس بات کوسوسال سے زائدعرصہ گزرچکا ہے۔آپ نے ایک پاک جماعتِ مومنین اپنے پیچھے چھوڑی ہے جو خلافت کے ہاتھ پرمتحد ہے۔

سلفی دوست: ان کا خلیفہ کہاں ہے؟

الحسن الشریف: وہ اس وقت برطانیہ میں ہیں۔ان کا ایک عربی چینل بھی ہے جو نائل ساٹ پرآتا ہے۔چاہو تو دیکھ سکتے ہو۔

سلفی دوست: مَیں گھرمیں ٹی وی استعمال نہیں کرتا۔ لیکن کیا عیسیٰ ابن مریمؑ بھی نازل ہوچکے ہیں؟

الحسن الشریف: وہ بنی اسرائیل کو اپنا پیغام پہنچا کر دیگرانبیاء کی طرح کب کےفوت ہوچکے ہیں۔

سلفی دوست: آج تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ پہلے تو تم ایسی باتیں نہ کیا کرتے تھے؟ یہ باتیں تم نے کہاں سے سیکھی ہیں؟تم کہیں اس جماعت میں شامل تو نہیں ہوگئے؟

الحسن الشریف: مَیں ابھی ان میں شامل تو نہیں ہوا لیکن مجھے ان سے محض للہ محبت ہے کیونکہ یہ سچے لوگ ہیں اورمَیں ان کے بارہ میں مزید تحقیق کررہا ہوں۔اورچونکہ مجھےتم سے محبت ہے اورمَیں تمہارے لئے خیر ہی خیر چاہتا ہوں اس لئے تمہیں اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ میرے ساتھ مل کراس جماعت کے بارہ میں تحقیق کرو۔

سلفی دوست: مَیں تمہاری طرح بے وقوف نہیں ہوں۔کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں بھی تمہاری طرح سیدھے راستے سے بھٹک جاؤں؟مَیں نے تمہیں پہلے بھی سمجھایا تھا کہ تم سلفی جماعت کوچھوڑکرکہیں نہ جاؤ لیکن تم نے میری ایک نہ سنی۔اب تم میرے ساتھ شیخ احمد حفو کے پاس چلو تا کہ وہ تمہارا ذہن صاف کرے۔

الحسن الشریف: میں اس شرط پرشیخ صاحب کے پاس جانے کیلئے تیار ہوں کہ تم میرے ساتھ ابھی انٹرنیٹ کیفے میں چلو تا کہ ہم مل کراس جماعت کے بارہ میں کچھ تحقیق کرسکیں۔

اس شرط پراس نے میری بات مان لی۔میرا اس شرط سے یہی مقصد تھا کہ ایک دفعہ یہ جماعت کے مفاہیم اور عقائد پرکسی طرح اطلاع پاجائے تو سچائی اس پرضرور اثر کرجائے گی۔ لہٰذا جب ہم نے جماعت کی عربی ویب سائٹ کھولی اورمَیں نے وہاں سے مسیح دجال کی حقیقت کے بارہ میں پڑھ کراسے سنانا شروع کیا تواس نے بات بات پراعتراض کرنا شروع کردیا۔مَیں نے اس سے کہا کہ جلد بازی سے کام نہ لو،لیکن اس نے میری ایک نہ سنی اور مجھے شیخ احمد حفو کی طرف لے جانے کی بجائے وہ مجھے وہیں چھوڑکر بھاگ گیا۔

مَیں نے عربی ویب سائٹ پرموجودمختلف ویڈیو پروگرام ڈاؤن لوڈ کرکے ان کی ڈی وی ڈیز تیار کیں اور ایک ہفتے کے بعد پھراس سے ملاقات کی۔مَیں نے اسے آٹھ ڈی وی ڈیز دیتے ہوئے کہا کہ انہیں دیکھ کر مجھے اپنی رائے سے آگاہ کرنا۔

کچھ دنوں کے بعدمَیں نے اس سے پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ ان میں سے مَیں نے صرف ایک پروگرام ہی سنا تھا جس میں یہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں حضرت سلیمان کے ذکر میں جس نملہ کا ذکر ہے وہ عام چیونٹی نہ تھی بلکہ وہ ایک عورت تھی۔

مَیں نے کہا تم ساری ڈی وی ڈیز کے پروگرام دیکھتے تو ہر طور سے تمہاری تسلی ہو جاتی۔اس نے کہا کہ میرے پاس ڈی وی ڈی دیکھنے کے لئے کوئی انتظام نہیں ہے۔اور یہ ایک پروگرام بھی مَیں نے اپنے کسی دوست کے پاس جاکر دیکھا ہے۔مَیں اسی وقت اپنے گھر گیا اور ڈی وی ڈی پلیئر اسے لاکر دیا تا کہ وہ یہ پروگرامز دیکھ سکے لیکن اس نے تو جیسے انہیں نہ دیکھنے کی قسم ہی کھالی تھی۔ مجھے افسوس ہونے لگا کہ مَیں کسی طریق سے بھی اسے ان پروگرامز کودیکھنے پرآمادہ نہیں کرسکا۔

شام تک مجھ پر اس واقعہ کا بہت اثر تھا اور میری طبیعت پرحزن وملال غالب تھا کہ میرے بیٹے کا فون آگیا۔ اس نے پہلی بات ہی یہ کی کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ احمدی ہوگئے ہیں۔مَیں نے اسے کہا کہ مَیں ابھی احمدی ہوا تو نہیں لیکن ان کے بارہ میں تحقیق ضرورکررہا ہوں لیکن چونکہ مجھے بات کی سمجھ آگئی تھی کہ اس سلفی دوست نے میرے بیٹے کوانگیخت کیا تھا لہذا مَیں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تم فون بندکرواورمَیں تمہیں آکرساری بات بتاتا ہوں۔مَیں اس سے ملنے گیا تو دجّال کے بارہ میں پروگرام کی دو ڈی وی ڈیز ساتھ لے گیا اوراسے اپنے ساتھ بٹھاکر دکھائیں تومَیں نے دیکھا کہ وہ اس کلام سے بہت متاثر ہوا ہے۔پھرمَیں نے اسے وفات مسیح اورجنّ اورناسخ ومنسوخ اورحضرت سلیمان کے قصے کے بارہ میں پروگرامز کی ڈی وی ڈیز دیں اوراسے کہا کہ ان کوغور سے سننا اوردیکھنا۔ اس نے وعدہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھ پرکسی بات کوقبول کرنے کا آپ دباؤ نہیں ڈالیں کیونکہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن(بقرہ:257)۔

ایک ہفتے کے بعدمَیں دوبارہ ہے مذکورہ سلفی دوست سے ملنے گیا۔اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا بانی جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کرتا ہے؟مَیں نے کہا: ہاں، لیکن اس میں اچنبھے کی کیا بات ہے؟مَیں نے دیکھا کہ اس نے زیرلب مجھ پرلعنت ڈالی۔مَیں نے اس کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا کہ تمام سلفی توحید اسماء وصفات الٰہیہ پریقین رکھتے ہیں اورکہتے ہیں کہ ان پر بلا تاویل اور بلاتعطیل ایمان لانا چاہئے۔(یعنی نہ تواسماء وصفات الٰہیہ کی تاویل کرنی جائز ہے نہ یہ اعتقاد جائز ہے کہ ان میں سے کوئی اسم یا صفت معطل ہوگئی ہے) پھراب تم ہی مجھے بتاؤ کہ خدا تعالیٰ کی صفت کلام کیسے معطل ہوگئی۔کیا انقطاع وحی کا یہ معنی نہیں بنتا کہ خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک تو بولتا تھا لیکن اس کے بعد اس نے بولنا چھوڑ دیا ہے؟میری اس بات کا جواب دینے کی بجائے اس نے کہا کہ احمدی کافر ہیں۔مَیں نے کہا تمہارے پاس ان کے کفر کی آخر کیا دلیل ہے؟اس نے کہا کہ یہی دلیل کافی ہے کہ تمام علماء اُمّت نے ان کے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔اس کا لہجہ اس قدر تلخ ہوگیا تھا کہ جس دکان میں ہم یہ گفتگو کررہے تھے اس کے مالک نے اسے ملامت کرنی شروع کردی اور بالآخر اسے دکان سے نکل جانے کا کہا، چنانچہ وہ چلا گیا اورمَیں افسوس کرنے لگا کہ مَیں کسی طور بھی اس کے ذہن میں راسخ غلط فہمیوں کو دور کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔

تبصرہ

گو الحسن الشریف صاحب نے ہرممکن کوشش کر دیکھی لیکن سلفی دوست کسی طور ان کی بات سننے کے لئے آمادہ نہ ہوا۔ان کے اس مکالمہ میں مذکور دوامور پرہم مختصر تبصرہ کریں گے۔

1۔سلفی دوست نے اس مکالمہ میں کہا تھا کہ مَیں گھر میں ٹی وی استعمال نہیں کرتا۔اس کے پیچھے سلفیوں کا ایک پرانا عقیدہ کارفرما ہے وہ کہتے ہیں کہ چونکہ اسلام میں تصویر کی ممانعت ہے اورٹی وی پر ہرلحظہ تصاویرہی چلتی ہیں لہذا اس کا دیکھنا اوراسے گھرمیں رکھنا حرام ہے۔پھرمختلف چینلز کی موجودگی میں نہ جانے کس وقت ٹی وی پرکیا لگ جائے اس لئے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اسے گھر میں نہ رکھا جائے۔گوکہ اب ان کے بعض علماء نے دینی ضروریات کے لئے ٹی وی کا استعمال جائز قرار دیا ہے تاہم بعض ابھی تک پرانی متشدد رائے پرقائم ہیں۔

یہی عقیدہ جب طالبان نے اپنایا توچند سال قبل خبروں میں آیا تھا کہ طالبان نے حکومت سنبھالتے ہی گھروں اوردکانوں سے ٹی وی جمع کرکے ایک میدان میں لا پھینکے اوربعض نے ٹی وی کو ڈنڈوں سے مار مار کر یہ کہتے ہوئے توڑا کہ یہ بدمعاش ٹی وی ہے کیونکہ حرام چیزیں دکھاتا ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ ٹی وی تو ایک آلہ ہے جس کا استعمال اس کے جواز یا عدم جواز کا فیصلہ کرے گا۔اگراس ٹی وی پرغیراخلاقی اوردینی اقدار کے خلاف پروگرام دیکھے جاتے ہیں تو یہ ناجائز فعل ہے، لیکن ایسی صورت میں بھی ٹی وی کو بدمعاش کہنا نادانی ہوگی ہاں اس پر ایسے پروگرام دیکھنے والا بلاشبہ قابل مذمت ہے۔لیکن اگرٹی پرہروقت دینی باتیں، نصیحتیں، قرآنی معارف اور عارفانہ کلام سنا جائے تو ایسا ٹی وی نہ صرف جائز ہے بلکہ ہرایک کو دیکھنا چاہئے اوراس کی دنیا میں سب سے اعلیٰ مثال ایم ٹی اے ہے۔ایم ٹی اے کے اجراء پراستاذی المکرّم چوہدری محمد علی صاحب نے کیا خوب شعر کہا تھا کہ:

غسلِ صحت کیا ہے ٹی وی نے
اس میں شیطان کرگیا تھا حلول

2۔دوسری بات جو قابل تبصرہ ہے وہ اس سلفی شخص کا یہ قول ہے کہ چونکہ تمام علماء نے متفقہ فتویٰ میں جماعت احمدیہ کو کافر قرار دیا ہے اس لئے نعوذ باللہ اس جماعت کا

باقی صفحہ نمبر8 پرملاحظہ فرمائیں

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ربوہ)

قسط نمبر19

متی باب10

اس باب میں حضرت مسیح کے بارہ حواریوں کے نام درج ہیں اور حضرت مسیح نے ان کو تبلیغی دورے پر بھیجتے ہوئے جو ہدایات دیں وہ تفصیل سے بیان ہیں۔

اس سلسلہ میں پہلی بات تو جو قابل توجہ ہے وہ اس باب کی پہلی آیت کے یہ الفاظ ہیں:۔

’پھر اس نے اپنے بارہ شاگردوں کو پاس بلا کر ان کو ناپاک روحوں پر اختیار بخشا کہ ان کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری کو دور کریں‘۔

اس سے معلوم ہوا کہ یسوع کے شاگردوں کو بدروحیں نکالنے اور ہر قسم کی بیماری سے شفا دینے کا اختیار تھا۔اس کے باوجود انہی معجزات کو یسوع کی الوہیت کے ثبوت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔اور تاویل یہ کی جاتی ہے کہ ان شاگردوں کو یسوع نے یہ ملکہ عطا کیا تھا۔تو اس کے جواب میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یسوع خدا نہ تھا بلکہ یہ ملکہ خدا نے یسوع کو دیا تھا۔

۞......بارہ شاگردوں کو تبلیغی دورہ پر بھیجتے ہوئے یسوع نے جو ہدایات دیں اس میں پہلی ہدایت یہ ہے:۔

غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔

بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔(متی باب 10 آیت 5۔6)

مسیحی منّاد بہت مروڑ تروڑ کر اس آیت کی تاویل کرنا چاہتے ہیں۔مگر بات بالکل واضح ہے کہ **حضرت مسیح کا مشن بنی اسرائیل تک محدود تھا۔یہی بات حضرت مسیح نے اپنے بارہ میں کہی اور یہی ہدایت انہوں نے اپنے شاگردوں کو دی۔** ہم مسیحی دنیا سے درخواست کریں گے کہ وہ دیانتداری سے اس آیت پر غور کریں۔

حقیقت یہی ہے کہ حضرت مسیح کا مشن مختص الوقت اور مختص القوم تھا۔نہ ہمیشہ کے لئے تھا اور نہ تمام عالم کے لئے تھا۔ایک کنعانی عورت نے حضرت مسیح سے اپنی بیٹی کو بدروحوں سے نجات دلانے کی درخواست کی تو حضرت مسیح نے اس بنا پر کہ وہ بنی اسرائیلی نہیں ہے شاگردوں سے کہا اسے رخصت کردو اور کہا:۔

’مَیں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا لڑکوں کی روٹی لے کر کتّوں کو ڈال دینا اچھا نہیں‘۔

(متی باب 15 آیت 24 تا26)

اسی طرح مرقس کی انجیل باب 7 آیت 27 میں ہے:۔

’لڑکوں کی روٹی لے کے کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں‘۔

۞......**اپنے بعد روح حق کے آنے کی پیشگوئی کرکے حضرت مسیح نے خود اپنی تعلیم کو مختص الوقت قرار دیا ہے،** کہتے ہیں:۔

’مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔

(یوحنا باب 16 آیت12-13)

۞......حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’ماسوا اس کے قرآن شریف کے وجود کی ضرورت پر ایک اور بڑی دلیل یہ ہے کہ پہلی تمام کتابیں موسیٰ کی کتاب توریت سے انجیل تک ایک خاص قوم یعنی بنی اسرائیل کو اپنا مخاطب ٹھہراتی ہیں اور صاف اور صریح لفظوں میں کہتے ہیں کہ ان کی ہدایتیں عام فائدے کے لئے نہیں بلکہ صرف بنی اسرائیل کے وجود تک محدود ہیں مگر قرآن شریف کے مدّ نظر تمام دنیا کی اصلاح ہے۔(کتاب البریّہ)

۞......اس باب میں یسوع نے جو ہدایات اپنے شاگردوں کو روانہ کرنے سے پہلے دی ہیں ان کے بیان میں متی اور مرقس میں کچھ اختلاف ہے۔

متی میں سفر کے لئے لاٹھی اور جوتیوں کی ممانعت ہے ۔ (متی باب 9 آیت10)

مگر مرقس میں لاٹھی لینے اور جوتیاں پہننے کا ارشاد ہے۔ (مرقس باب 6 آیت8 ۔9)

بظاہر نظر یہ چھوٹا سا اختلاف ہے اور انسانی کلام میں ایسا اختلاف کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔مگر خدا تو عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ہے اور خدا کے کلام میں اس قسم کے اختلاف اور تضاد کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

لوقا باب 9 آیت 3 میں بھی لاٹھی رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

۞......حضرت مسیح نے اس باب میں اپنے شاگردوں کو جو نصائح فرمائی ہیں ان میں بھی پہاڑی وعظ کی طرح یہودی تعلیمات کے اثرات نظر آتے ہیں۔حضرت مسیح نے اپنے شاگردوں کو ہدایت دی: ۔

’غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا‘۔(آیت5)

اس بارہ میں انٹر پریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

5 A way of the Gentiles is probably a road leading to a Gentile city, such as one of the cities of the Decapolis. Jews were forbidden to go on such as a road at the time of a pagan festival if the road led only to the Gentle city (Abodah Zarah 1:4)

Intermarriage with Samaritans was forbidden; and the Mishnah says, " He who eats the bread of the Samaritans is like one who eats pork." Shebiith 8:10

۞......مسیحی مفسرین نے بڑی کوشش کی ہے کہ کوئی تاویل کرکے مسیح کے کام اور پیغام کو غیر بنی اسرائیل کے لئے ثابت کریں مگر ان کو اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔

Peaks Commentary on the Bible کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

Mt;s picture of Jesus' earthly 'ministry' as well as that of the disciples is here one confined to the Jews, and especially to 'the lost' among the Jews

Arthur S. Peaks اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

The mission is limited to Jews

۞......اب دیکھئے انجیل نویس کس طرح اپنے رجحانات اور میلانات اور عقائد کے مطابق خود حضرت مسیح کے ارشادات میں بھی کمی بیشی کرتے ہیں۔متی میں لکھا ہے:۔

ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور ان کو حکم دے کر کہا۔غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔

مگر مرقس اور لوقا دونوں نے ان الفاظ کو کلیۃً حذف کر دیا ہے۔ہم مسیحی منادوں سے جو ہمیں کہتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا مرقس اور لوقا نے اپنے عقیدہ کے مطابق ان الفاظ کو حذف کیا ہے یا متی نے اپنے عقیدہ کے مطابق ان الفاظ کو بڑھایا ہے؟اور کیا اس کے باوجود آپ اس کتاب کو خدا کا کلام کہتے چلے جائیں گے؟

۞......جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے پہاڑی وعظ کی طرح حضرت مسیح کی ان ہدایات میں بھی یہودی تعلیم اور موسوی شریعت کے اثرات پائے جاتے ہیں۔مثلاً حضرت مسیح نے کہا بیماروں کو اچھا کرنا،مردوں کو جلانا۔انٹر پریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

The Jews believed that several great rabbis had the power to raise the dead.

حضرت مسیح نے کہا: ۔’تم نے مفت پایا،مفت دینا ۔

انٹر پریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

Their finest teachers also acted on the principle You received without pay, give without pay, cf. Aboth 4:5 "He who makes profit out of words of the law removes his life from the world."

۞......اس باب میں حضرت مسیح نے اپنے حواریوں کو جو ہدایات دیں اس کے دوران میں یہ بھی کہا:۔

لیکن جب تم کو ایک شہر میں ستائیں تو دوسرے کو بھاگ جاؤ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے کہ ابن آدم آجائے گا۔

(متی باب 10 آیت23)

اس باب میں واضح پیشگوئی ہے کہ حضرت مسیح کے حواریوں کی زندگی میں حضرت مسیح کی آمد ثانی ہو جائے گی اور حضرت مسیح کے اس ارشاد اور اس قسم کے ارشادات کی روشنی میں ابتدائی دور کے مسیحی اسی بات کا اظہار کرتے تھے کہ حضرت مسیح کی آمد ثانی ان کی زندگیوں میں ہو جائے گی چنانچہ پولوس 1۔تھسلنیکیوں میں کہتا ہے:۔

’چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکارا اور آسمانی فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے۔پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے ان کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے تا کہ خداوند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔

(1۔تھسلنیکیوں باب 4 آیت 15 تا18)

اس بیان میں پولوس بھی اپنے دعویٰ کو کہ مسیح ہماری زندگیوں میں آسمان سے اتر آئے گا کی بنیاد خود حضرت مسیح کے کلام پر رکھتا ہے۔مسیحی مفسرین نے متی باب 10 آیت 23 کو توڑ مروڑ کر اس کی تاویل کرنے کی کوشش کی ہے مگر صاف ظاہر ہے کہ اس آیت میں جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ پوری نہیں ہوئی اس لئے Arthur S. Peak اپنی Commentary on the Bible میں یہ کہنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ:

23. This much discussed verse in clearly no part of the charge to the Twelve and no indication that Jesus expected the Parousia before the completion of their tour.

تو پھر آپ متی کی کتاب کو کس طرح خدا کا کلام کہہ سکتے ہیں کیونکہ متی کے الفاظ میں قطعی طور پر وہی مضمون ہے جس کی آپ تردید کر رہے ہیں۔

۞......**اس باب کی آیت 32-33** کو کوئی شخص جو دیانت داری سے ان آیات کو پڑھتا ہے چرچ کے عقیدہ تثلیث اور الوہیت مسیح کا قائل نہیں رہ سکتا۔اس عبارت میں حضرت مسیح اپنے اور اپنے باپ کے مقام میں جو فرق ہے اور اس کے مقابل پر باپ کو جو عظمت اور امتیاز اور بڑائی حاصل ہے اس کا کھلے الفاظ میں اقرار کرتے ہیں۔حضرت مسیح نے کہا:۔

’پس جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کرے گا میں بھی اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے اس کا اقرار کروں گا۔مگر جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا انکار کرے گا میں بھی اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے اس کا انکار کروں گا‘۔ (متی باب 10 آیت32 ،33)

اس قسم کے واضح اقرار کے باوجود جو لوگ باپ اور بیٹے کے مقام کو برابر قرار دیتے ہیں وہ یقیناً دھوکہ میں مبتلا ہیں۔کیا کبھی باپ نے بھی کہا ہے کہ میں بیٹے کے سامنے اقرار یا انکار کروں گا؟ حیرت ہوتی ہے پادری ڈم میلو صاحب پر جو ان دو آیات کو حضرت یسوع کی الوہیت کا ایک اور ثبوت قرار دیتے ہیں!

۞......**اس باب کی آیت 34 تا 36** میں جو عبارت ہے اس کے اگر اس طرح معنے کئے جائیں جس طرح بہت سے عیسائی مناد قرآنی آیات کے غلط رنگ میں معنے کرتے ہیں اور قرآن اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ماننا پڑے گا کہ یسوع کی تعلیم جنگ اور فتنہ و فساد اور خاندانوں اور معاشرہ میں کشمکش پیدا کرنے کی تعلیم ہے۔عبارت یہ ہے:۔

’یہ نہ سمجھو کہ مَیں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔کیونکہ مَیں اس لئے آیا ہوں کہ آدمی کو اس کے باپ سے اور بیٹی کو اس کی ماں سے اور بہو کو اس کی ساس سے جدا کر دوں۔

(متی باب 10 آیت 34 ،35)

اگر اس عبارت کو لفظاً لیا جائے اور اس کی صحیح تشریح حضرت مسیح کے دوسرے اقوال کی روشنی میں نہ کی جائے (جس طرح مسیحی مناد قرآن مجید کی آیات کے بارہ میں کرتے ہیں) تو یہ بیان مسیحیوں کے اس بیان کے بالکل متضاد ہے کہ مسیح کی تعلیم پیار اور محبت اور امن اور صلح کی تعلیم ہے۔مسیحی منادوں کا فرض ہے کہ وہ قرآن مجید پر غلط رنگ میں اعتراض کرتے ہوئے اسے دیکھ لیا کریں جو ان کے گھر میں ہے۔

حضرت مسیح نے اپنی گرفتاری سے قبل اپنے شاگردوں کو ہدایت کی:۔

’جب مَیں نے تمہیں بٹوے اور جھول اور جوتی بغیر بھیجا تھا کیا تم کسی چیز کے محتاج رہے تھے۔انہوں نے کہا کسی چیز کے نہیں۔اس نے ان سے کہا مگر اب جس کے پاس بٹوا ہو وہ اسے لے اور اس طرح جھول بھی اور جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے‘۔

(لوقا باب 22 آیت36)

کہاں ہیں وہ عیسائی منّاد جو اسلام پر جارحیت کا الزام لگاتے ہیں حالانکہ اسلام نے سالہا سال تک شدید مصائب اور شدائد برداشت کرنے کے بعد یہ اجازت دی

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حقیقی اسلام اب صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے پاس ہے جو اس زمانے کے امام اور مسیح موعود اور مہدی معہود نے ہمیں کھول کر بتایا ہے اور سکھایا ہے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کا حقیقی فہم و ادراک ہمیں حاصل کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کی حقیقت کھول کر بیان فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خشیت اور اسلام کو ایک چیز قرار دے کر ایک حقیقی مسلمان کو عالم کی صف میں کھڑا کر دیا۔ ساتھ ہی ہم پر ذمہ داری بھی ڈال دی کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم حاصل کرو اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان صفات کا اپنی حالتوں میں اظہار بھی کرو۔

حقیقی علم خشیت اللہ پیدا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے حقیقی عالم اور خشیت اللہ کی پُر معارف تشریح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعاؤں کے حوالہ سے رمضان میں خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کی خشیت کی روح کو سمجھتے ہوئے زندگیاں گزارنے کی نصیحت

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 3؍ اگست 2012ء بمطابق 3 ظہور 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُم مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُم بِآيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۔ وَالَّذِيْنَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُونَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رَاجِعُوْنَ۔ اُوْلٰٓئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ (المومنون:58تا62)

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ (البینۃ:9)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً وہ لوگ جو اپنے رب کے رعب سے ڈرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے۔ اور وہ لوگ کہ جو بھی وہ دیتے ہیں اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس خیال سے ڈرتے رہتے ہیں کہ وہ یقیناً اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بھلائیوں میں تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں اور وہ ان میں سبقت لے جانے والے ہیں۔

یہ سورۃ المومنون کی آیات ہیں۔ اگلی آیت سورۃ اَلْبَیِّنَۃ کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ ان کی جزا ان کے ربّ کے پاس ہمیشہ کی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ابدالآباد تک ان میں رہنے والے ہوں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے خائف ہے۔

گزشتہ خطبہ میں رمضان کے حوالے سے یہ باتیں ہوئیں تھیں کہ رمضان سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کے لئے اپنے قول اور عمل کی اصلاح ضروری ہے۔ تبھی خدا تعالیٰ کے نزدیک روزے اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ میں نے یہ بھی ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت دل میں رکھتے ہوئے جو روزے رکھے جائیں وہی رمضان کے فیض سے فیضیاب بھی کرواتے ہیں۔ کیونکہ رمضان کے حوالے سے بات ہو رہی تھی اس لئے روزوں کو خشیت کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔ اس تعلق کا اظہار کیا گیا تھا ورنہ ہر نیکی جو انسان کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ حقیقی نیکی اُس وقت بنتی ہے جب دل میں خشیت بھی ہو۔ اُس وقت مَیں نے کہا تھا کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے اور وہ مَیں خشیت کی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔ لیکن بہرحال اب اُس مضمون میں تھوڑا سا مزید اضافہ ہو گیا ہے تو اس کو مَیں آج بیان کروں گا۔ یہ خشیت کا لفظ ہم عموماً استعمال کرتے ہیں۔ اگر اس کی روح کا پتہ چل جائے تو ہمارا نیکیاں بجالانے کا معیار بھی بڑھ جائے۔ اس لئے اس لفظ کے لغوی معنی بھی مَیں آج بیان کرنا چاہوں گا۔

خشیت کے عام معنی خوف کے کئے جاتے ہیں۔ بیشک یہ معنی بھی ٹھیک ہیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف جس میں ہو پھر یہ خوف اُسے نیکیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا خوف کسی عام خوف اور ڈر کی طرح نہیں ہے۔ اس لئے اہل لغت نے اس کی وضاحت بھی کی ہے۔ مثلاً ایک لغت کہتی ہے کہ خشیت میں ڈر کا لفظ خوف کی نسبت زیادہ پایا جاتا ہے۔ پھر خشیت اور خوف میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ خشیت میں اُس ڈر کے معنی پائے جاتے ہیں جو اُس ذات کی عظمت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جس سے ڈرا جائے۔ اور خوف میں اُس ڈر کا مفہوم پایا جاتا ہے جو ڈرنے والے کی اپنی کمزوری پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لغات کے حوالے سے بڑی وضاحت فرمائی ہے۔

(اقرب الموارد زیر مادہ "خشی" ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 525)

پھر امام راغب اپنی لغت مفردات القرآن میں لکھتے ہیں کہ اَلْخَشِیَۃُ اُس خوف کو کہتے ہیں جو کسی کی عظمت کی وجہ سے دل پر طاری ہو جائے۔ یہ چیز عام طور پر اُس چیز کا علم ہونے سے ہوتی ہے جس سے انسان عام طور پر ڈرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آیۃ کریمہ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر:29)۔ اور اللہ تعالیٰ سے اُس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس آیت میں خشیت الٰہی کے ساتھ علماء کو خاص کیا گیا ہے۔ امام راغب کا طریق یہ ہے کہ قرآنی آیات کے حوالے سے الفاظ کے معنی کی مختلف صورتیں بیان کرتے ہیں تو اس میں انہوں نے اس آیت کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عظمت سے وہ لوگ بھی ڈرتے ہیں جن کے بارے میں قرآنِ کریم میں آتا ہے کہ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ (سورۃ ق:34)۔ جو خدا تعالیٰ سے غیب میں ڈرتے ہیں۔

(معجم مفردات الفاظ القرآن لامام راغبؒ زیر مادہ "خشی")

یعنی یہ غیب کا ڈرنا اُس وقت ہو سکتا ہے جبکہ دل میں ایسا خوف ہو جو معرفتِ الٰہی کا تقاضا ہے۔

پس یہ خشیت کی وضاحت ہے کہ خشیت اُس خوف کو کہتے ہیں جو کسی کی عظمت کی وجہ سے پیدا ہوا اور صرف کسی کی اپنی کمزوری کی وجہ سے یہ ڈر پیدا نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ کی خشیت یقیناً ایسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اظہار بھی ہے اور ایک کمزور بندے کی اپنی کم مائیگی کا اظہار بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کیا ہے؟ یہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ سب طاقتوں کا مالک ہے اور اُس نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ ہر چیز اُس کی پیدا کردہ ہے اور اُس کے ذریعہ سے قائم ہے۔ اُسی کی ملکیت ہے اور اُس کے چاہنے سے ہی ملتی ہے۔ پس جب ایسے قادر اور مقتدر خدا پر ایمان ہو اور اُس کی خشیت دل میں پیدا ہو تو پھر ہی انسان اُس کی قدرتوں سے حقیقی فیض پا سکتا ہے۔

یہاں یہ بھی سوال ذہن میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی خشیت علماء میں ہی ہوتی ہے تو کیا ہر عالم کہلانے والا یا اپنے زعم میں عالم اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھتا ہے۔ اور یہ بھی کہ شاید جو غیر عالم ہیں وہ اُس معیار تک نہیں پہنچ سکتے جس خشیت کا معیار اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اگر یہی معیار ہے کہ صرف عالم اُس تک پہنچ سکے تو پھر آجکل تو ہم ایسے ہزاروں لاکھوں علماء دیکھتے ہیں جن کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ جو قرآنِ کریم کو بھی صحیح طرح نہیں سمجھتے، جنہوں نے اس زمانے کے امام کو نہ صرف مانا نہیں بلکہ مخالفت میں گھٹیا ترین حرکتوں کی بھی انتہا کی ہوئی ہے اور وہ کہلاتے عالم ہیں۔

پس یقیناً یہ باتیں اس بات پر سوچنے پر مجبور کرتی ہیں کہ علماء کی تعریف کچھ اور ہے۔ اللہ تعالیٰ جن علماء کا یہاں ذکر فرما رہا ہے اور اللہ تعالیٰ جن کو علماء کہتا ہے وہ کچھ اور لوگ ہیں۔ اگر ہر ایک کو ہی عالم سمجھ لیا

جائے جو دینی مدرسہ میں واجبی تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوا ہے، جس طرح آجکل عموماً ہمارے ملکوں میں پھرتے ہیں یا جس کو عام دنیادار یا اُس کے اردگرد کے طبقے کے لوگ عالم سمجھتے ہیں یا جس نے دنیاوی تعلیم حاصل کی ہے، عالم کی ایک اور صورت بھی ہوتی ہے کہ دینی نہ سہی اپنی دنیاوی تعلیم کی بھی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ بڑے بڑے سائنسدان ہیں، سائنسی تجربات کرنے والے ہیں۔ دنیاوی علوم میں اُن کا کوئی ہم پلہ نہیں ہے۔ تو یہ بات بھی غلط ہوگی کہ صرف دنیاوی عالم کو عالم سمجھا جائے۔ دنیاوی علوم حاصل کرنے والے تو بعض ایسے بھی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے ہی منکر ہیں کجا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت اُن کے دلوں میں پیدا ہو۔ تو یہاں عالم کی تعریف کی تلاش کرنی ہوگی کہ حقیقی عالم کون ہے؟ نہ نام نہاد دنیا کے لالچوں میں گھرے ہوئے دینی عالم یہاں مراد ہیں اور نہ ہی دنیاوی عالم۔ یہاں اس بات کی وضاحت بھی کر دوں کہ بیشک اسلام دینِ کامل ہے اور یہ دینی علم رکھنے والے دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ ہم نے یہ دین کا علم حاصل کیا ہے۔ بعض لوگ اسلام کا پیغام بھی پہنچاتے ہیں۔ اسلام کا پھیلنا بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے لیکن یہ ایسے علماء کے ہاتھوں سے نہیں ہوگا جن کے دنیاوی مفادات ہیں یا جن کے دنیاوی مفادات زیادہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خشیت نام کی کوئی چیز اُن میں نہیں ہے۔ شاید میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا، اس دفعہ امریکہ کے دورہ میں جب ٹی وی کے نمائندے نے مجھ سے سوال کیا کہ امریکہ میں اسلام کے پھیلنے کے کیا امکانات ہیں؟ تو اس کو مَیں نے یہی کہا تھا کہ اسلام تو انشاء اللہ نہ صرف امریکہ میں بلکہ تمام دنیا میں پھیلے گا مگر ان نام نہاد اسلام کے ٹھیکیداروں اور ان علماء کے ذریعے سے نہیں پھیلے گا بلکہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے پھیلے گا اور دلوں کو فتح کر کے اور امن اور پیار اور محبت کی تعلیم دے کر، نہ کہ دہشت گردی اور شدت پسندی سے جس کی تعلیم آجکل یہ علماء اکثر دیتے رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ قرآنِ کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ حقیقی اسلام اب صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے پاس ہے جو اس زمانے کے امام اور مسیح موعود اور مہدی معہود نے ہمیں کھول کر بتایا ہے اور سکھایا ہے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کا حقیقی فہم و ادراک ہمیں حاصل کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کی حقیقت کھول کر بیان فرمائی ہے اور واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی خشیت پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہے۔ علماء صرف ایک طبقے کا نام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو محدود ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے ہر انسان کو خدا تعالیٰ سے ملانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ انسانوں کو باخدا انسان بنانے کے لئے تشریف لائے تھے اور انسان باخدا انسان نہیں بن سکتا جب تک کہ اُس میں خدا تعالیٰ کی خشیت پیدا نہ ہو۔ اسلام میں آ کر تو بڑے بڑے چور ڈاکو صرف اس لئے ولی بن گئے کہ اُن میں اللہ تعالیٰ کی خشیت کا فہم و ادراک پیدا ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ارشادات میں بہت جگہ پر تذکرۃ الاولیاء کے واقعات بھی بیان فرماتے ہیں، کئی جگہ ذکر آتا ہے۔ ایک مثال میں اس وقت تذکرۃ الاولیاء کی لیتا ہوں۔ فضیل بن عیاض کے متعلق تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ 'ہرات' میں کوئی قافلہ آ کر ٹھہرا اور اس میں ایک شخص یہ آیت تلاوت کر رہا تھا کہ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (الحدید:17)۔ یعنی کیا اہل ایمان کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے قلوب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خوفزدہ ہو جائیں۔ اس آیت کا فضیل کے قلب پر ایسا اثر ہوا جیسے کسی نے تیر مار دیا ہو اور آپ نے اظہار تأسف کرتے ہوئے کہا کہ یہ غارتگری کا کھیل کب تک جاری رہے گا اور وقت آ چکا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں چل پڑیں۔ لکھا ہے کہ یہ کہہ کر وہ زار و قطار رو پڑے اور اس کے بعد سے ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ پھر ایک ایسے صحراء میں جا نکلے جہاں کوئی قافلہ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا اور اہل قافلہ میں سے کوئی کہہ رہا تھا کہ اس راستے میں فضیل ڈاکے مارتا ہے۔ لہٰذا ہمیں راستہ تبدیل کر دینا چاہئے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ اب قطعاً بے خوف ہو جاؤ۔ اس لئے کہ مَیں نے راہزنی سے توبہ کر لی ہے۔ پھر ان تمام لوگوں سے جن کو آپ سے اذیتیں پہنچی تھیں، معافی طلب کر لی۔ پھر یہی ڈاکے ڈالنے والے 'رحمۃ اللہ علیہ' کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

(ماخوذ از تذکرۃ الاولیاء از حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ صفحہ 74-75 مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور)

پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کی خشیت کا اعجاز کہ جب احساس ہو جائے تو ایک لمحے میں ایک عام انسان کو بلکہ بدترین انسان کو بھی جو اُس زمانے میں بدترین کہلاتا ہو، جس کو لوگ پسند نہ کرتے ہوں علماء کی صف میں لا کھڑا کر دیتا ہے۔ جبکہ بڑے بڑے نام نہاد اور جبّہ پوش تکبر میں مارے ہوئے نظر آتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ عام دنیا اُن کو بڑا نیک سمجھ رہی ہوتی ہے لیکن اُن میں خشیت نہیں ہوتی۔ اور جو انسانوں سے تکبر کرنے والے ہیں وہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خشیت دل میں لئے ہوئے نہیں ہوتے۔

پس یہاں علماء کی خشیت سے مراد کچھ اور ہے۔ علماء کی خشیت کی یا یہ کہ عالم کون ہے اور خشیت کیا ہے؟ اس کی حقیقی تعریف کچھ اور ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے کی وجہ سے اس حقیقی تعریف کا پتہ چلا ہے۔ اس تعریف کو میں آپ کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں جو آپ نے مختلف مواقع پر بیان فرمائی ہے۔ پہلے میرا خیال تھا کہ ایک دو حوالے لوں گا۔ لیکن یہاں مَیں نے جو چند حوالے لئے ہیں وہ سارے ہی ایسے ہیں کہ بیان کرنے ضروری ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اَللّٰه جَلَّ شَانُهٗ سے وہ لوگ ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت اور قدرت اور احسان اور حسن اور جمال پر علم کامل رکھتے ہیں خشیت اور اسلام درحقیقت اپنے مفہوم کے رُو سے ایک ہی چیز ہے کیونکہ کمال خشیت کا مفہوم اسلام کے مفہوم کو مستلزم ہے"۔ (یعنی لازمی ہے) "پس اس آیتِ کریمہ کے معنوں کا مآل اور ماحصل یہی ہوا کہ اسلام کے حصول کا وسیلہ کاملہ یہی علم عظمت ذات وصفات باری ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 185)

یعنی اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا اور ذات کا علم ہو جائے وہی عالم بن جاتا ہے۔ پس ایک حقیقی مسلمان بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اُس کی صفات کا علم ضروری ہے اور یہ بغیر خشیت کے نہیں ہو سکتا اور اس کے لئے کوئی تخصیص نہیں کہ یہ خاص گروہ حاصل کرے اور باقی نہ کریں۔ اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ہر مومن کے لئے اُس کے حصول کی کوشش ضروری ہے، تبھی ایمان میں ترقی ہوتی ہے، تبھی اللہ تعالیٰ کے تعلق میں ترقی ہوتی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خشیت اور اسلام کو ایک چیز قرار دے کر ایک حقیقی مسلمان کو عالم کی صف میں کھڑا کر دیا۔ ساتھ ہی ہم پر ذمہ داری بھی ڈال دی کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم حاصل کرو اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان صفات کا اپنی حالتوں میں اظہار بھی کرو۔ جب یہ صورت ہوگی پھر فضلوں کے مزید دروازے بھی کھلیں گے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"انسان کی خاصیت اکثر اور اغلب طور پر یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نسبت علم کامل حاصل کرنے سے ہدایت پالیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر:29)۔ ہاں جو لوگ شیطانی سرشت رکھتے ہیں وہ اس قاعدہ سے باہر ہیں"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد 22۔ صفحہ 122)

جن کی فطرت میں ہی شیطانیت گھسی ہوئی ہے وہ تو بہرحال اس سے باہر ہیں۔ پس جو علم پانے کا دعویٰ کر کے ہدایت کے راستے پر نہیں چلتا وہ عالم نہیں ہے، اُس کو بظاہر جتنا مرضی ظاہری علم ہو۔ اگر کوئی کہے کہ اُس شخص نے قرآنِ کریم پڑھا ہے تو قرآنِ کریم تو بہرحال غلط نہیں ہے۔ اُس کو سیکھنے والے کا دعویٰ غلط ہے۔ اُس نے اُس روح کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ قرآن یقیناً خشیت لئے ہوئے دل کو علم و عرفان عطا فرماتا ہے لیکن متکبر اور خشیت سے خالی دل کو اور ظالموں کو سوائے خسارہ کے قرآنِ کریم کچھ نہیں دیتا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے اور خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآنِ شریف میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر:29)۔ اگر علم سے اللہ تعالیٰ کی خشیت میں ترقی نہیں ہوتی تو یاد رکھو کہ وہ علم ترقی معرفت کا ذریعہ نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 195۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جن کی زبانوں سے جھوٹ کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا، جن کے عمل دنیاوی لالچوں سے باہر نہیں آتے۔ جن کی زبانیں گند کے علاوہ کچھ نہیں بولتیں۔ آجکل تو پاکستان میں دیکھ لیں بلکہ یہاں بھی اکثر مسجدوں میں خطبات کے دوران میں جماعت کے خلاف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف مغلظات کے علاوہ یہ کچھ نہیں بولتے۔ تو کیا یہ وہ علماء ہیں جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت ہے؟ یقیناً اس کا جواب نہیں میں ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"یاد رکھو لغزش ہمیشہ نادان کو آتی ہے۔ شیطان کو جو لغزش آئی وہ علم کی وجہ سے نہیں بلکہ نادانی سے آئی۔ اگر وہ علم میں کمال رکھتا تو لغزش نہ آتی۔ قرآنِ شریف میں علم کی مذمّت نہیں بلکہ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر:29) ہے۔" پھر فرمایا: "اور نیم مُلّاں خطرۂ ایمان مشہور مثل ہے۔ پس میرے مخالفوں کو علم نے ہلاک نہیں کیا بلکہ جہالت نے" (ہلاک کیا ہے)۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 223۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

’’عالِم ربّانی سے یہ مراد نہیں ہوا کرتی کہ وہ صَرف ونحو یا منطق میں بے مثل ہو بلکہ عالم ربّانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اُس کی زبان بیہودہ نہ چلے۔ مگر موجودہ زمانہ اس قسم کا آ گیا ہے کہ مردہ شو تک بھی اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں‘‘ (یعنی مردے نہلانے والے جو ہیں، وہ بھی اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں کیونکہ برصغیر میں بعض جگہ رواج ہے کہ نہلانے کے لئے خاص لوگ تلاش کئے جاتے ہیں۔ ہر ایک مردہ کو نہیں نہلاتا۔ تو انہوں نے بھی اپنے آپ کو علماء کہنا شروع کر دیا ہے)۔ فرماتے ہیں’’ اور اس لفظ کو اپنی ذات میں داخل کر لیا ہے۔ اس طرح پر اس لفظ کی بڑی تحقیر ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ کے منشاء اور مقصد کے خلاف اس کا مفہوم لے لیا گیا ہے۔ ورنہ قرآنِ شریف میں تو علماء کی یہ صفت بیان کی گئی ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر:29)۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جو علماء ہیں۔ اب یہ دیکھنا ضروری ہوگا کہ جن لوگوں میں یہ صفات خوف وخشیت وتقویٰ اللہ کی نہ پائی جائیں وہ ہرگز ہرگز اس خطاب سے پکارے جانے کے مستحق نہیں ہیں‘‘۔

پھر فرماتے ہیں:’’ اصل میں علماء عالِم کی جمع ہے اور عِلم اُس چیز کو کہتے ہیں جو یقینی اور قطعی ہو اور سچا علم قرآنِ شریف سے ملتا ہے۔ یہ نہ یونانیوں کے فلسفہ سے ملتا ہے، نہ حال کے انگلستانی فلسفے سے۔ بلکہ یہ سچا ایمانی فلسفہ قرآن کریم کے طفیل سے ملتا ہے۔ مومن کا کمال اور معراج یہی ہے کہ وہ علماء کے درجہ پر پہنچے‘‘۔ (اب یہاں تخصیص نہیں کی۔)’’ مومن کا کمال اور معراج یہی ہے کہ وہ علماء کے درجے تک پہنچے اور اسے حق الیقین کا وہ مقام حاصل ہو جو علم کا انتہائی درجہ ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 231۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

اب ہر مومن، ہر ایمان لانے والا مسلمان ایمان میں ترقی کرتا ہے تو مومن کہلاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ عالِم ہونے کی ڈگری پاس ہو۔ فرمایا وہ علماء کے درجے پر پہنچے۔ وہ حق الیقین کا مقام اُسے حاصل ہو جو علم کا انتہائی درجہ ہے۔ لیکن جو لوگ علوم حقّہ سے بہرہ ور نہیں ہیں اور معرفت اور بصیرت کی راہیں اُن پر کھلی ہوئی نہیں ہیں وہ خود عالم کہلائیں مگر علم کی خوبیوں اور صفات سے بالکل بے بہرہ ہیں اور وہ روشنی اور نور جو حقیقی علم سے ملتا ہے اُن میں پایا نہیں جاتا۔ بلکہ ایسے لوگ سراسر خسارہ اور نقصان میں ہیں۔ یہ اپنی آخرت دخان اور تاریکی سے بھر لیتے ہیں۔...... جن لوگوں کو سچی معرفت اور بصیرت دی جاتی ہے اور وہ علم جس کا نتیجہ خشیت اللہ ہے عطا کیا جاتا ہے وہ وہ لوگ ہیں جن کو حدیث میں انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد1 صفحہ 232-231۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس اصل عالم ایسے لوگ ہیں۔ آجکل کے علماء کے بارے میں تو حدیث میں آتا ہے۔ یعنی وہ علماء جو صرف اپنے زعم میں عالم ہیں اور عمل اُن کے کچھ نہیں ہیں۔ حدیث میں آیا ہے، فرمایا۔ عُلَمَآؤُھُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ۔ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ۔

(الجامع لشعب الایمان جزء3 صفحہ 318-317 فصل قال وینبغی لطالب علم أن یکون تعلمه...... حدیث: 1763 مطبوعہ مکتبۃ الرشد السعودیۃ 2004)

یعنی اُن کے علماء (اس زمانے کے جو علماء ہیں) آسمان کے نیچے بسنے والی بدترین مخلوق میں سے ہوں گے کیونکہ اُن میں سے ہی فتنے اُٹھیں گے اور اُن میں ہی لوٹ جائیں گے۔ اور آجکل آپ یہ دیکھ لیں کہ جتنے جھگڑے فساد ہیں، ان علماء کی وجہ سے ہی پیدا ہوئے ہوئے ہیں جو نام نہاد علماء ہیں۔ پس اس حدیث سے بھی واضح ہو گیا کہ ہر عالم یا عالم کہلانے والا، اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھنے والا نہیں ہے اور آجکل جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ فتنہ اور فساد کا باعث یہ نام نہاد علماء کی اکثریت ہی ہے جو بن رہی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر:29) یعنی اللہ تعالیٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی علم خَشْیَۃ اللّٰہ کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے علم کو تقویٰ سے وابستہ کیا ہے کہ جو شخص پورے طور پر عالم ہوگا اُس میں ضرور خَشْیَۃ اللّٰہ پیدا ہوگی‘‘۔ فرمایا’’ علم سے مراد میری دانست میں علم القرآن ہے۔ اس سے فلسفہ، سائنس یا اَور علوم مروّجہ مراد نہیں۔ کیونکہ اُن کے حصول کے لئے تقویٰ اور نیکی کی شرط نہیں۔ بلکہ جیسے ایک فاسق فاجر اُن کو سیکھ سکتا ہے ویسے ہی ایک دیندار بھی۔ لیکن علم القرآن بجز متّقی اور دیندار کے کسی دوسرے کو دیا ہی نہیں جاتا۔ پس اس جگہ علم سے مراد علم القرآن ہی ہے جس سے تقویٰ اور خشیت پیدا ہوتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد4 صفحہ 599۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’علماء کے لفظ سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ عالم وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر:29) یعنی بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، اُس کے بندوں میں سے وہی عالم ہیں۔ ان میں عبودیت تامہ اور خَشْیَۃ اللّٰہ اس حد تک پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ سے ایک علم اور معرفت سیکھتے ہیں اور اُسی سے فیض پاتے ہیں اور یہ مقام اور درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آپ سے پوری محبت سے ملتا ہے یہاں تک کہ انسان بالکل آپؐ کے رنگ میں رنگین ہو جاوے‘‘۔ (ملفوظات جلد4 صفحہ 434-433۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ عالم کی حقیقت ہے اور یہ ہے علماء کی خشیت اللہ ہونے کا مطلب۔ ان اقتباسات میں جہاں حقیقی اور نام نہاد علماء کا فرق ہمیں معلوم ہو گیا وہاں ہماری توجہ بھی اس طرف پھیری گئی ہے کہ تم حقیقی تقویٰ اختیار کرو اور خشیۃ اللہ پیدا کرو۔ کیونکہ ایک مومن کے لئے یہ ضروری ہے تا کہ حقیقی مومن اور مسلمان بن سکو۔ پس ان (اقتباسات) میں یہ ذمہ داری بھی ہم پر ڈالی گئی۔ پس یہ کسی مخصوص طبقہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ تقویٰ پر چلنے کا حکم ہر مومن کو ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چلنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر خدا کا پیار مل ہی نہیں سکتا۔

پس اس رمضان میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی قربت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور ایسا ماحول بھی پیدا کر دیا ہے جو تقویٰ میں ترقی کرنے کے لئے مددگار اور معاون ہے۔ جو اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے کے لئے ہماری توجہ پھیرنے والا ہے۔ درس وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ حدیث کا درس بھی ہے۔ قرآن کا درس بھی ہوتا ہے۔ ہم سنتے بھی ہیں، تو ہمیں اس سے بھرپور فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ قرآنِ کریم پڑھ کر، سن کر علم و معرفت کے اُن راستوں کی تلاش کرنی چاہئے جو تقویٰ میں بڑھاتے ہیں، جو خَشْیَۃ اللّٰہ پیدا کرتے ہیں۔

جو آیات مَیں نے شروع میں تلاوت کی ہیں، ان کے حوالے سے بھی کچھ تھوڑا سا بیان کر دوں۔ پہلی پانچ آیات جیسا کہ مَیں نے کہا سورۃ المومنون کی ہیں جن میں ایک حقیقی مسلمان کی خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی آیت میں بتایا کہ حقیقی مومن اپنے رب کے ڈر سے کانپتے ہیں، لرزتے ہیں اور یہ وہ خشیت ہے جو ایک حقیقی مومن میں ہونی چاہئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے، کا اقرار کرنا اور اللہ تعالیٰ کو تمام طاقتوں کا مالک سمجھ کر اُس سے لرزاں رہنا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لانے والے ہیں۔ وہ حقیقی مومن ہے۔ وہ حقیقی مسلمان ہے۔ اور آیات کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات، تمام نشانات، تمام معجزات جو قرآنِ کریم میں بیان ہوئے ہیں۔ تمام آیات جو قرآنِ کریم کی ہیں۔ ہر حکم جو ہے یہ سب آیات ہیں۔ پس ان پر عمل ایک مومن کے لئے ضروری ہے۔ اور جب ایمان ہوگا تو کامل ایمان اُس وقت ہوتا ہے جب اُس پر عمل بھی ہو۔ اور یہ عمل پھر ایمان میں ترقی کا باعث بنتا ہے۔ خشیت اللہ میں ترقی کا باعث بنتا ہے۔ پھر فرمایا کہ حقیقی مسلمان اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا۔ جس میں خشیت ہو، جس کو آیات پر ایمان ہو وہ شرک تو نہیں کرتا لیکن بعض دفعہ اگر بظاہر ایسا شرک نہ بھی ہو تو مخفی شرک بھی انسان سے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے باریک بینی سے اپنے پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے تب ہی ایک حقیقی مسلمان بن سکتا ہے۔ اپنے قول وفعل کو ہر لمحہ سچائی پر قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے چوتھی بات ان آیات میں یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ خدمتِ دین بھی کرتے ہیں، مال بھی خرچ کرتے ہیں، وقت بھی خرچ کرتے ہیں،

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

احکامات پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں پھر بھی جو حقیقی مومن ہیں ان کے دل اس بات سے اس لئے ڈرتے رہتے ہیں کہ سب کچھ تو کیا ہے، اللہ تعالیٰ پتہ نہیں قبول بھی فرماتا ہے یا نہیں۔ کہیں کوئی مخفی غلطی ایسی نہ ہو جائے جو خدا تعالیٰ کی رضا سے دور لے جائے۔ کہیں کوئی مخفی شرک شامتِ اعمال کی وجہ نہ بن جائے۔ کہیں کسی حکم پر عمل نہ کرنا یا کمزوری دکھانا ایمان میں کمی کا باعث نہ بن جائے۔ کہیں اللہ تعالیٰ کی خشیت صرف ظاہری دکھاوا ہی نہ ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ! کیا وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ (المومنون:62) کا مطلب یہ ہے کہ انسان جو کچھ چاہے کرے مگر خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان نیکیاں کرے مگر اس کے ساتھ خدا تعالیٰ سے بھی ڈرتا رہے۔

(ماخوذ از مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 297-296 مسند عائشہؓ حدیث: 25777 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس ہمیشہ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز بھی ہے۔ کسی نیکی کو قبول کرتا ہے اور کسی کو نہیں۔ یہ اُس کی مرضی ہے کس کو چاہے قبول کرے۔ کس کو چاہے نہ کرے۔ اس لئے ہر وقت خوف رہنا چاہئے کہ جب ہم اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوں تو ہمارے سے بخشش کا سلوک ہو۔ کسی نیکی پر کسی کو فخر نہیں ہونا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں یہ دعا بھی شامل فرماتے تھے۔ روایت میں آتا ہے حضرت شَھر بن حَوشَب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت اُمّ ِسلمہؓ سے پوچھا کہ اے اُمّ المومنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے ہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کونسی دعا کرتے تھے۔ اس پر حضرت اُمّ ِسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ حضور علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے۔ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔ یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دعا پر مداومت کی، باقاعدگی کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا۔ اے اُمّ ِسلمہؓ! ہر انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے وہ جسے چاہتا ہے ثابت قدم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات باب 94/89 حدیث: 3522)

پس آپؐ جو ہمیں ہدایت دینے آئے تھے، ان کے اُسوہ پر چل کر حقیقی تقویٰ اور خشیت کا پتہ چلتا ہے، جن کی پیروی اللہ تعالیٰ کا محبوب بناتی ہے اُن کی خشیت کا یہ معیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے لرزاں ہیں اور ہمیں کس قدر اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اپنی یہ حالت رکھتے ہیں وہی ہیں جو نیکیوں اور بھلائیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ ہر طرف ہر وقت اپنی حالت پر غور ہوگا یا یہ کہ وہ ایسی حالت رکھنے والے ہیں تو پھر ہی نیکیوں اور بھلائیوں کی طرف سب کی توجہ پیدا ہوگی اور انسان کوشش کرتا رہے گا۔ تو پھر ان کے قدم نیکیوں کی طرف آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ وہ کوشش یہ کرتے ہیں کہ تمام قسم کی نیکیوں کو اپنائیں۔ تقویٰ میں ترقی کریں لیکن اس بات پر بھی فخر نہیں۔ ہر حالت میں ہر وقت اُن کے دل خدا تعالیٰ کی طرف جھکے رہتے ہیں۔ اور یہی حالت ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلواتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں میں سے ہم پر ایک بہت بڑا احسان یہ بھی ہے کہ دعاؤں کو مانگنے کے طریقے بھی ہمیں سکھائے۔ ایک دعا کا ذکر احادیث میں اس طرح ملتا ہے جو دراصل تو ہمارے لئے ہی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ دعا کرنی چاہئے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَدُعَآءٍ لَا یُسْمَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ۔ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ۔ کہ اے اللہ! مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو خشوع نہیں کرتا۔ اور ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی۔ اور ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا۔ اور ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں ہے۔ مَیں تجھ سے ان چاروں سے پناہ چاہتا ہوں۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب 68 حدیث: 3482)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس دعا کو سمجھنے والے بھی ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اَور دعا بھی پیش کرتا ہوں۔ یہ جو دعا ہے عاجزی اور خَشْیَةُ اللّٰہ کی اُن بلندیوں تک پہنچی ہوئی ہے جو آپؐ کی خشیت کا ایک کامل نمونہ ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر دعا کرتے ہوئے آپؐ نے اپنے مولیٰ کے حضور عرض کیا کہ اے اللہ! تُو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہری امور سے تو خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی تو مخفی نہیں۔ مَیں ایک بدحال فقیر اور محتاج ہوں۔ تیری مدد اور پناہ کا طالب، سہما اور ڈرا ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری ہوں اور معترف ہو کر مَیں تیرے پاس آیا ہوں۔ میں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں۔ تیرے حضور مَیں ایک ذلیل گنہگار کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینا کی طرح خوفزدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ میری گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے۔ میرے آنسو تیرے حضور بہ رہے ہیں۔ میرا جسم تیرا مطیع ہو کر سجدے میں گرا پڑا ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ! تُو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا۔ میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے زیادہ التجاؤں کو قبول کرتا ہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے، میری دعا قبول کر لینا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 11 صفحہ 140 عطاء عن ابن عباس حدیث: 11405 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی)

پس یہ وہ عظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے خشیۃ اللہ کا عظیم نمونہ ہر آن اپنی اُمّت کے سامنے پیش فرمایا۔ ہر بات دیکھ لیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل دیکھ لیں اس خشیت سے بھرا پڑا ہے۔ خدا تعالیٰ کے خوف سے لرزاں و ترساں ہیں۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کے مقرب ترین آپ ہیں۔ ان کے ساتھ جڑنے والوں نے بھی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کی خوشخبری سنی ہے۔ پس یہ اسوہ حسنہ ہے اور یہ خَشْیَةُ اللّٰہ ہے۔ اگر ہم نے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور اس چیز کو اپنایا، اپنے اندر پیدا کیا تو ہم بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس رمضان میں اللہ تعالیٰ کی خشیت کی روح کو سمجھتے ہوئے اس کے مطابق زندگی گزارنے والے ہوں۔ اللہ کرے یہ رمضان ہمارے لئے روحانی انقلاب پیدا کرنے والا بن جائے۔

بقیہ: مصالح العرب از صفحہ نمبر 3

اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس کے بارہ میں اتنی عرض ہے کہ سلفی اپنے علاوہ باقی سب فرقوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اسی طرح تکفیری جماعت والے اپنے علاوہ سب کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور دیگر فرقوں کا بھی حال اس سے مختلف نہیں ہے۔ لیکن یہ عجیب منافقت ہے کہ جب دل چاہتا ہے ایک دو یا دس نہیں بلکہ بیسیوں ایسے ''کافر'' فرقوں کے اجتماعی فتویٰ کو عین اسلامی اور متفقہ فتویٰ مان لیتے ہیں۔ اگر یہ فتویٰ صحیح ہے تو پھر دیگر فرقوں کے سلفیوں کے بارہ میں ''متفقہ'' فتاویٰ کو کہاں لے جائیں گے؟ اور ان فرقوں کے آپس میں ایک دوسرے کے خلاف ''متفقہ'' فتاویٰ کا کیا کریں گے؟ ان لوگوں کے معیار کے مطابق تو پھر ان سب فتاویٰ کو بھی سچا ماننا پڑے گا!!

اس لئے حق کو پرکھنے کے لئے لوگوں کی باتوں اور فتووں سے علیحدہ ہو کر سوچنا پڑے گا۔ اور اگر دل صاف اور حق کا متلاشی ہو تو کسی ایک پہلو پر ہی انصاف کی نظر حقیقت کو آشکار کر جاتی ہے۔ ہزار کفر کے فتوؤں کو ایک طرف رکھ کر صرف یہی دیکھ لیں تو حق واضح ہو جائے گا کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت اور تائید کس کے ساتھ ہے؟ کیونکہ خدا کسی کافر اور بے ایمان کے لئے بار بار تائیدی نشان ظاہر نہیں کرتا۔ آج خدا تعالیٰ کی یہ فعلی شہادت جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

(باقی آئندہ)

بقیہ: متی کی انجیل پر ایک نظر از صفحہ نمبر 4

تھی اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا (الحج:40) ایک موقع پر یسوع نے کہا مَیں زمین پر آگ بھڑکانے آیا ہوں اور اگر لگ چکی ہوتی تو مَیں کیا ہی خوش ہوتا۔

(لوقا باب 12 آیت 49)

پادری ڈم میلو صاحب اس موقع پر لکھتے ہیں:۔

The sword stands for persecution

اگر Sword کے معنے دنیا کی کسی زبان میں Persecution کے ہوتے ہیں تو پادری صاحب اور ان کے ہم نواؤں کا فرض ہے کہ جبکہ قرآن میں تو شروع سے آخر تک Sword کا لفظ بھی موجود نہیں قرآن پر جارحیت کا الزام نہ لگائیں۔ لوقا کے حوالہ میں جب یسوع نے تلوار خریدنے کا حکم دیا تو دو سچ مچ کی تلواریں ان کو پیش کی گئیں اور انہوں نے اس پر اطمینان کا اظہار کیا۔ مگر سارے قرآن میں لفظ تلوار موجود نہیں لیکن قرآن پر جارحیت کا الزام لگایا جاتا ہے۔ قرآن تو کہتا ہے:۔

لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَ تُقْسِطُوْا اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۔ (المائدہ:43)

قرآن فرماتا ہے:۔

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّکَثُوْا اَیْمَانَھُمْ وَ ھَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَھُمْ بَدَءُوْکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ (التوبة:13)

افسوس ہے کہ Arthur S. Peaks اپنی تفسیر بائبل میں لکھتے ہیں:۔

(34) sword Lk. Rightly interprets division مگر لوقا نے کہیں بھی Sword کے معنے Division نہیں کئے۔ **(باقی آئندہ)**

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے
خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔...... تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ (کشتی نوح)

جماعت احمدیہ یوگنڈا کے 24 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

تین ہزار احمدی مردوزن کے علاوہ کئی علاقائی اور ملکی سطح کے عمائدین کی شرکت۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا شاملین جلسہ کے نام مفصل روح پرور پیغام

(رپورٹ: ندیم خالد رانا۔افسر جلسہ سالانہ یوگنڈا)

جماعت احمدیہ یوگنڈا کے چوبیسویں جلسہ سالانہ کا انتہائی کامیاب انعقاد احمدیہ مسلم مشن سیٹا (SEETA) میں مورخہ 15,14,13 جنوری 2012ء کو ہوا۔الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔سیٹا میں پہلا جلسہ ہونے کی وجہ سے اس جلسہ کو خاص اور تاریخی اہمیت حاصل تھی۔جلسہ کا مرکزی عنوان قرآنِ کریم کا سنہری اصول ''مذہب میں کوئی جبر نہیں'' تھا۔جلسہ کیلئے تیاریوں کا سلسلہ کئی ماہ سے جاری تھا۔وقار عمل میں شرکت کیلئے خدام کی اکثریت اور بعض انصار اور لجنہ ممبرز نے بہت کام کیا۔

سیٹا(Seeta) میں رہائش ،دفاتر اور مختلف شعبہ جات کیلئے مسقّف جگہ ناکافی ہونے کا احساس کئی سال سے تھا اور اسی وجہ سے کمپالا سے سیٹا جلسہ کی منتقلی معرض التوا میں رہی۔مگر تین چار ماہ کے مختصر عرصہ میں مرکز کی مدد سے اور بعض مقامی احبابِ جماعت کی غیر معمولی قربانی کی بدولت مسجد کی تکمیل ،تین کمروں پر مشتمل ایک بلاک، کچن اور بیوت الخلاء کی تعمیر مکمل ہوگئی ۔جس کے باعث سیٹا میں جلسہ کا انعقاد ممکن ہوا۔

پہلا دن 15 جنوری 2012ء

جلسہ کا باقاعدہ آغاز مورخہ 13/جنوری کو 4 بجے سہ پہر تقریب پرچم کشائی اور دعا سے ہوا۔مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مشنری انچارج یوگنڈا نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جبکہ مکرم و محترم شعیب نصیرہ صاحب نے یوگنڈا کا پرچم لہرایا۔

تقریبِ پرچم کشائی کے بعد پہلے اور افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم آدم حمید صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شاملین جلسہ کے نام انتہائی مفصل اور روح پرور پیغام لوکل زبان میں ترجمہ کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں شاملین جلسہ کو حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں ہدایت فرمائی کہ جلسہ کے مبارک ایام کو روحانی استفادہ، حصول علم، تعلق باللہ میں ترقی اور بھائی چارہ کو وسیع اور مضبوط کرنے کیلئے استعمال کریں۔بھلائی، ایمانداری، پرہیزگاری اور تقویٰ کی اعلیٰ مثالیں قائم کریں۔اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پسِ پشت نہ ڈالیں۔کسی بدعملی کو اپنے پاس نہ آنے دیں۔پنج وقتہ نمازیں التزام کے ساتھ ادا کریں۔جھوٹ سے پرہیز کریں اور کسی بدعملی کے گمان کا بھی آپ میں سے گزر نہیں ہونا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا: انا پرستی کو ترک کرتے ہوئے صاف دل، بے ضرر اور عاجز بندے بنیں۔کوئی زہریلا مادہ آپ میں پنپنا نہیں چاہیے۔اپنے آپ کو محض لاشی سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے رہیں۔تبلیغ ہر احمدی کا فرض ہے۔سچائی کا دامن ہمیشہ تھامے رکھیں اور مخالفت سے نہ گھبرائیں، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ پر چلتے ہوئے استقامت اختیار کریں۔سخت ابتلاؤں کا یہ دور آئندہ فتوحات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔(انشاءاللہ)۔

اوّلین دور میں فتوحات کا سلسلہ صرف قربانیوں کا ثمر نہیں تھا بلکہ بڑی وجہ قبولیت دعا کا اعجاز تھا۔اس لئے ابتلاؤں کے شکار احمدیوں کیلئے ہر روز دو نفل ادا کرنے کے علاوہ ہفتہ میں ایک روزہ بھی رکھیں ۔خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہیں کیونکہ اسلام کے احیاء کا دارومدار خلافت کے ساتھ وابستگی میں ہی ہے۔حضور انور نے پیغام کے آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری دعائیں قبول فرمائے۔(آمین)۔

مکرم امیر صاحب نے جلسہ کی افتتاحی تقریر میں جلسہ کے مرکزی موضوع (Theme) لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کو انتہائی خوبصورت انداز میں قرآن ،حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں بیان کیا۔مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں مختلف مذاہب کی تعلیمات کا موازنہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ روز اوّل سے ہر مذہب صلح وآشتی ،محبت اور بھائی چارے کا پیغام لے کر آیا۔مخصوص حالات میں آسمانی نوشتوں میں تعزیر کا ذکر بھی ملتا ہے۔بدقسمتی سے گمراہی کا شکار لوگ صلح جوئی کی تعلیم چھوڑ کر صرف قتل و غارت کے ذکر کو ہی لے کر بیٹھ گئے ہیں۔اس وجہ سے عالمی سطح پر بھی بعض قومیں ظلم وستم کا نشانہ بن رہی ہیں، جو کہ نہ صرف اسلام بلکہ عیسائیت اور دیگر مذاہب کی اصل تعلیم کی روح کے بھی خلاف ہے۔ہم سب کا فرض ہے کہ ہم بھلائی، محبت اور بھائی چارے کی تعلیم کو فروغ دیں۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد جامعہ احمدیہ کے طلباء نے پرشوکت آواز میں قصیدہ پیش کیا۔

بعد ازاں افتتاحی اجلاس میں شریک بعض معزز مہمانان نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔اس سلسلہ میں سب سے پہلے علاقہ کے L.C.III (لوکل کاؤنسل کے چیئرمین)، Hon.KateregaCouncillor، ان کے بعد Hon Martin Muzale MP Buzaaya اور Hon.Asuman Kiyingi وزیر مملکت برائے خارجہ امور نے خطاب کیا۔سب نے جماعت کی مساعی کی تعریف کی۔

مہمانانِ کرام کے خطابات کے بعد مکرم یوسف علی کائرے صاحب نے'' قرآنی تعلیمات کا امتیاز اور فضیلت'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ مذاہب کی تاریخ کے مطالعہ سے علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کی روحانی تعلیم وترقی کیلئے مختلف ادوار میں مختلف اقوام کی طرف انبیاء علیہم السلام بھیجتا رہا ہے۔مگر یہ اعزاز صرف اور صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے کہ وہ کُل عالم کی طرف قیامت تک کیلئے جامع ترین شریعت لے کر نازل ہوئے۔مکرم یوسف علی کائرے صاحب نے دوسری الہامی کتب کے ساتھ قرآنی تعلیمات کا موازنہ کرتے ہوئے قرآنی تعلیمات کا امتیاز اور فضیلت بھی ثابت کی۔

اس تقریر کے ساتھ ہی پہلے اور افتتاحی اجلاس کا اختتام ہوا۔بعد میں نماز مغرب وعشاء اور طعام کیلئے وقفہ ہوا۔وقفہ کے بعد پروگرام میں معمولی تبدیلی کے ساتھ مجلس سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا جو کہ جلسہ کی دوسری شب بھی جاری رہا۔

دوسرا دن 14 جنوری 2012ء

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز نمازِ تہجد وفجر سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم Muhammad Mwanga صاحب نے درس القرآن میں قیام نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

جلسہ کے دوسرے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم اکرم تمزادے (Akram Tamuzadde) صاحب نے خوش الحانی سے نظم پیش کی ۔نظم کے بعد مکرم Ngiya Muhammad صاحب نے'' حضرت محمد ﷺ بطور رحمۃ للعالمین'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو بطور رحمۃ للعالمین مبعوث فرمایا۔آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ ایک کھلی کتاب کی طرح تھی ،جس پر نہ صرف آپکے صحابہ بلکہ شدید مخالفین کی بھی بڑی باریک نظر تھی ۔اس وجہ سے آپ ﷺ کے ہر عمل کو بڑی تفصیل کے ساتھ محفوظ کیا گیا۔آپ ﷺ کی آمد کی وجہ سے اس عالم میں کوئی ایک قوم بھی ایسی نہیں رہی جو یہ کہہ سکے کہ ان کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا گیا۔آپ ﷺ نے ہمسایوں ، یتامیٰ ،مساکین ہی نہیں بلکہ ہر قسم کی مخلوق کے حقوق قائم کئے ۔عورت کو ظلم کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر انتہائی بلند مقام عطا فرمایا۔

بعد ازاں مکرم حسن تمزادے(Hassan Tamuzadde) صاحب نے'' واقفین نو اور جماعت کا مستقبل'' کے موضوع پر تقریر کی ۔تقریر میں آپ نے تحریک وقف نو کا پسِ منظر بیان کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں واقفینِ نو کی تعلیم وتربیت کے علاوہ جسمانی نشوونما کے لئے جماعت اور والدین کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ، کیونکہ یہی واقفین ہیں جنہوں نے آئندہ چل کر سب بوجھ اٹھانے ہیں۔

مکرم آدم حمید صاحب نے ''استجابتِ دعا'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اسلام میں دعا کی بہت اہمیت ہے اور دعا سے ہم اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کی التجا کرتے ہیں ۔قبولیت دعا کے نظارے ہم سب کا ایک زندہ خدا پر ایمان مزید پختہ کرتے ہیں۔انہوں نے اپنی تقریر میں قبولیت دعا کے کئی ایمان افروز واقعات بھی پیش کئے۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم فیصل Buyonjo صاحب نے درس ملفوظات میں بھائی چارہ کے فروغ اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔

تیسرا دن 15 جنوری 2012ء

جلسہ کے تیسرے اور آخری دن کا آغاز حسبِ معمول نمازِ تہجد و فجر سے ہوا۔نمازِ فجر کے بعد مکرم قاسم سابا صاحب نے درسِ حدیث میں دعوت اللہ کی اہمیت کو اجاگر کیا ۔وقفہ کے دوران سب ذیلی تنظیموں کے اجلاسات منعقد ہوئے۔

جلسہ کا اختتامی اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا ۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم شعیب Katongole صاحب نے ''اسلام احمدیت میں شادی بیاہ کے مسائل'' کے موضوع پر پُر اثر تقریر کی۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے ''نظام جماعت میں اطاعت کی اہمیت'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دین اسلام کا خلاصہ اطاعت اور صرف اطاعت ہے۔مومن کی ایک بنیادی صفت سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہنا ہے۔خلافت کی تمام برکات صرف اور صرف اطاعت کے نتیجہ میں حاصل ہوسکتی ہیں ۔قرآن کریم کے مطابق تمام روحانی مقامات اور انعامات صرف اور صرف اطاعت سے حاصل ہو سکتے ہیں ۔حج جو اسلام کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے اس میں سب سے بڑا پیغام لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ یعنی دوسرے لفظوں میں سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کا پیغام ہی مضمر ہے۔

امیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا درج ذیل اقتباس بھی پیش کیا۔''اکثر لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی سے کام لیتے ہیں ،ان کی اولادوں کو کم وبیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کیلئے ضائع ہوجاتی ہیں۔''غرضیکہ امیر صاحب نے قرآن کریم کی متعدد آیات سے اس مضمون پر تفصیلی روشنی ڈالی۔اور جلسہ سالانہ کا آخری پیغام احباب جماعت کو یہ دیا کہ آؤ ہم سب مل کر سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا اور لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہتے ہوئے گھروں کو لوٹیں۔

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ اس سال کا جلسہ جماعت احمدیہ یوگنڈا کیلئے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔دیگر امور کے علاوہ درج ذیل امور کی وجہ سے جلسہ کی اہمیت دوچند ہوگئی۔

☆جلسہ سے قبل 12 جنوری 2012ء کو جلسہ کی Duties کا باقاعدہ آغاز مکرم امیر صاحب نے معائنہ کے بعد کیا۔

☆امسال یوگنڈا جماعت کے نئے قائم شدہ زون LIRA سے ایک وفد جلسہ میں شرکت کیلئے آیا۔

☆طویل پیدل سفر کرنے کے بعد جلسہ میں شرکت کی روایت اس سال بھی جاری رہی ۔5 خدام اور 2 لجنہ 120-140km کا فاصلہ طے کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔

☆ روانڈا سے احباب جلسہ میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔

☆نیشنل ٹی وی UBC نے اپنی ہفتہ وار نشریات میں جلسہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی دو بار نشر کر کے لاکھوں افراد تک پیغام حق پہنچانے کا موقع فراہم کیا۔

☆ کھلی جگہ ہونے کی وجہ سے تقریبًا سبھی شعبہ جات کو مناسب جگہ الاٹ ہونے کی وجہ سے انتظامات میں سہولت رہی ۔ جسے سب شاملینِ جلسہ نے سراہا۔

☆سب کارکنان نے اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے ادا کئے تاہم رجسٹریشن، سیکیورٹی، صفائی، ضیافت، بجلی، آب رسانی کے شعبہ جات کی کارکردگی نمایاں رہی۔

غرضیکہ یہ جلسہ ان گنت برکات کو سمیٹتے ہوئے بعد از نماز ظہر وعصر اختتام پذیر ہوا۔

آخر پر تمام قارئین الفضل انٹرنیشنل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کارکنان اور شاملینِ جلسہ کو اجر عظیم سے نوازے اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بنائے۔آمین۔

۞۞۞۞۞۞۞

الفضل انٹرنیشنل میں

اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2012ء

ہم احمدی مسلمان ایمان رکھتے ہیں کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی وہی مسیح ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو اسلام کی سچی تعلیمات کی طرف ہدایت دینے کے لئے بھیجا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اسلام پر اٹھنے والے تمام اعتراضات رفع کئے اور اس کی اصل اور حقیقی تعلیم پیش کی۔ احمدی مسلمان انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان تعلیمات کو پھیلاتے رہیں گے۔ اگر کوئی اسلام کی تعلیمات کا اصل نمونہ اور مثال دیکھنا چاہتا ہے تو اسے احمدی جماعت کی طرف دیکھنا چاہئے۔

(جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز غیر احمدی اور غیر مسلم جرمن مہمانوں کے ساتھ منعقدہ اجلاس میں اسلام کی عالمگیر تعلیم امن وانصاف کے حوالہ سے حضور انور کا بصیرت افروز خطاب)

یونورسٹیز اور کالجز میں زیر تعلیم احمدی طالبات کی حضور انور کے ساتھ سوال و جواب کی نشست

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر - ایڈیشنل وکیل التبشیر - لندن)

بقیہ: 2 / جون 2012ء بروز ہفتہ

جرمن مہمانوں سے ملاقات

پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمن مہمانوں کے ایک پروگرام میں شرکت کے لئے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اس پروگرام میں جرمنی کے مختلف شہروں سے آنے والے 410 غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں کے علاوہ، بلغاریہ، البانیہ، مالٹا، تیونس، کوسووو، مراکش، سپین، اٹلی، آئس لینڈ، میسیڈونیا، سلوو ینیا، تاجکستان، بوزنیا، ہنگری، ترکی، ایران، فرانس، بنگلہ دیش اور لتھوانیا سے آنے والے وفود بھی شامل تھے۔

جماعت کے تعارف اور سوال و جواب کے حوالہ سے یہ پروگرام کچھ وقت پہلے سے جاری تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر اس پروگرام کا آخری سیشن تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے ساتھ شروع ہوا۔ بعد ازاں چار بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز غیر احمدی و غیر مسلم جرمن مہمانوں سے خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی میں تمام غیر احمدی مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جو یہاں جرمنی میں ہماری جماعت کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے لئے آئے ہیں اور میں آپ سب کا شکر گزار اور ممنون ہوں کہ آپ اس تقریب جو کہ غیر احمدی مہمانوں کے لئے منعقد کی گئی ہے کو رونق بخش رہے ہیں۔ یہ شمولیت مذہب سے آپ کے لگاؤ کی نشاندہی کرتی ہے اور یہ خاص طور پر اس لحاظ سے قابل تعریف ہے کہ آجکل کے دَور میں بہت کم ایسے افراد ہیں جو مذہب میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اگرچہ جرمنی ملک ایک عیسائی قوم کے طور پر جانا جاتا ہے، جہاں آبادی کی ایک کثیر تعداد عیسائیت سے تعلق رکھتی ہے تاہم اعداد و شمار کے مطابق صرف 13 فیصد کے لگ بھگ افراد ہی باقاعدگی سے چرچ جاتے ہیں یا عملی طور پر مذہب کی پیروی کرتے ہیں۔ اصل میں یہ عدد بھی آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے اور اسی طرح عملی طور پر مذہب سے لگاؤ بھی بہت ہی کم ہے۔ یقیناً دور حاضر میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو خدا تعالیٰ کے وجود کو کلیۃً ردّ کر چکی ہے۔ اس صورتحال میں آپ کی ایک خالصۃً مذہبی تقریب میں شرکت اور اسلام کو جاننے کے لئے آپ کی کوشش نہ صرف آپ کی مذہب میں دلچسپی ظاہر کرتی ہے بلکہ آپ کی برداشت اور وسیع النظری کی بھی آئینہ دار ہے۔

ان چند الفاظ کے بعد مَیں اپنی تقریر کے مرکزی حصہ کی طرف آتا ہوں اور آپ کو اسلام کی حقیقی تعلیمات کے بارے میں بتاتا ہوں۔ جیسا کہ آپ نے یقینی طور پر اپنے احمدی دوستوں سے سنا ہوگا کہ ہم جو احمدی مسلمان ہیں یہ اسلام کا ایک فرقہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ اگرچہ تمام مذاہب اصل میں خدا تعالیٰ کے نبی کے ہاتھوں شروع ہوئے لیکن ان میں وقت کے ساتھ ساتھ گراوٹ آتی گئی۔ اس طرح اس مذہب کے پیروکاروں کی اکثریت مذہب کی اصلی اور بنیادی تعلیمات سے دُور ہوتی گئی۔ اس اخلاقی گراوٹ کو دیکھتے ہوئے اور اس تاریک دور کو ختم کرنے کے لئے اور دنیا کو روشنی سے منور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے چنیدہ نمائندوں کو بھیجتا ہے تا وہ انسانوں کی راہنمائی کریں۔ یہ چنیدہ یا تو پہلے سے بہتر یا نئی تعلیمات دے کر بھیجا جاتا ہے یا پھر گزشتہ نبی کی حقیقی تعلیمات کو دوبارہ سے زندہ اور نافذ کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس کی ایک واضح مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، جب خدا تعالیٰ نے انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تقریباً 1400 سال بعد بھیجا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وہ تعلیمات جو حضرت موسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے، اپنی حقیقی اور اصل شکل میں از سرِ نو پیش کیں اور جو بھٹکے ہوئے تھے ان کی راہنمائی کی۔ اس لئے یہ ہمیشہ سے ہی الٰہی سنت ہے اور اس پر خدا تعالیٰ نے کوئی مہر نہیں لگا دی اور نہ ہی اس سلسلہ کو ختم کیا ہے۔ درحقیقت ہم یقین رکھتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ نے یہ دیکھا کہ بنی نوع انسان ترقی کے اس معیار پر پہنچ چکا ہے جہاں وہ اس قابل ہے کہ بہترین اور مکمل شریعت کو قبول کر سکے اور اس کی تفہیم حاصل کر سکے تو اس وقت خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی شکل میں مکمل ضابطۂ حیات دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ قرآن کریم خود بیان کرتا ہے کہ اس کی تعلیمات کے ذریعے مذہب اپنے کمال اور نقطۂ عروج کو پہنچ گیا۔ سورۃ الحجر آیت 10 میں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ: ''یقیناً ہم ہی نے یہ ذکر اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کا متن آج بھی بعینہٖ وہی ہے جو کہ 1400 سال قبل تھا۔ یہ وہی متن ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا تھا۔ قرآن خدا تعالیٰ کا سچا کلام ہے کیونکہ جب بھی قرآن کریم کا کچھ حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کے سامنے وہ پڑھ کر سناتے اور وہ صحابہ ان الفاظ کو اسی طرح جس طرح نازل کیا گیا تھا زبانی یاد کر لیتے اور ضبط تحریر میں لے آتے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی عالم، مجدد یا ولی نے یہ ہمت کی ہو یا خواہش کی ہو کہ قرآن کریم کے اصل متن میں کوئی تبدیلی کرے۔ تاہم بدقسمتی سے چند ناقدین ہیں جنہوں نے قرآن کریم کے مستند ہونے پر سوال اٹھائے ہیں۔ ابھی حال ہی میں اس مسئلہ پر ایک کتاب لکھی گئی ہے جس میں مصنف نے کہا ہے کہ قرآن کریم کے حتمی متن پر تو مسلمان 1924ء میں آکر متفق ہوئے ہیں۔ جبکہ یہ بالکل غلط اور اسلام اور قرآن کریم کے خلاف ایک جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ دنیا کے مختلف علاقوں میں متعدد قدیم لائبریریاں موجود ہیں جہاں آپ قرآن کریم کے صدیوں پرانے نسخے دیکھ سکتے ہیں۔ اگر آپ ان نسخہ جات کو آج کے قرآن سے ملائیں تو آپ دیکھیں گے کہ قرآن کریم کا ایک لفظ یا نقطہ بھی ایسا نہیں جو تبدیل کیا گیا ہو یا کسی بھی طور سے مختلف ہو۔ قرآن کریم کے اپنی اصل شکل میں ہونے کے بارے میں بہت سے مستشرقین اور تاریخ دانوں نے بھی تحریر کیا ہے اور کھل کر اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ اس بات میں کوئی بھی شک نہیں کہ قرآن کریم اپنی اسی حالت میں موجود ہے جس حالت میں نازل ہوا تھا اور یہ ایک عظیم امتیاز ہے جو اسے حاصل ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے تو اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ سچی اور حقیقی تعلیمات جو اس میں بیان ہیں وہ ہمیشہ غالب رہیں گی اور ان کی حفاظت کی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کبھی بھی ایسا وقت آئے کہ لوگ اس کی تعلیم اور تفاسیر کو بگاڑ دیں اور سیاق و سباق سے ہٹ کر ان سے غلط مفہوم نکالیں تب اللہ تعالیٰ خود کارروائی کرے گا اور اپنا نمائندہ بھیجے گا جو دنیا کو پھر سے قرآن کریم کی اعلیٰ اور خوبصورت تعلیم پیش کر کے منور کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جیسا کہ مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہر مذہب گراوٹ کا شکار ہوتا ہے اور اس کے پیروکار اصل تعلیمات سے دور جا پڑتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل میں اسلام کے تنزل کے بارے میں پیشگوئی فرمائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ نام نہاد مسلمان علماء تو موجود ہوں گے لیکن ان کی حالت ناپاک اور اسلام کی اصل تعلیم سے بالکل برعکس ہوگی۔ ایسے لوگ مذہب کی بجائے دنیاوی اور مادی خواہشات کو بہت زیادہ ترجیح دیں گے۔ ایسے وقت میں اگرچہ قرآن کے الفاظ یہی ہوں گے لیکن بہت ہی کم ایسے ہوں گے جو اسے سمجھیں گے اور اس کی اصل تعلیمات پر عمل پیرا ہوں گے۔ مساجد اپنا اصل مقصد یعنی خالصۃً خدا تعالیٰ کی عبادت کو پورا کرنے والی نہ ہوں گی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ جب ایسے حالات ہوں گے تو اللہ تعالیٰ مسیح محمدی کو نازل کرے گا جیسا کہ اس نے موسیٰؑ کے مسیحؑ کو نازل کیا تھا۔ وہ مسیح موعود جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کو ہدایت دینے کے لئے آنا ہے، وہ ایک طرف تو غیر مسلموں پر اسلام کی روشن تعلیم آشکار کرے گا اور دوسری طرف مسلمانوں کو بھی ان کے مذہب کی اصل تعلیمات سمجھائے گا۔ مسیح موعودؑ قرآن کریم کی حقیقی تعلیم اور اس کے معانی پیش کرے گا اور مسلمانوں کے تمام بٹے ہوئے فرقوں کو متحد کرنے کے لئے کوشاں رہے گا۔ لہٰذا اس کا کام یہ ہوگا کہ وہ حقیقی اسلام نافذ کرے تا دنیا ایسی جنت کا گہوارہ بن سکے جہاں امن، محبت اور پیار ہو۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ جب انسان اپنی ترقی کے اس مقام کو پہنچ گیا جہاں وہ ایک مکمل پیغام اور تعلیم کو سمجھے اور اس پر عمل کرنے کے قابل ہو گیا، جب انسان اپنی ترقی کی آخری منزل کو پہنچ گیا تو اس دور میں ایسے نبی بھجوانے کی ضرورت نہ رہی جو کہ بعض ممالک یا علاقوں سے مخصوص ہوں۔ اس کی بجائے اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا کہ وقت آچکا ہے کہ کامل شریعت دے کر ایک ہی عالمگیر نبی کو بھیجا جائے جس کا فیض ہمیشہ جاری رہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے عالمگیر نبی ہونے کے تعلق میں مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ: تُو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

(سورۃ الاعراف آیت 159)

پھر ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔

(سورۃ الانبیاء آیت 108)

جب ایک شخص کو تمام لوگوں کے لئے رحمت کا باعث بنا کر بھیجا گیا ہو تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ یا اس کے سچے پیروکار کبھی بھی کسی شخص کے نقصان یا تکلیف کا باعث بنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس تناظر میں ایک اعتراض جو اسلام پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقیقتاً تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت تھے اور اگر اسلام انتہا پسندی کی تعلیم نہیں دیتا تو پھر ہم اسلام کے ابتدائی دور میں اور اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار میں جنگیں ہوتی کیوں دیکھتے ہیں۔ اور اگر اسلام امن کی تعلیم دیتا ہے تو ایسا کیوں ہے کہ آجکل کے دور میں نام نہاد دہشت گرد اور انتہا پسند مسلم تنظیمیں اتنی ظالم ہوتی جارہی ہیں کہ جتنی کبھی بھی نہ رہی ہوں گی اور اس کے باوجود وہ مسلسل اپنے نظریہ اور حرکات کا جواز نکالتے ہوئے انہیں اسلامی تعلیمات اور قرآن کریم کی تعلیم قرار دیتے ہیں۔

ان سوالات کا جواب دینے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کے ابتدائی دَور کی تاریخ سمجھیں اور اس کا علم حاصل کریں اور اس سلسلہ میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے کئی سو سال بعد آنے والے جانبدار اور غیر منصف مؤرخین کی تحریرات نہیں لینی چاہئیں۔ بلکہ ہمیں ایسے مسلمان مؤرخین سے رجوع کرنا چاہئے اور ان کی کتب کا تجزیہ کرنا چاہئے جو اپنی تحقیق میں اصل اور مستند ذرائع بروئے کار لائے ہیں۔ یقیناً ابتدائی اسلام کے متعلق ایسے مؤرخین کی تحریرات کی تائید اور تصدیق بعد میں آنے والے انصاف پسند اور مثبت سوچ رکھنے والے مصنفین نے بھی کی ہے۔ اس لئے ابتدائی اسلام کے اصل حالات جاننے کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی تاریخ کے سب سے زیادہ مستند اور حقیقی ذرائع سے استفادہ کیا جائے۔ جب ایسے ذرائع دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں بہت سے مسلمان اپنے ایمان کی وجہ سے کفار کے ہاتھوں انتہائی ستائے گئے، ظلم کا نشانہ بنائے گئے اور دردناک اور وحشیانہ طریق پر مارے پیٹے گئے۔ مرد، خواتین، بچے سب کے سب خوفناک مظالم کا نشانہ بنائے گئے۔ مثال کے طور پر کچھ مسلمانوں کو دہکتے کوئلوں پر ننگے جسم لٹا دیا جاتا جبکہ دیگر کو تپتی ریت پر اس طور پر لٹایا جاتا کہ ان کے جسموں پر بھاری پتھر رکھے ہوتے تھے۔ پھر بعض ایسے بھی مسلمان تھے جن کی ٹانگیں درمیان سے چیر دی جاتیں جس سے ان کے جسم واقعتاً دو ٹکڑے ہو جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے خاندان اور تمام مومنین کو معاشرتی بائیکاٹ پر مجبور کرتے ہوئے اڑھائی سال تک ایک گھاٹی میں محصور کر دیا گیا جس کے باعث انہیں اشیائے خورونوش اور دیگر ضروریات زندگی تک بھی رسائی نہ ہوتی اور کئی کئی روز انہیں بھوکے، پیاسے رہنا پڑتا۔ مسلمان بچے اس نہ ختم ہونے والی تکلیف سے ناامیدی سے روتے بلکتے رہتے۔ لیکن کفار کو ذرہ بھر بھی رحم اور ترس نہ آتا۔ ایسے مظالم اور محرومیوں کو برداشت کرتے کرتے بعض اوقات مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مظالم کے خلاف کھڑے ہونے اور بزور بازو کفار کا ہاتھ روکنے کے لئے اجازت طلب کرتے۔ لیکن ہر موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ایسا کرنے سے منع فرماتے اور صبر کی تلقین کرتے۔ جب ایک شخص اس حالت کو پہنچ جائے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس کی موت ناگزیر ہے تو طبعی طور پر انسان چپ چاپ مرنے کی بجائے مخالف سے لڑ کر اسے ماردینے کو فوقیت دیتا ہے۔ اس کے باوجود جیسا کہ میں بتا چکا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایسے موقع پر اپنے صحابہ کو ایسے سنگین حالات کا سامنا کرتے ہوئے بھی صبر و تحمل کی تلقین فرمائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخالفین اسلام پر جوابی کارروائی کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ایک مشہور اٹالین مستشرق Laura Veccia Vaglieri ان حالات کے بارے میں تحریر کرتے ہوئے ان الفاظ میں تصدیق کرتی ہے: ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی قریش کی تضحیک اور مظالم پر صبر کرنے والا“۔

سالہا سال کی اس اذیت اور حق تلفی کے بعد مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے مکہ سے ہجرت کرلی اور کچھ عرصہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنے صحابہؓ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ لیکن کفار مکہ نے ہجرت کے بعد بھی مسلمانوں کو چین کی زندگی بسر نہ کرنے دی اور ابھی دو سال بھی نہ گزرے تھے کہ کفار نے مدینہ کا رخ کیا اور مسلمانوں پر ایک شرانگیز حملہ کر دیا۔ کفار کے عزائم تھے کہ مسلمانوں کا ایک ہی دفعہ ہمیشہ کے لئے صفایا کر دیا جائے۔ کفار کا لشکر بہت بڑا اور طاقتور تھا اور ان کے پاس اسلحہ اور دیگر سامان حرب کا ایک وسیع ذخیرہ تھا۔ اس کے مقابل پر مسلمان صرف چند نفوس پر مشتمل تھے اور ان کے پاس اسلحہ و دیگر وسائل نہ ہونے کے برابر تھے۔ تاہم وسائل کے اتنے بڑے فرق کے باوجود یہ وہ وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے پہلی مرتبہ مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اس ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور مخالفین کی دشمنی اور ظلم کے خلاف اپنا دفاع کریں۔ اس اجازت کو قرآن کریم سورۃ حج آیت 41,40 میں بیان کیا گیا ہے: ”ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے“۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس لئے ہم واضح طور پر یہ دیکھتے ہیں کہ بالآخر جب مسلمانوں کو مخالفین کے مقابلہ پر اپنے دفاع کی اجازت دی گئی تو یہ صرف بعض سنگین حالات کی موجودگی پر دی گئی تھی اور اس اجازت پر بھی بعض شرائط لاگو ہوتی ہیں جو ان آیات سے ظاہر ہیں جن کا میں نے حوالہ دیا ہے۔ اول تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظلم تمام حدود سے تجاوز کر چکا تھا اور مسلمانوں کو اپنے گھروں سے نکال دیا گیا تھا۔ انہیں ہجرت کے بعد بھی چین سے نہ جینے دیا گیا بلکہ مخالفین نے بے رحمی سے ان کو کلیۃً مٹا دینے کی خواہش میں ان کا تعاقب کیا۔ وہ مسلمان جن کو اس ظلم کا نشانہ بنایا جارہا تھا ان کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ خدائے واحد و یگانہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ آیات مزید یہ بھی واضح کرتی ہیں کہ یہ اجازت صرف مسلمانوں کی حفاظت کرنے کی غرض سے نہ دی گئی تھی بلکہ اس غرض سے تھی کہ ہر مذہب کے پیروکاروں کو تحفظ دیا جائے۔ **تاریخ اس حقیقت پر شاہد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلفائے راشدین نے اپنے اپنے ادوار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیم کا نفاذ کیا اور ہمیشہ قرآن کریم کی تعلیم کو اپنا راہنما اصول بنایا اور ان میں سے کسی ایک نے بھی خود جنگ کی ابتدا نہ کی بلکہ ہمیشہ اپنے دفاع میں جنگیں لڑیں۔** جہاں تک بعد کی جنگوں کا تعلق ہے جو مسلمان بادشاہوں اور حاکموں کی طرف سے لڑی گئیں تو اس بارے میں حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے صرف چند ہی مذہبی جنگیں تھیں، باقی جنگیں تو سیاسی اختلاف اور سیاسی مقاصد کے لئے لڑی گئی تھیں۔ **آجکل کے دور میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ مذہبی جنگوں کی بجائے سیاسی جنگیں لڑی جارہی ہیں۔** اس میں کوئی شک نہیں کہ دہشت گرد اور انتہا پسند تنظیموں میں اضافہ ہو رہا ہے جو اپنی قابل نفرت حرکات کا جواز نکالنے کے لئے اسلام سے تعلق جتلاتے ہیں۔ مزید یہ بھی کہ متفرق اسلامی ممالک میں فسادات اور بدنظمی بڑھ رہی ہے اور پھر بعض اسلامی حکومتیں بھی ایسی ہیں جن کے خیالات کی سمت اور رویے ہی غیر منصفانہ ہیں۔ لیکن اگر یہ تمام تنظیمیں بھی اپنا تعلق اسلام سے ظاہر کریں پھر بھی حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو بھی مذہب کی حقیقی تعلیمات سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ یہ ہمارا اعتقاد ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہر مذہب میں ہی کمزوریاں اور بدعات راہ پکڑ جاتی ہیں، چاہے وہ اس کی تعلیمات میں ہوں یا اس مذہب کے پیروکاروں کے اعمال میں اور اسی طرح یہ کمزوریاں اور غلط اعمال مسلمانوں میں بھی آگئے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم احمدی مسلمان ایمان رکھتے ہیں کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت غلام احمد قادیانی وہی مسیح ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو اسلام کی سچی تعلیمات کی طرف ہدایت دینے کے لئے بھیجا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اسلام پر اٹھنے والے تمام اعتراضات رفع کئے اور اس کی اصل اور حسین تعلیم پیش کی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے مسلمانوں کے لئے یہ بھی دعویٰ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم پیشگوئی کا مصداق بنا کر اللہ تعالیٰ نے انہیں مسیح و مہدی بنا کر بھیجا ہے۔ اس طرح انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ان پر ایمان لانا ضروری ہے تا وہ لوگوں کی اسلام کی حقیقی تعلیم کی طرف راہنمائی کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح طور پر وہ مقاصد بھی بیان کئے جن کے لئے انہیں مبعوث کیا گیا تھا۔ سب سے پہلے انہوں نے یہ بیان کیا کہ انہیں اس غرض سے بھیجا گیا ہے کہ وہ انسان کو خدا کے قریب کریں تا لوگ خدا تعالیٰ کی ان بیشمار نعمتوں پر خدا کے حقیقی شکرگزار ہوں جو خدا تعالیٰ نے محض اپنی شفقت اور رحم کی وجہ سے انسان پر نازل کیں۔ انہوں نے بارہا یہ بات بیان کی کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا واحد راستہ خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ اب مذہبی جنگوں کا دور ختم ہو چکا ہے کیونکہ مخالفینِ اسلام اب کسی بھی ظاہری جنگ کے ذریعے مسلمانوں سے برسرپیکار نہیں رہے۔ بلکہ اس دور میں مخالفین نے اسلام کو نابود کرنے کے لئے تلوار کی بجائے جو متفرق مواصلاتی ذرائع میسر تھے انہیں بروئے کار لاتے ہوئے اسلام کے خلاف غلط پروپیگنڈے کئے اور جھوٹ پھیلائے۔ اس لئے انہوں نے فرمایا کہ ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام دنیا کے سامنے اسلام کی صحیح اور مثالی تعلیمات پیش کرے۔ آجکل کے جدید دور میں اسلام کے مخالفین کو ردّ کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اب اسلام کی خوبصورت تعلیم سے صرف وہ مسلمان دنیا کو آشکار کرسکتے ہیں جو ان پر ایمان لاچکے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی آمد کا ایک اور اہم مقصد یہ بیان فرمایا کہ انہیں اس غرض سے بھیجا گیا ہے کہ وہ انسان کو ایک دوسرے کے لئے اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں اور ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرنے کی ضرورت پر زور دیں۔ کیونکہ حقیقت میں ایک معاشرے اور پھر وسیع تر دنیا میں صرف اسی صورت امن قائم ہوسکتا ہے جب ایک دوسرے کے حقوق ادا ہو رہے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ مقاصد اور تعلیمات صرف اور صرف اسلام اور قرآن کریم کی تعلیم ہی کی وجہ سے ہیں۔ یہ ہے حقیقی جہاد جو انسان سے اپنی اصلاح کے لئے، خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کے لئے اور اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے ایک اندرونی جدوجہد کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ ہے وہ راہنمائی اور تعلیمات جو حضرت مسیح موعود نے پیش کیں اور یہی وہ تعلیمات ہیں جنہیں اول دن سے لے کر آج تک ہماری جماعت کے ہر رکن نے اپنی زندگیوں کا حصہ بنایا اور فروغ دیا اور احمدی مسلمان انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہی تعلیمات کو پھیلاتے رہیں گے۔ اس لئے **اگر کوئی اسلام کی تعلیمات کا اصل نمونہ اور مثال دیکھنا چاہتا ہے تو اسے احمدیہ جماعت کی طرف دیکھنا چاہئے۔** قرآن کریم اول سے آخر تک ہدایت سے پُر ہے اور اس میں سینکڑوں احکامات دیئے گئے ہیں جن میں اکثر یا تو خدا تعالیٰ کے حقوق کی طرف توجہ دلاتے ہیں یا بنی نوع انسان کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں یا پھر جن میں ایسا ماحول جس کی بنا باہمی ہمدردی، محبت اور مفاہمت پر ہو، قائم کرنے کے ذرائع بیان ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ **جہاں جنگ کی اجازت دی گئی ہے وہ صرف بعض سنگین حالات تک محدود ہے اور اس کا مقصد صرف اپنا دفاع کرنا اور طویل المدت امن قائم کرنا ہے۔** اس کے علاوہ اسلام بڑی واضح تعلیم دیتا ہے کہ جیسے ہی امن قائم ہو تو وہ جو شکست کھا گیا ہے اس سے نہ تو فائدہ اٹھایا جائے، نہ اس کی سرکوبی کی جائے اور نہ ان کے وسائل چھینے جائیں یا غیر منصفانہ طور پر ان کے وسائل پر قبضہ کیا جائے۔

معاشرہ میں امن کے قیام کے لئے ایک اور حکم سورۃ الحجرات آیت 13 میں دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں“۔

مزید اس آیت میں فرمان ہے کہ ”اور تجسس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے“۔

بظاہر یہ ایک چھوٹا اور معمولی سا نکتہ معلوم ہوتا ہے تاہم اگر اس تعلیم کی مناسب طور پر پابندی کی جائے تو یہ تمام معاشرہ میں امن کا باعث ہو جائے گی، چاہے یہ معاشرہ چھوٹے پیمانے پر ہو یا وسیع پیمانہ پر۔ چھوٹے پیمانے پر گھریلو ماحول آتا ہے جو کہ کسی بھی معاشرہ کے لئے بنیاد کے طور پر ہوتا ہے۔ تاہم اگر ہم دور حاضر کے معاشرہ کا جائزہ لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ بدقسمتی سے دنیا بھر میں کثرت سے شادیاں ناکام ہو رہی ہیں اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان شکوک پیدا ہو جاتے ہیں یا غیبت شروع ہو جاتی ہے۔ پھر وسیع پیمانے پر ہم دیکھتے ہیں کہ

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

شکوک اور دوسروں کا برا چاہنا ایک اہم وجہ ہے کہ جس کے باعث مختلف گروہوں اور قوموں کے درمیان تعلقات خراب ہوجاتے ہیں۔

ایک اور معاملہ جس کی طرف قرآن کریم خاص توجہ مبذول کرواتا ہے وہ ایک دوسرے کے حقوق پورے کرنا ہے۔ چنانچہ سورۃ المطففین آیت 2 تا4 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ہلاکت ہے تول میں ناانصافی کرنے والوں کے لئے۔ یعنی وہ لوگ کہ جب وہ لوگوں سے تول لیتے ہیں بھرپور (پیمانوں کے ساتھ) لیتے ہیں اور جب ان کو ماپ کر یا تول کردیتے ہیں تو کم دیتے ہیں''۔

چنانچہ ان آیات میں قرآن کریم نے غلط کاموں اور ظلم سے روکا ہے اور اس کے ساتھ زندگی کے تحفظ اور تمام لوگوں کے عزت و وقار کی بنیاد بھی رکھ دی۔ مثال کے طور پر جہاں ایک شخص یا قوم کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا یا اس سے ناانصافی کا سلوک کیا گیا تو اس کے ردّعمل کے طور پر عین ممکن ہے کہ وہ بدلہ اور انتقام پر اتر آئے۔ لیکن ایسا کرنے میں وہ آسانی سے حدتناسب اور انصاف سے تجاوز کرسکتا ہے اور بدلہ کی خاطر سنگین حد تک جاسکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ایسے غلط کاموں سے بچاؤ کے لئے دوسروں کے حقوق ہرگز تلف نہ کئے جائیں کیونکہ اس کا ردّعمل ممکنہ طور پر بہت سنگین اور خطرناک ہوسکتا ہے اور معاملات کے تناسب کو بے قابو ہونے سے بچانے کے لئے قرآن نے حکم دیا ہے کہ تمام پارٹیز اپنے لین دین اور معاملات میں انصاف اور تناسب پر قائم رہیں۔ لازم ہے کہ وہ تمام لین دین مکمل پیمائش کے ساتھ کریں۔ ان احکامات کے ذریعے قرآن کریم نے غرباء اور محرومین کے حقوق کا تحفظ کیا ہے کیونکہ یہ حکم ہر ایک کے لئے عدل و انصاف کا تقاضا کرتا ہے اور اگر ان اصولوں کی پابندی کی جائے تو نتیجتاً معاشرے کا محروم طبقہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا اور عزت نفس اور وقار سے زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اپنے افعال اور رویوں میں عملی طور پر ان تعلیمات پر عمل کرکے دکھایا۔ مثال کے طور پر ایک واقعہ ملتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں ایک مسلمان نے اپنا گھوڑا بیچنے کی غرض سے اس کی قیمت دوسو دینار مقرر کی۔ تاہم جب ایک اَور مسلمان اسے خریدنے آیا تو اس نے کہا کہ جتنی اس کی قیمت مانگی جارہی ہے وہ اصل قیمت سے کم ہے، اس گھوڑے کی قیمت تو پانچ سو دینار ہے۔ تو اتنی ہی قیمت وصول کی جائے۔ اس کے باوجود گھوڑے کے مالک نے اس پیشکش سے فائدہ نہ اٹھایا اور یہی دہرایا کہ اس کی قیمت دوسو دینار ہے۔ ان کی آپس کی بحث اس وجہ سے نہ تھی کہ وہ دوسرے کو نقصان دے کر اپنے اپنے حقوق کا تحفظ کرنا چاہتے تھے بلکہ معاملہ اس کے بالکل برعکس تھا۔ وہ دونوں تو اپنے مفاد کو پس پشت ڈال کر دوسرے کے حقوق کا تحفظ کرنا چاہتے تھے۔

یقیناً یہ واضح ہے کہ ایمانداری اور وقار کی ایسی مثال آجکل کے دَور میں اگر کہیں پائی بھی جاتی ہو تو بہت شاذ و نادر ہی ہوگی۔ یقیناً صورتحال اس سے برخلاف ہے، مثلاً آجکل کی کاروباری دنیا میں، اگر مثال کے طور پر کسی چیز کی قیمت دس یورو ہو تو اس کا مالک کوشش کرے گا کہ اس کو پیک کرکے اس دلکش انداز میں پیش کرے اور اس طریق پر ایڈورٹائز کرے کہ وہ پچاس یورو کی بک جائے۔ اس طور پر لوگوں کو اصل قیمت نہیں بتائی جاتی اور انصاف نہیں کیا جاتا۔ Real Estate Market میں ہم دیکھتے ہیں کہ ماضی قریب میں ہر جگہ Property کی بالکل غیر حقیقی اور بڑھا چڑھا کر تشخیص کی گئی جس پر گھروں کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔ ان مصنوعی قیمتوں کو مدد فراہم کرنے کے لئے ایک عرصہ تک بینکوں نے خریداروں کو قرضوں کی پیشکش کی تاکہ وہ زیادہ منافع حاصل کرسکیں۔ لیکن ایسا خراب معاشی نظام زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا اور جب چند سال قبل معاشی بحران آیا تو مکان مالکان جو سمجھتے تھے کہ وہ اپنی جائیداد کے مالک ہیں انہیں یہ کڑوا سچ برداشت کرنا پڑا کہ ان کے مکان درحقیقت ان کے نہیں رہے اور ہزاروں ہزار مکان بینکوں کی یا قرضے فراہم کرنے والوں کی ملکیت میں چلے گئے۔ اس طریق پر بہت سے کاروباری حضرات اور مکان مالکان اپنی جائیدادوں سے محروم ہوگئے۔ ان کا وقار اور ان کی دولت تمام کی تمام ایک لمحہ میں خاک میں مل گئی۔

مزید ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ یورپ میں معاشی بحران کے نتیجہ میں بہت سے ممالک بری طرح متاثر ہوئے اور ناقابل تسخیر قرضوں تلے دب گئے اور عملی طور پر دیوالیہ ہو گئے۔ ان تمام معاملات کی سب سے بڑی وجہ یہی فرسودہ معاشی نظام ہے جس کی بنیاد مصنوعی قیمتوں پر رکھی گئی تھی۔ بہت سے ماہرین معاشیات نے گزشتہ معاشی بحران کا مطالعہ کیا ہے اور اس فیصلہ پر پہنچے ہیں کہ بعینہٖ وہی حالات آج پیدا ہوئے ہیں جو 1932ء میں پیدا ہوئے تھے اور یہ ان مخصوص حالات کی وجہ تھی کہ دوسری عالمی جنگ چھڑ گئی۔ چنانچہ ہمیں ہر حال میں اس بات کو سمجھنا چاہئے کہ آج کا معاشی اور کاروباری بحران جس کی بنیاد مصنوعی قیمتوں اور Market Forces پر ہے، یہ ایک اور عالمی جنگ پر منتج ہوسکتا ہے۔ لہٰذا کسی معاملہ کو بھی معمولی خیال نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہر بات کو تشویش کی نظر سے دیکھنا چاہئے۔

دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے قرآن کریم نے ایک حکم یہ دیا ہے کہ: ''اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسرے کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کررہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کراؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے''۔

یہ احکام سورۃ الحجرات آیت 10 سے لئے گئے ہیں۔ اس حکم کو صرف مسلمان ممالک کے لئے ہی تصور نہیں کرنا چاہئے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر تمام ممالک ان اصولوں پر عمل پیرا ہو جائیں تو تمام شکایات بڑھنے کی بجائے خود ہی ختم ہوجائیں گی۔ بدقسمتی سے یہ اصول پہلی جنگ عظیم کے دوران اور بعد میں نہیں اپنائے گئے اور بالآخر اسی وجہ سے دنیا دوسری عالمی جنگ کا شکار ہوئی اور اس (دوسری) جنگ کے دوران بھی ان اصولوں کی پاسداری نہ کی گئی اور انصاف کی ضروریات پوری نہ کی گئیں۔ اس تاریخ کو سامنے رکھیں تو یہ واضح نظر آتا ہے کہ تیسری عالمی جنگ کی بنیاد رکھی جاچکی ہے۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد جرمنی بھی ناانصافی کا شکار بنا اور اسے جلد ہی دو الگ ملکوں میں تقسیم کردیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا جرمن قوم پر بڑا انعام ہے کہ اس نے جلد ہی اپنی غلطی کو بھانپ لیا اور ظلم کا دور ختم کرکے پھر سے ایک قوم کے طور پر متحد ہوگئی۔ اس کے باوجود بدقسمتی سے یہ ایک حقیقت ہے کہ جرمن حکومت پر باہر کی طاقتوں کی جانب سے بعض پابندیاں لگائی گئیں۔ یقیناً بعض دیگر ممالک بھی اسی طرز پر مشکلات برداشت کررہے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ اقوام متحدہ میں تمام ممالک کو فیصلہ کرنے کے عمل میں برابر کے حقوق حاصل نہیں ہیں۔ اس طرح کی ناانصافیاں دنیا میں پھیل رہی ہیں اور قوموں اور مختلف جماعتوں میں بے چینی پیدا کررہی ہیں۔ یہ بے چینیاں پہلے سے موجود عالمی معاشی بحران کے بداثر کو مزید بڑھا رہی ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا ایک اور عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ گزشتہ عالمی جنگ تقریباً روایتی ہتھیاروں سے ہی لڑی گئی لیکن اس کے باوجود بعض اندازوں کے مطابق کم ازکم 8 ملین جرمن مارے گئے اور ان میں اڑھائی ملین سویلین تھے۔ اور دوسری عالمی جنگ کے دوران پوری دنیا کی کل ہلاکتوں کی تعداد کا اندازہ 70 سے 80 ملین افراد لگایا گیا ہے۔ آج صورتحال پہلے سے بہت زیادہ نازک ہے کیونکہ بہت سے چھوٹے ممالک کے پاس جوہری ہتھیار موجود ہیں اور جہاں ان کے پاس یہ تباہ کن ہتھیار ہیں وہاں ان کے حکام اتنی سمجھ اور حکمت نہیں رکھتے کہ وہ اپنے فیصلوں کے ممکنہ نتائج بھانپ سکیں اور پھر وہ بہت جذباتی بھی ہیں۔ اس لئے اس بات میں کوئی بھی شک نہیں ہے کہ اگر ایک مرتبہ پھر عالمی جنگ شروع ہو جاتی ہے تو اس کا نتیجہ اتنا بھیانک ہوگا کہ ہماری سوچ بھی اس کا احاطہ نہیں کرسکتی۔ **لہٰذا ہم میں سے وہ جو احمدیہ مسلم جماعت سے تعلق رکھتے ہیں انہیں دنیا کے حالات حاضرہ پر بہت تشویش لاحق ہے کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کو ایک عظیم عالمی تباہی نے گھیر لیا ہے۔ دل کی گہرائی سے محسوس کیا جانے والا یہ غم اور انسانیت سے ہماری اس محبت کی بنیاد قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اکمل ترین سنت ہے۔**

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بیان کیا ہے اسلام کی تعلیمات عالمگیر ہیں اور یہ زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں اور عالمی تعلقات استوار کرنے کے ذرائع بھی بیان کرتی ہیں۔ میسر وقت میں صرف چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

اس دور میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جنہوں نے تمام احمدی مسلمانوں میں یہ بات راسخ کردی ہے کہ تمام فریقوں کو ان کے جائز حقوق ملنے چاہئیں اور ہم انہی باہمی حقوق کے تحفظ اور بقا کے لئے کوشاں ہیں اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ **حال ہی میں دنیا میں امن قائم کرنے کی کوششوں میں میں نے مختلف عالمی سربراہان کو خطوط تحریر کئے ہیں** تاکہ ان کی توجہ وقت کی ضرورت کی طرف مبذول کرواسکوں۔ مَیں نے Pope Benedict کو خط تحریر کیا ہے، اسرائیل اور ایران کے سربراہوں اور صدر اوباما کو تحریر کیا ہے، مَیں نے جرمن چانسلر کو بھی خط تحریر کیا ہے اور اسی طرح بعض دیگر سربراہان کو خطوط ارسال کئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ یہ خطوط توجہ اور غور سے پڑھیں اور اسی طرح میں چاہتا ہوں کہ امن قائم کرنے اور دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے وہ اپنا اپنا کردار ادا کریں۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں جنگ کی بجائے امن کی طرف لے کر جائیں۔

اس ضمن میں مَیں آپ سب سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ **اپنے اپنے دائرہ کار میں آپ خود انصاف قائم کرنے اور تمام لوگوں کے حقوق کے لئے کوشش کریں تاکہ دنیا تباہی سے بچ سکے۔** اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے سب سے اہم ترین ذریعہ یہ ہے کہ ہم اپنے خالق کو پہچان لیں۔ جب ایک شخص اپنے پیدا کرنے والے کی معرفت حاصل کرلیتا ہے تو طبعی طور پر اس پیدا کرنے والی کی دوسری مخلوق کی محبت بھی اس کے دل میں داخل ہو جاتی ہے۔ اللہ کے فضل سے ہمارے خدا سے تعلق اور خداخوفی کے باعث اور اس حقیقت کے باعث کہ ہم اسلام کی سچی تعلیم پر عمل پیرا ہیں، ہم احمدی مسلمانوں کو بنی نوع انسان سے بے انتہا محبت ہے۔ اسی وجہ سے ہم مسلسل یہ نعرہ بلند کرتے ہیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہیں کہ وہ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ آخر پر میں دلی طور پر آپ سب کو شکریہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ بہت سارا وقت نکال کر یہاں تشریف لائے اور میرا خطاب سنا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل کرے۔ بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

یونیورسٹیز اور کالجز میں زیر تعلیم احمدی طالبات کی حضور انور کے ساتھ نشست

آج پروگرام کے مطابق یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک نشست تھی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا۔ بعدازاں طالبات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے سوالات کئے۔

☆...... **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اگر پڑھائی کی جارہی ہو تو کیا فیملی پلاننگ کرنی چاہئے؟** اس سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں تو دونوں چیزیں ساتھ ساتھ چل سکتی ہیں۔ شادی شدہ ہیں اور پڑھ بھی رہی ہیں اور خاوند کی اجازت سے پڑھ رہی ہیں اور یہ بھی Depend کرتا ہے کہ عمر کتنی ہے۔ بلاوجہ کی پلاننگ نہیں کرنی چاہئے۔ اگر فیملی بنتی ہے تو بنانی چاہئے۔

☆...... **ایک لجنہ نے سوال کیا کہ کیا Law کی تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے؟** اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر Law پڑھنا ہی ہے تو پھر Human Rights کے لئے پڑھیں۔ خیر یہاں تو ہیومن رائٹس مل ہی جاتے ہیں۔ جو غریب ملک ہیں وہاں جا کر تلاش کریں کہ وہاں عورتوں اور Deprived لوگوں کے لئے کیا خدمت کرسکتی ہیں۔ ان کے لئے Law پڑھیں۔ بہرحال Criminal Law میں نہیں جانا چاہئے۔ وہ مَیں نہیں پسند کرتا ہوں۔ باقی جو مرضی کریں۔

☆......ایک لجنہ نے سوال کیا کہ شادی سے قبل مَیں پڑھتی تھی۔ شادی کی وجہ سے پڑھائی رُک گئی تھی۔ اس لئے اب ایسے اشارے ہورہے ہیں کہ مَیں اپنی تعلیم دوبارہ جاری رکھوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اشارے ہو رہے ہیں تو اپنے خاوند سے پوچھیں۔ اللہ تعالیٰ جس نے شادی کرادی اس نے اس وقت کیوں نہ اشارہ کیا؟ اب جو اپنی مرضی ہے تو اشارے ہونے لگے ہیں۔ خاوند سے پوچھیں۔ دونوں مل کر پروگرام بنائیں۔

ہمارے ایک بزرگ تھے۔ فوت ہوگئے ہیں۔ ان کی اولاد نہیں ہوتی تھی۔ خلیفۃ المسیح الثانی کی دعا سے بڑھاپے میں جا کر ان کی اولاد ہوئی۔ میرا خیال ہے ایک بیٹا پیدا ہوا تھا وہ بھی فوت ہو گیا ہوگا۔ بہرحال وہ بڑھاپے کی اولاد تھی اور بڑا لاڈلا بیٹا تھا۔ جس طرح آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا آپ لوگوں میں اکثر ماؤں کا یہی حال ہے کہ بلاوجہ بیٹے زیادہ لاڈلے ہو جاتے ہیں۔ تو وہ نمازیں نہیں پڑھا کرتا

تھا۔ وہ بزرگ بڑے سخت پریشان تھے کہ خلیفۃ المسیح الثانی کی دعاؤں سے بیٹا پیدا ہوا۔ بچہ کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد ان کی بیوی فوت ہوگئی تھیں۔ وہ اسے ساتھ سلایا کرتے تھے۔ ایک ہی کمرہ میں باپ بیٹا سوتے تھے تو ایک دن صبح اٹھ کر کہتا ہے کہ ابا جی مجھے رات خواب آئی ہے۔ مصلح موعود آئے ہیں اور پنجابی میں کہتا ہے کہ ''انہاں نے کہیا پتر تو نمازاں نہ پڑھیا کر!'' تو وہ بزرگ کہتے ہیں، ''اچھا؟'' بڑے تحمل سے بیٹے کو سنا اور کہنے لگے کہ ''مجھے یہ بتاؤ کہ جو کمرہ کا دروازہ ہے اس کے قریب پہلے میرا بیڈ ہے اس کے بعد تمہارا بیڈ ہے۔ تو مصلح موعود جو میرا بیڈ چھلانگ مار کر تمہارے طرف گئے تو میرے کان میں کیوں نہ کہہ دیا؟''

تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اگر کہا ہے تو پہلے کیوں نہ کہا؟ اگر اب کسی دعا کی وجہ سے اسے یہ اشارے مل رہے ہیں تو خاوند سے مشورہ کریں۔

لاوارث لاشوں پر تجارب

☆......**ہسپتالوں میں لاپتہ Dead Bodies پر ہونے والے Experiments کے متعلق پوچھے گئے** سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کوئی بات نہیں ایک تو انسان مر گیا اور دوسرا بعض تو خود Donate کر دیتے ہیں یا پھر کچھ لاوارث ہوتے ہیں جن کا کوئی رشتہ دار نہیں ہوتا۔ یا ویسے ہی ان کا پوچھنے والا کوئی نہیں۔ باڈی لینے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ہسپتال میں آجاتے ہیں۔ تو ان کو Experiment کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ اگر زندوں کی زندگی کے فائدہ کے لئے ڈیڈ باڈی Experiment کے لئے استعمال ہو رہی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اب Organs بھی تو Donate کر دیتے ہیں۔ آنکھیں کر دیتے ہیں، گردے کر دیتے ہیں، بعض Limbs کر دیتے ہیں، بعض اور چیزیں بھی کر دیتے ہیں تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اگر انسان کی بہتری کے لئے، بھلائی کے لئے، فائدہ کے لئے کوئی چیز ہو رہی ہے اور اس کو اعتراض نہیں جس پر Experiment ہو رہا ہے یا اس کے رشتہ داروں کو کوئی اعتراض نہیں اور جتنا بھی بعد میں جو حصہ بچتا ہے اس کو پھر عزت سے دفنا دینا چاہئے۔ اس کو پھینک نہیں دینا چاہئے۔ بعض دفعہ Hospitals کے Incinerator وغیرہ ہوتے ہیں ان میں پھینک دیتے ہیں۔ وہاں جو جلاتے ہیں وہ نہیں کرنا چاہئے۔ پھر دفنانا چاہئے۔ کوئی تجربہ کے لئے دے سکتا ہے تو دے۔ تجربے مسلمان ملکوں میں بھی تو ہوتے ہی ہیں؟ کہاں سے آتے ہیں؟ عیسائی تو نہیں پکڑ کے لاتے ہیں۔ انسانی فائدہ کے لئے اگر کوئی فائدہ ہو جاتا ہے تو دے دیں۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر آپ نہیں کریں گی تو میڈیسن کس طرح پڑھیں گی؟ ویسے تو کمپیوٹر نے اس طرح کر لیا ہے کہ ہر چیز کی Images بن جاتی ہیں۔ اس کی تصویریں دیکھ کے کر لو گے۔ لیکن پھر Experiment نہیں ہوگا۔ پھر یہ بھی ہے کہ ہر چیز کا Animals کے اوپر تجربہ نہیں کر سکتے۔

☆......ایک لجنہ نے اپنے **میڈیکل کے Career کے حوالہ سے سوال کیا**۔ اس سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میرا خیال ہے آپ بہتر ہے کہ Practicing ڈاکٹر بننے کے لئے کوشش کریں۔ جس میں ریسرچ کرنی ہے اور کسی چیز میں Specialise کرنا ہے تو کریں۔ لیکن بہرحال ڈاکٹر ایسی ہونی چاہئے جو مریض دیکھتی ہو صرف ریسرچ کی لیبارٹری میں نہ بیٹھی رہتی ہو۔

☆......ایک لجنہ نے سوال کیا کہ لیبارٹری میں سکارف لینے کی اجازت نہیں ہوتی مگر ایک لباس پورے جسم پر ہوتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے لیبارٹری میں Experiment کرتے ہوئے کوئی حرج نہیں۔ نہ لیا کرو۔ لیکن اس کے باہر چھٹی نہیں ملے گی۔

موصی کا قرض لینا

☆......ایک لجنہ نے سوال کیا کہ **کیا کوئی موصی بینک سے قرض لے سکتا ہے؟** اس سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کہاں لکھا ہے کہ جو نظام وصیت میں شامل نہیں وہ Bank Loan لے سکتے ہیں؟ اصل چیز تو قرآن ہے۔ جو چیز منع کی گئی ہے وہ Interest ہے لیکن آجکل جو بینکنگ سسٹم ہے اس میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جہاں Interest نہ ہو۔ یہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں اس کے اوپر بھی Interest ہے۔ فیکٹریاں جو کھانا بنا کے دیتی ہیں ان کے اوپر بھی Interest ہے۔ تو ہر نظام اوپر نیچے ہو گیا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ بینکنگ سسٹم کے اوپر سوچنے کی ضرورت ہے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

باقی یہ جو بڑے بڑے لون (Loan) بلاوجہ لے لیتے ہیں مثلاً ٹی وی خریدنا ہو تو Loan لے لیا۔ یہ تو ویسے ہی ناجائز ہے چاہے نظام وصیت ہے یا نہیں ہے۔ گھر کا صوفہ خریدنا ہے، چار سال پرانا ہو گیا ہے تو نیا Interest پر لے کے آگئے۔ آپ Credit Card کے اوپر چلتے رہتے ہیں اور آخر میں وہی حال ہوتا ہے جو 2008ء کے Credit کرنچ سے ہوا ہے یا اب تک جو چل رہا ہے۔ اس لئے بلاوجہ Interest پر Loan لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں بعض ایسی Properties ہیں مثلاً گھر جس میں آپ رہنا چاہتی ہیں وہ مورگیج پر لے لیتی ہیں اور اس کے لئے آپ اتنی ہی رقم بینک کو Pay کر رہی ہیں جتنی کرایہ کی کرتی ہیں تو وہ اس لحاظ سے جائز بن جاتا ہے کہ چلو کرائے کے مطابق رقم جا رہی ہے۔ آپ زائد ادا نہیں کر رہیں۔ مثلاً تیسری دنیا کے ممالک کے بارہ میں ایک ماہر معاشیات نے لکھا ہے:

"Born in debt, lives in debt, dies in debt"

قرضوں میں ہی چلا جاتا ہے پھر نسلوں پر قرضے آجاتے ہیں۔ ایسی صورتحال نہیں ہونی چاہئے۔

یعنی عیاشیوں کے لئے بلاوجہ قرضے لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف گھر کی حد تک اس لئے کہ Mortgage کا کرایہ چل رہا ہوتا ہے۔ اتنا دے سکتی ہیں تو ٹھیک ہے۔ لیکن یہ کہ مَیں نے کپڑے بنانے ہیں، مَیں نے صوفہ خریدنا ہے، میری سہیلی کے ہاں نیا ٹی وی آگیا ہے اب مَیں نے بھی لینا ہے تو بینک سے Loan لے لوں۔ یہ ناجائز ہے، غلط ہے، چاہے موصی ہیں یا نہیں ہیں۔ لیکن بہرحال موصی کو دیکھنا چاہئے۔ تقویٰ کی باریک راہیں تلاش کریں اور اس کے لئے اپنے ضمیر سے فتویٰ لیں کہ یہ جائز ہو رہا ہے یا صرف دنیاوی خواہش ہے۔

☆......خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے طریق کے حوالہ سے پوچھے گئے سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک پروسیس (Process) ہے۔ دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرو۔ بار بار اللہ سے مانگو۔ اللہ سے اللہ کی محبت مانگو۔ دنیاوی لوگ دنیاداروں سے چیزیں مانگتے ہیں تو آپ اللہ سے مانگو۔ دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا مانگو۔

اللہ تعالیٰ کی محبت مانگو تو پھر تو سب ہو جائے گا۔ اس کی باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اس چیز کی تلاش کرو اور اس کے پیچھے لگو۔

پولیس میں نوکری

☆......ایک لجنہ کے سوال کہ **آیا عورتیں بھی پولیس کی نوکری کر سکتی ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے نزدیک کچھ ایسے پروفیشن ہیں جو ایک مذہبی خاتون کو جو پردہ، حجاب پہنتی ہو، اس کو نہیں اختیار کرنے چاہئیں۔ کیونکہ وہاں آپ کو پولیس کی وردی پہننی پڑے گی اور پولیس کی وردی میں حجاب نہیں پہنا جا سکتا ہے۔ بلکہ آپ کو ٹراؤزر اور ٹی شرٹس اور جیکٹ پہننی پڑتی ہیں۔ بعض دفعہ صرف پی کیپ کا استعمال کرتے ہیں۔ سو احمدی خواتین کو پولیس سروس میں نہیں جانا چاہئے۔ اس کو مردوں کے لئے ہی رہنے دینا چاہئے۔ میرے نزدیک کئی اور پروفیشن ہیں جو ایک احمدی خاتون اختیار کر سکتی ہے۔

☆......اسی لجنہ کے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ سوشل ورکر بن سکتی ہیں۔ کیونکہ اس میں آپ محروم اور ضرورتمند لوگوں کی خدمت کرتی ہیں۔ آپ ہیومینیٹی فرسٹ میں شامل ہو سکتی ہیں۔ ہمیں ایسی لڑکیوں کی ضرورت ہے جو افریقہ کے کچھ علاقوں میں بسنے والے غرباء کی مدد کریں۔

☆......اسی لجنہ کے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گھریلو تشدد میں آپ کو سب سے پہلے یہ معلوم کرنا ہوگا کہ مظلوم کون ہے۔ آیا وہ عورت ہے یا مرد؟ بعض دفعہ عورتیں بھی کافی قوی ہوتی ہیں۔ میں نے ایسی عورتیں دیکھی ہیں جو اپنے خاوندوں کو مارتی ہیں۔ اس طرح کے کیسز میں آپ کو عورتوں کی بجائے مردوں کی مدد کرنی پڑے گی۔

بینک میں نوکری

☆......**بینک میں جاب کرنے کے حوالہ سے ایک سوال** پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ ملازم ہیں۔ آپ تو Interest نہیں لے رہیں۔ اگر آپ بینک میں کام کر رہی ہیں تو آپ اس میں Directly Involved نہیں ہیں۔ آپ کسی Business Man کے کام کر رہی ہوں یا کسی اور جگہ کام کر رہی ہیں تو وہ بھی تو بینکوں سے Loan لے کر اپنے Business چلا رہے ہوتے ہیں۔ وہاں بھی تو Interest جا رہا اور آ رہا ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے پہلے یہ بتایا ہے کہ سارا سسٹم upset ہو چکا ہوا ہے۔ اب میں نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو اس پر غور کر رہی ہے کہ اس وقت دنیا میں جو موجودہ سسٹم Interest پر چل رہا ہے ہم کس حد تک اس Interest سے Avoid کر سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت موجودہ نظام میں ہر چیز Interest کے اوپر ہے۔ ہر جرمن شہری پر Certain پرسنٹیج آف Interest ہے۔ آپ Under Debt ہیں اور جو Debt ہے وہ Interest کے اوپر ہے۔ سوال یہ ہے کہ آپ بینکنگ میں کام کر رہی ہیں۔ آپ Directly Involved نہیں ہیں تو آپ کام کر سکتی ہیں۔

مشینی زندگی

☆......ایک لجنہ نے سوال کیا کہ **بعض لوگ جو اس حد تک بیمار ہو جاتے ہیں کہ ان کو مشینوں پر زندہ رکھا جاتا ہے۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مشینوں سے زندہ رکھنا ہی نہیں چاہئے۔ دیکھیں! مَیں تو عموماً ان لوگوں سے جو مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہمارے مریض کی حالت ایسی ہے، ڈاکٹر نے جواب دے دیا ہے اور مشین پر رکھا ہوا ہے یہی کہا کرتا ہوں کہ بارہ چودہ گھنٹے دیکھ لو مشین سے۔ اگر وہ Revive کر جاتا ہے، Survive ہو جاتا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ otherwise اللہ کی مرضی ہے اس پر راضی ہو جاؤ۔ مشینوں سے زندہ رکھنے کی ضرورت کیا ہے؟ اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ تکلیفیں برداشت نہیں کر سکتے اور وہ پھر آسٹریا وغیرہ جا کر Mercy Killing کے نام پر اپنے آپ کو زبردستی مروا لیتے ہیں۔ اسلام میں وہ بھی منع ہے اور یوکے میں بھی منع ہے۔ اگر کوئی مریض چاہے جتنا بیمار ہو جب تک اس کی سانس چل رہی ہے اس کے لئے جو بھی انسانی کوشش ہو سکتی ہے ضرور کرتے رہنا چاہئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے Naturally موت دینی ہوگی تو موت آجاتی ہے۔ لیکن بعض لوگ اپنی لمبی تکلیفیں برداشت نہیں کرتے اور بعض ملکوں میں قانون ہے کہ Mercy Killing کے نام پر ان کو Injection لگا کر یا کسی اور طریق سے مار دیتے ہیں۔ یہ چیز بھی اسلام میں منع ہے۔ یہ بھی نہیں ہونی چاہئے۔

نیل پالش اور وضو

☆......ایک لجنہ نے کسی دوسری خاتون کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ **وہ کہتی ہیں کہ نیل پالش (Nail Polish) لگی ہو تو وضو نہیں ہو سکتا۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ بالکل غلط کہتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ نیل پالش اور ناخن کے درمیان میں کوئی فاصلہ تو نہیں ہوتا جہاں پر میل پھنس جائے۔ اصل تو یہ چیز ہے کہ ظاہری صفائی کرنی ہے۔ وضو اسی لئے ہے کہ ظاہری صفائی کی جائے؟ تو ظاہری صفائی ہو جاتی ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں۔ ہاں صرف اس لئے کہ میں نے میک اَپ کیا ہوا ہے اور میرا میک اَپ خراب نہ ہو جائے، وضو نہ کرنا، یہ ناجائز ہے۔ تو وہ غلط کہتی ہے۔ مولویوں نے غلط فتوے دیئے ہوئے ہیں۔ نیل پالش میں وضو ہو سکتا ہے۔

عورتوں کا الیکشن میں حصہ

☆......ایک خاتون نے سوال کیا کہ **کیا عورت الیکشن میں حصہ لے سکتی ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا ضرورت ہے گندی Politics میں جانے کی؟ مردوں کو کھڑا ہونے دو۔ جو باہر کے کام ہیں مردوں کو کرنے دو۔ اپنے مردوں کو آئیڈیاز Feed کرو۔ سوال یہ ہے کہ آئیڈیاز (Ideas) اگر اچھے ہوں تو ہر کوئی قائل ہو جاتا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے اچھے آئیڈیاز ہوں اور قائل نہ کر سکیں۔ لوکل جرمنز کی کتنی سیٹیں ہیں پارلیمنٹ میں؟ کتنے مرد ہیں اور کتنی عورتیں ہیں؟ میں نے ہمبرگ کی پارلیمنٹ میں دیکھا ہے یا برلن میں۔ وہاں تو ففٹی ففٹی والی کوئی ریشو (Ratio) نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ کے پاس آئیڈیاز ہیں تو پیچھے بیٹھ کر آئیڈیاز (Ideas) دیں۔

☆......**احمدیوں کا اصحاب کہف ہونے کے حوالے سے پوچھے گئے سوال پر** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اصحاب کہف ہی ہیں۔ پاکستان میں لوگ اصحاب کہف ہی بنے ہوئے ہیں۔ مڈل ایسٹ میں بعض جو احمدی مسلمان رہتے ہیں ان کا حال اصحاب کہف والا ہی ہے۔ یہ ضروری تو نہیں کہ غاریں بنائیں اور غاروں میں جا کر رہیں۔ اپنے آپ کو شو (Show) نہیں کر سکتے۔ کھلے طور پر Preach نہیں کر سکتے۔ اذانیں نہیں دے سکتے۔ یا عرب ملکوں جیسے سعودی عرب وغیرہ میں Openly اپنے آپ کو احمدی کہہ نہیں سکتے۔ تو چھپ چھپ کے اپنا احمدیت کا رنگ قائم رکھنا

ہے وہ بھی تو اصحاب کہف والی صورتحال ہی ہے۔

☆......ایک لجنہ نے سوال کیا کہ **کیا ملک سے باہر جاکر تعلیم حاصل کرنی ہو تو کرسکتی ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر آپ کے والدین باہر جانے کی اجازت دیتے ہیں اور انتظام ہوتا ہے تو چلی جائیں۔ بعض مائیں اجازت نہیں دیتیں۔ ماؤں کو کہا کرو پھر تم ساتھ چلی جاؤ اور پھر دوسرا یہ ہے کہ جہاں جاکے رہنا ہے وہاں پر لڑکیوں کا ہوسٹل ہونا چاہئے۔ Mix نہ ہو۔

سکولوں میں جنسی تعلیم

☆......ایک لجنہ کے سوال پر کہ **سکولوں میں بچوں کو چھوٹی کلاسز میں میاں بیوی کے تعلقات کے حوالہ سے تعلیم دی جاتی ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس عمر میں سکھایا جاتا ہے تو غلط سکھایا جاتا ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ جو وہ اپنے طریقے سے سکھاتے ہیں۔ مائیں جو ہیں بچوں سے دوستانہ رکھیں اور وہ خود ان کو جو اسلامی تعلیم ہے اس کے بارہ میں بتائیں۔ اس کے جو سوال ہیں ان کے جواب دینے چاہئیں۔ اب اس Education سسٹم میں روک تو نہیں سکتیں کہ کیا سکھایا جائے اور کیا نہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو Confidence میں لیں اور خود ان کو ساری باتیں پوچھ کر بتایا کریں اور ان کو برے بھلے کی تمیز سکھایا کریں۔

☆......اسی لجنہ نے سوال کیا کہ **کس عمر میں بتانا چاہئے؟** اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسلامی نقطہ نظر سے جب ہوش میں آجائے تو۔ یہ مچورٹی (Maturity) پر Depend کرتا ہے۔ پرانے زمانہ میں گیارہ، بارہ سال کی عمر میں لڑکیوں کی شادیاں ہوجایا کرتی تھیں۔ بارہ، تیرہ سال کی عمر میں مائیں بن جایا کرتی تھیں۔ تو یہ تو Depend کرتا ہے۔ جب دیکھیں کہ آپ کی بچی کو سکولوں میں سکھایا جانے لگا ہے یا لڑکوں کو سکھایا جانے لگا ہے تو پھر اس کو بہتر ہے کہ برے بھلے کی تمیز سکھادی جائے۔

☆......**پھر سائیکالوجی کی تعلیم حاصل کرنے کے حوالہ سے** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سائیکالوجی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆......**کیا لجنہ وقف عارضی کرسکتی ہیں؟**

اس سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں وقف عارضی کرسکتی ہیں۔ آپ لوگ پڑھنے کے بعد کریں۔

چینی زبان سیکھنا

☆......ایک بچی نے سوال کیا کہ جماعت میں چائنیز کی بھی شاذونادر ضرورت پڑتی ہے۔ **تو کیا چائنیز لٹریچر کی تعلیم حاصل کرسکتے ہیں؟**

اس کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے پڑھیں۔ اچھی بات ہے۔ کس نے کہا ہے شاذونادر ضرورت پڑتی ہے۔ لٹریچر کے لئے ہمیں ضرورت ہے۔ ترجمے ہورہے ہیں۔ بعض کتابوں کے ترجمے ہوئے بھی ہیں اور لندن میں ہمارا چینی ڈیسک باقاعدہ کام کررہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھوٹی چھوٹی کتابوں کے ترجمے چائنیز میں ہوئے ہیں۔ ہمیں تو چائنیز میں ضرورت ہے۔ چائنا بھی اب Emerging پاور ہے۔ ان لوگوں نے Switzerland وغیرہ سب نے بیٹھ جانا ہے۔ اسی نے اوپر آجانا ہے۔

طالبات کے ساتھ یہ پروگرام نو بجکر بیس منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: رپورٹ دورہ امریکہ از صفحہ نمبر 2

Sherman نے حضور انور کی خدمت میں Congressional Flag پیش کیا۔ یہ امریکہ کا جھنڈا ہے جس کو Capitol Hill کی عمارت پر لہرایا گیا تھا۔ یہ خاص مہمانوں کی عزت افزائی کے لئے دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر کترینہ کا ایڈریس

بعدازاں Hon.Dr. Katrina Lantos Swett نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ Dr. Katrina امریکی حکومت کے ادارہ United States Commission for International Religious Freedom کی چیئرمین ہیں۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں جماعت کے خلاف دنیا کے مختلف ممالک میں ہونے والے مظالم اور Persecution کا تفصیل سے ذکر کیا۔ USCIRF امریکہ میں ایک اہم حکومتی ادارہ ہے اور غیر سیاسی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کیپیٹل ہِل میں آمد کا سن کر موصوفہ نے جماعت سے درخواست کی تھی کہ وہ آج کے اس Event کو Co-Sponsor کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر کترینہ نے بتایا کہ احمدی یہ تقریب اپنے کسی مقصد کو حاصل کرنے کیلئے نہیں کر رہے بلکہ خلیفۃ المسیح دنیا میں امن کے قیام کے خواہاں ہیں اور اس تقریب کا مقصد صرف یہ ہے کہ دنیا میں امن قائم ہوسکے۔ جماعت اس کے بدلہ میں کسی چیز کی خواہاں نہیں ہے۔

USCIRF ہر سال دنیا میں مذہبی Persecution کے حوالہ سے ایک مفصل رپورٹ شائع کرتی ہے جس میں خاص طور پر جماعت پر ہونے والے مظالم کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

کانگریس مَین Hon. Frank Wolf کا ایڈریس

Dr. Katrina کے بعد کانگریس مَین Hon. Frank Wolf نے تقریر کی اور احمدیوں پر مختلف ممالک میں ہونے والے مظالم کا ذکر کیا اور امن کے قیام کی کوششوں کیلئے حضور انور کی لیڈر شپ کا شکریہ ادا کیا۔ اور حضور انور کے دورہ امریکہ کی اہمیت کا ذکر کیا۔

جماعت پر ہونے والے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے خصوصی طور پر لاہور میں مساجد پر حملوں، انڈونیشیا، مصر اور سعودی عرب میں ہونے والے مظالم کا ذکر کیا۔

کانگریس مَین Hon. Mike Honda کا ایڈریس

اس کے بعد کانگریس مَین Hon. Mike Honda نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ یہاں آنے پر حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ احمدی بہت پڑھے لکھے ہیں اور ان کے حلقہ میں جماعت احمدیہ بہت فعال ہے اور خاص کر نوجوانوں کے مسائل حل کرنے میں دلچسپی رکھتی ہے۔

امریکی کانگریس کی طرف سے شکریہ کا ریزولیشن

بعدازاں Congress Woman آنریبل Zoe Lofgren نے سٹیج پر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں House Resolution No.704 پیش کیا جس میں امریکی کانگریس کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خیر مقدم کیا گیا تھا۔ یہ ریزولیشن بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور عام طور پر صرف خاص مقاصد کیلئے دی جاتی ہے۔ بہت کم مذہبی رہنما ہیں مثلاً Pope جن کو اس قسم کی ریزولیشن دی جاسکتی ہے۔ یہ ریزولیشن (Resolution) امریکی کانگریس کی طرف سے انتہائی عزت افزائی سمجھی جاتی ہے۔

قرارداد کانگریس (ریزولیشن)

112 ویں کانگریس کے دوسرے سیشن میں جو کانگریسی قرارداد اپنائی گئی وہ درج ذیل ہے۔

کیلیفورنیا کی نمائندہ کانگریس Ms. Zoe Lofgren نے مندرجہ ذیل قرارداد 27 جون کو کمیٹی میں پیش کی۔

۞......عالمگیر جماعت احمدیہ کے روحانی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو واشنگٹن ڈی سی میں خوش آمدید کہتے ہیں اور آپ کی دنیا میں امن کے قیام، عدل، انصاف، انسانی حقوق کے قیام، جمہوریت اور مذہبی آزادی کے لئے کوششوں کو تسلیم کرتے ہیں۔

۞......یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جو کروڑہا احمدی مسلمانوں کے روحانی پیشوا ہیں ایک تاریخی دورہ پر جو 16 جون 2012ء سے لے کر 2 جولائی 2012ء تک ہے امریکہ تشریف لائے۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب، حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے تاحیات پانچویں خلیفہ ہیں۔ جن کا انتخاب 22/اپریل 2003ء کو ہوا۔

۞......یہ قرارداد تسلیم کرتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مسلمانوں کے ایک نمایاں لیڈر ہیں جو قیام امن کیلئے خطبات، لیکچر، کتب اور ذاتی ملاقاتوں میں خدمت انسانیت کیلئے احمدیہ اقدار، عالمگیر انسانی حقوق کے قیام اور امن وعدل والے معاشرہ اور سوسائٹی کے قیام کیلئے ہردم کوشاں ہیں۔

۞......یہ قرارداد اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت نے بارہا مصائب اور مظالم کا سامنا کیا

ہے۔ جس میں یہ لوگ ظلم تشدد اور امتیازی بدسلوکی کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

۞......یہ قرارداد اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ 28 مئی 2010ء کو 86 احمدی مسلمانوں پاکستان کے شہر لاہور میں ماردیئے گئے۔ جبکہ جماعت احمدیہ کی دو مساجد پر غیر احمدی تشدد پسند دہشت گردوں نے حملہ کیا۔

۞......یہ قرارداد اس بات کو بھی تسلیم کرتی ہے کہ فرقہ وارانہ تشدد جو احمدی مسلمانوں پر ہورہا ہے اس کے باوجود عزت مآب (حضور انور) نے اپنے پیروکاروں کو کسی بھی قسم کا جوابی تشدد کرنے سے روکا ہوا ہے۔

۞......یہ قرارداد اس بات کو بھی تسلیم کرتی ہے کہ حضور انور جب دنیا کے مختلف ممالک کے دورہ میں ممالک کے صدران، وزرائے اعظم، ملکوں کے سفراء اور دیگر پارلیمانی شخصیات کو ملتے ہیں تو ان میں خدمت انسانیت کے جذبہ کو اجاگر کرتے ہیں اور خدمت انسانیت کیلئے عملی قدم اٹھاتے ہیں۔

۞......یہ قرارداد اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ امریکہ کے اس دورہ کے دوران حضور انور ہزارہا احمدی مسلمانوں سے ملاقات کریں گے اور اس کے علاوہ امریکی حکومت کے لیڈران اور دیگر حکام سے بھی ملیں گے تاکہ بہتر تعلقات قائم ہوں اور بلا امتیاز امن اور عدل کا قیام ہو۔

۞......27 جون 2012ء کو حضور انور کیپٹل ہِل کی بلڈنگ Rayburn House میں ایک تقریب میں Keynote ایڈریس پیش کریں گے جس کا عنوان ہے۔ The Path to Peace:Just Relations Between Nations.

۞......پس کانگریس یہ قرارداد پاس کرتی ہے کہ وہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا واشنگٹن ڈی سی میں استقبال کرتی ہے۔ آپ کے قیام امن اور قیام انصاف کی کوششوں کا اعتراف کرتی ہے اور اس بات کا بھی اعتراف کرتی ہے کہ آپ اپنی جماعت کو باوجود ان پر سخت مظالم اور Persecution کے انہیں امن سے رہنے اور صبر کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

امریکن پارلیمنٹ کی سابق سپیکر کانگریس وومَین Hon. Nancy Pelosi کا خیر مقدمی ایڈریس

اس ریزولیشن کے پیش ہونے کے بعد Congress Woman Hon. Nancy Pelosi نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں Welcome Address پیش کیا۔

Nancy Pelosi پریذیڈنٹ Obama کے خاص ساتھیوں میں سے سمجھی جاتی ہیں اور ڈیموکریٹک پارٹی جس سے صدر اوباما اور صدر کلنٹن کا تعلق ہے کی ایک اہم ترین لیڈر سمجھی جاتی ہیں۔ سال 2010ء تک یہ House of Representative یعنی امریکن پارلیمنٹ کی سپیکر تھیں۔

موصوفہ Pelosi کی گیارہ بجے ایک اور میٹنگ میں تقریر تھی۔ اس کی چیف آف سٹاف نے جماعت کو کہا تھا کہ وہ عین دس بجکر 45 منٹ پر چلی جائیں گی۔ لیکن

جب اس کی حضور انور سے ملاقات ہوئی اور اس نے حضور انور کا خطاب سننا شروع کیا تو پھر اٹھ نہ سکی۔ اور اپنے چیف آف سٹاف کی جو اس کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی کی کئی مرتبہ یاددہانی کے باوجود اپنی اگلی میٹنگ پر نہ گئی اور نہ صرف یہ کہ میٹنگ پر نہ گئی بلکہ خود درخواست کر کے حضور انور کے بالکل سامنے آ کر بیٹھ گئی تا کہ حضور مکمل طور پر نظر آ سکیں پھر اس نے وہاں بیٹھ کر حضور کی مکمل تقریر سنی۔

اپنی تقریر میں Nancy Pelosi نے حضور انور کی آمد پر شکریہ ادا کیا اور خاص طور پر ذکر کیا کہ حضور پاکستان کے Anti - Ahmadiyya قوانین کی وجہ سے اسیر راہ مولیٰ رہ چکے ہیں اور آجکل انگلستان میں مقیم ہیں۔

امیر جماعت احمدیہ امریکہ کا ایڈریس

Nancy Pelosi کے ایڈریس کے بعد مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت یو ایس اے نے اختصار کے ساتھ حضور انور کا تعارف کروایا۔

اس کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطاب کیلئے ڈائس پر تشریف لائے تو تمام مہمان احتراماً کھڑے ہو گئے اور دیر تک ہال تالیوں سے گونجتا رہا۔ تالیوں کے ساتھ انہوں نے حضور انور کا خیر مقدم کیا۔ دس بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب شروع ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا واشنگٹن ڈی سی، Capitol Hill میں خطاب

تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

تمام معزز مہمانان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی نازل ہو اور آپ سب خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث بنیں)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

خطاب سے قبل مَیں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ مَیں نے بیان کرنا ہے آپ سب اس کیلئے وقت نکال کر تشریف لائے۔

مجھے ایک ایسے موضوع پر اظہار خیال کرنے کو کہا گیا ہے کہ جو بہت وسیع اور کثیر الجہت ہے۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں لہٰذا میرے لئے یہ ممکن نہیں کہ اس قلیل وقت میں ان تمام پہلوؤں پر روشنی ڈال سکوں۔ یہ موضوع دنیا میں امن کے قیام سے متعلق ہے۔ یقیناً یہ دور حاضر کا سب سے ضروری اور اہم ترین مسئلہ ہے۔ تاہم چونکہ وقت محدود ہے، اس لئے مَیں اختصار کے ساتھ، ممالک کے مابین عدل و مساوات پر مبنی تعلقات کے ذریعے قیام امن کا اسلامی نظریہ پیش کروں گا۔

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **دراصل امن اور انصاف لازم و ملزوم ہیں۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک کے بغیر دوسرا مقصد حاصل ہو جائے۔** اور یقیناً یہ ایک ایسا اصول ہے جسے تمام شعور رکھنے والے اور عقلمند بخوبی جانتے ہیں۔

اگر ان لوگوں کو الگ چھوڑ دیا جائے جن کا مقصد ہی فتنہ کھڑا کرنا ہے۔ تو کوئی ایک بھی ایسا شخص نہیں ہوگا جو یہ کہہ سکتا ہو کہ کسی ایسے معاشرہ میں، ملک میں، حتیٰ کہ ساری دنیا میں جہاں انصاف اور کھرے معاملات کا بول بالا ہو وہاں فساد یا امن کا فقدان ہو سکتا ہے۔

اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے بہت سے علاقوں میں فساد اور بدامنی غالب ہے اور ایسے فساد اندرونی طور پر ملکی سطح پر بھی اور بیرونی طور پر ممالک کے مابین تعلقات میں بھی نظر آ رہے ہیں۔ **حکومتیں اپنی پالیسیز کے انصاف پر مبنی ہونے کی دعویدار ہیں اور قیام امن کو اپنی اولین ترجیح قرار دیتی ہیں، لیکن اس کے باوجود ہمیں اس قسم کے تنازعات اور فساد نظر آتے ہیں۔**

پھر عمومی طور پر اس بات میں بھی شک نہیں کہ دنیا میں بے چینی اور اضطراب بڑھ رہا ہے اور اسی طرح بدامنی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ **یہ چیز ثابت کرتی ہے کہ ضرور کہیں نہ کہیں انصاف کے تقاضے پورے نہیں کئے جا رہے۔** لہٰذا جہاں کہیں بھی اور جب کبھی بھی ناانصافی کی گئی ہے، اسے ختم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

اس ضمن میں بطور عالمگیر سربراہ احمدیہ مسلم جماعت، میں انصاف پر مبنی امن کے قیام اور اس کی ضرورت پر کچھ خیالات کا اظہار کروں گا۔

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **احمدیہ مسلم جماعت خالصتاً ایک مذہبی جماعت ہے۔** یہ ہمارا کامل ایمان ہے کہ وہ مسیح اور مصلح جس نے اس زمانہ میں دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیمات کی طرف ہدایت دینے کے لئے آنا تھا، وہ یقیناً آ چکا ہے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) وہی مسیح اور مصلح ہیں۔ پس ہم ان کو مان چکے ہیں اور ان کی تعلیمات کے تحت ہم قرآن کریم میں بیان کردہ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور اس کا پرچار کرتے ہیں۔ **اس لئے جو کچھ بھی میں قیام امن کے لئے اور بین الاقوامی تعلقات کے حوالے سے بیان کروں گا۔ اس کی بنیاد اسلامی تعلیمات پر ہوگی۔**

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ سب امن کے حصول کے لئے اکثر اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور یقیناً اس مقصد کے لئے کافی کوشش بھی کرتے ہیں۔ آپ کے ذہین اور تخلیقی ذہن قیام امن کے لئے آپ کو مختلف تجاویز، منصوبے اور انداز فکر فراہم کرتے ہیں۔ اس لئے یہ موضوع مجھ سے اس بات کا تقاضا نہیں کرتا کہ میں کوئی دنیاوی یا سیاسی نقطہ نظر بیان کروں، بلکہ میری تمام تر توجہ اس بات پر مرکوز رہے گی کہ مذہب کے تحت کسی طرح امن حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے، جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے، میں قرآن کریم میں بیان کردہ چند انتہائی اہم ہدایات بیان کروں گا۔

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ انسانی علم اور عقل کامل نہیں بلکہ محدود ہے۔ اس لئے جب فیصلے کئے جا رہے ہوتے ہیں یا سوچ بچار کیا جا رہا ہوتا ہے تو بعض ایسے عوامل انسانی دماغ میں آ جاتے ہیں جو انسان کی قوت فیصلہ پر پردہ ڈال دیتے ہیں اور انسان اپنے حقوق منوانے کی ڈگر پر چل پڑتا ہے۔ بالآخر کوئی ایسا فیصلہ ہوتا ہے یا کوئی ایسا نتیجہ نکلتا ہے جو کہ انصاف سے عاری ہوتا ہے۔ جبکہ الٰہی قانون کامل ہوتا ہے اور ناانصافی اور ذاتی مفادات سے مبرا ہوتا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ **خدا ہمیشہ اپنی مخلوق کی بہتری اور بھلائی کی خواہش رکھتا ہے۔ اس لئے اس کا قانون کلیتہً انصاف پر مبنی ہوتا ہے۔ جس دن دنیا کے افراد اس اہم ترین نکتہ کو سمجھ گئے اسی دن دنیا میں حقیقی اور دائمی امن کی بنیاد رکھ دی جائے گی۔** نہیں تو ہم یہی دیکھتے رہیں گے کہ دنیا میں امن قائم کرنے کی لامتناہی کوششوں کے باوجود ابھی تک کوئی قابل قدر نتیجہ حاصل نہیں کر سکے۔

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی عالمی جنگ کے بعد بعض ممالک کے سربراہان نے چاہا کہ وہ مستقبل میں تمام ممالک کے مابین اچھے اور پُرامن تعلقات قائم کریں۔ چنانچہ امن قائم کرنے کی اس کوشش میں انہوں نے 'لیگ آف نیشنز' کی بنیاد رکھی۔ اس ادارے کا اہم ترین مقصد دنیا میں امن کا قیام اور آئندہ جنگوں کو روکنا تھا۔ بدقسمتی سے 'لیگ' نے جو قوانین بنائے اور جو ریزولیوشنز پاس کیے ان میں بعض سقم اور خامیاں تھیں اور اسی وجہ سے وہ مکمل طور پر تمام قوموں اور تمام ملکوں کے حقوق کا تحفظ نہ کر سکی۔ نتیجتاً ممالک میں بے اعتمادی پیدا ہو گئی اور اس طرح ان ناانصافیوں کی بدولت دیرپا امن قائم نہ رہ سکا۔ 'لیگ' کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں اور یہ دوسری عالمی جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ اس جنگ کے نتیجہ میں جو عظیم تباہی و بربادی ہوئی اسے ہم سب بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ یعنی تمام دنیا میں لگ بھگ 75 ملین افراد اپنی جان گنوا بیٹھے، ان میں سے بیشتر معصوم سویلین افراد تھے۔

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا کی آنکھیں کھولنے کے لئے یہ جنگ کافی ہونی چاہئے تھی۔ اسے مزید انصاف پر مبنی پُرحکمت پالیسیاں بنانے کا ذریعہ بننا چاہئے تھا، ایسی پالیسیز جو ہر فریق کے جائز حقوق کی ضامن ہوتیں اور دنیا میں قیام امن کا ذریعہ بنتیں۔ اس وقت کی حکومتوں نے دنیا میں امن قائم کرنے کی کسی حد تک کوشش کی اور اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی گئی۔ تاہم جلد ہی یہ بات بالکل عیاں ہو گئی کہ وہ نیک اور اہم ترین مقصد حاصل نہیں ہو سکا جس پر اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ درحقیقت آج بھی بعض حکومتیں کھلے عام ایسے بیانات دیتی رہتی ہیں جس سے اس کی مکمل ناکامی ثابت ہوتی ہے۔

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اسلام انصاف پر قائم کئے جانے والے بین الاقوامی تعلقات اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے کیا کہتا ہے؟**

سورۃ الحجرات آیت نمبر 14 میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں قوموں اور قبیلوں میں اس لئے تقسیم کیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ یہ تقسیم ہرگز کسی قسم کی برتری کا حق نہیں دیتی۔ **چنانچہ قرآن کریم اس بات کو واضح کرتا ہے کہ تمام لوگ پیدائشی طور پر برابر ہیں۔**

مزید یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری خطاب فرمایا، اس میں تمام مسلمانوں کو یہ تاکید کی کہ وہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی عرب کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عرب پر کوئی فوقیت نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی درس دیا کہ کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ چنانچہ یہ اسلام کی واضح تعلیم ہے کہ تمام قومیتیں اور نسلیں برابر ہیں۔ **اسلامی تعلیم میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ تمام لوگوں کو بغیر کسی تفریق اور تعصب کے مساوی حقوق فراہم کئے جائیں۔**

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **یہ وہ کلیدی اور سنہرا اصول ہے جو قیام امن کے لئے مختلف گروہوں اور قوموں کے درمیان ہم آہنگی کی بنیاد رکھتا ہے۔** اس کے برخلاف آج ہم دیکھتے ہیں کہ طاقتور اور کمزور قومیں باہم جدا اور منقسم ہیں۔

مثال کے طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ **اقوام متحدہ میں بعض ممالک کے مابین تفریق کی گئی ہے اور سیکیورٹی کونسل میں کچھ مستقل رکن ممالک ہیں اور کچھ غیر مستقل رکن ممالک ہیں۔ یہ تقسیم اندرونی طور پر بے چینی اور ذہنی اضطراب کا باعث بنی ہے اور ہم آئے دن ایسی خبریں سنتے رہتے ہیں کہ بعض ممالک اس ناانصافی پر سراپا احتجاج ہیں۔**

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اسلام ہمیں ہر معاملہ میں غیر مشروط عدل اور برابری کی تعلیم دیتا ہے۔** اس حوالہ سے قرآن کریم نے ہماری فیصلہ کن رہنمائی کی ہے۔ چنانچہ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 3 میں ذکر ہے کہ عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ بھی جو نفرت اور دشمنی میں حد سے بڑھ گئے ہیں انصاف کا سلوک برتا جائے۔ اور قرآن کریم یہ بھی ہمیں سکھلاتا ہے کہ جب بھی کوئی آپ کو نیکی اور بھلائی کی طرف بلائے تو اسے قبول کرو۔ اور اگر کوئی آپ کو بدی اور غیر منصفانہ طریق کی طرف لے جائے تو اس کو ردّ کر دو۔

یہاں پر فطرتاً ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام میں عدل کا پیمانہ کیا ہے؟

سورۃ النساء کی آیت 136 میں ذکر ہے کہ اگر آپ کو اپنے خلاف یا اپنے والدین کے خلاف یا اپنے پیاروں کے

خلاف گواہی دینی پڑے تو ضرور دو تا کہ سچائی اور عدل کو قائم رکھا جاسکے۔

✿......طاقتور اور دولتمند ممالک کو اپنے حقوق محفوظ کرنے کی کوشش میں غریب اور کمزور ممالک کے حقوق غصب نہیں کرنے چاہئیں اور نہ ہی غریب اقوام کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کرنا چاہئے۔

✿......**دوسری طرف غریب اور کمزور اقوام کو بھی چاہئے کہ وہ طاقتور اور امیر قوموں کو نقصان پہنچانے کے مواقع تلاش نہ کریں۔** بلکہ دونوں اطراف کو انصاف پر مبنی اصولوں پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ درحقیقت مختلف ممالک کے مابین پُر امن تعلقات کے قیام کے لئے یہ بات انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔

✿......قرآن کریم میں سورۃ الحجر کی آیت نمبر 89 میں بھی اقوام کے مابین قیام امن کے لئے انصاف کی ضرورت کا ذکر ملتا ہے۔ **چنانچہ قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ کسی بھی قوم کو دوسروں کے اموال اور وسائل پر حاسدانہ نظر نہیں رکھنی چاہئے۔ پس کسی بھی ملک کو کسی دوسرے ملک کی مدد اور تعاون کرنے کا جھوٹا بہانہ بنا کر اس ملک کے وسائل پر غیر منصفانہ طور پر قبضہ نہیں کرنا چاہئے۔** پس غریب ممالک کو تکنیکی مہارت اور دیگر امداد کی فراہمی کو بنیاد بنا کر ان کے ساتھ غیر منصفانہ تجارتی معاہدے کرتے ہوئے ان سے فوائد حاصل نہیں کرنے چاہئیں۔

✿......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح تکنیکی مہارت اور دیگر امداد کی فراہمی کو بنیاد بنا کر ترقی پذیر ممالک کے قدرتی وسائل اور اثاثوں پر قبضہ کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ **بلکہ نسبتاً کم خواندہ قوموں اور حکومتوں کو یہ سکھانا چاہئے کہ وہ اپنے قدرتی وسائل کو کس طرح بہتر طور پر استعمال کریں۔** اقوام اور حکومتوں کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ ترقی پذیر اقوام کی خدمت کرنے اور ان کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔ **تاہم یہ خدمت قومی یا سیاسی فوائد حاصل کرنے کی نظر سے نہ ہو اور نہ ہی ذاتی مفادات حاصل کرنے کا ذریعہ ہو۔**

✿......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم جانتے ہیں کہ اقوام متحدہ نے گزشتہ چھ سات دہائیوں میں غریب ممالک کی مدد کے لئے بہت سے پروگرامز اور اداروں کا قیام کیا۔ اور اپنی اس کوشش کے ساتھ انہوں نے ترقی پذیر ممالک میں موجود قدرتی وسائل کی تلاش بھی جاری رکھی۔ لیکن ان کوششوں کے باوجود ترقی پذیر ممالک میں کوئی ایک ملک بھی ترقی یافتہ نہ بن سکا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **ترقی پذیر ممالک کی حکومتوں کی طرف سے وسیع پیمانہ پر ہونے والی کرپشن بھی اس کی ایک وجہ ہے۔ اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک اپنے مفادات کی خاطر ایسی حکومتوں کے ساتھ چلتے جا رہے ہیں۔ تجارتی و کاروباری معاہدات بھی اسی طرح ہو رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں معاشرہ کے غریب اور محروم طبقہ میں مایوسی اور بے چینی بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اور پھر یہی مایوسی اور بے چینی ایسے ممالک میں بغاوت اور اندرونی فسادات کو جنم دیتی ہے۔**

ترقی پذیر ممالک کی غریب عوام مایوسی اور بے چینی میں اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ نہ صرف وہ اپنے لیڈرز بلکہ مغربی طاقتوں کے خلاف بھی کھڑے ہوگئے ہیں۔ اور ایسے لوگ شدت پسند گروہوں کے ہاتھوں چڑھے ہیں جنہوں نے ان کی اس مایوسی سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔ اور پھر ایسے لوگوں کو اپنے گروہوں میں شامل کرنے اور ان کے ذریعہ اپنے نفرت آمیز نظریات کو پروان چڑھانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور اس کا بالآخر نتیجہ یہی نکلا ہے کہ اب دنیا کا امن تباہ ہو چکا ہے۔

✿......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اسلام ہماری توجہ قیام امن کے ذرائع کی طرف مبذول کرواتا ہے۔ اسلام مکمل انصاف کا تقاضا کرتا ہے۔ اسلام ہمیشہ سچی گواہی دینے کا تقاضا کرتا ہے۔ نیز اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہماری حاسدانہ نظریں دوسروں کے اموال پر نہ پڑیں۔ اور اسلام اس بات کا بھی تقاضا کرتا ہے کہ ترقی یافتہ اقوام اپنے ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ترقی پذیر اور غریب اقوام کی بے غرض ہو کر خدمت کریں۔ اگر ان تمام عناصر کو بروئے کار لایا جائے تو حقیقی امن کا قیام ہوگا۔**

✿......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں! **ناانصافی ہمیشہ بد امنی کا باعث بنتی ہے۔ پس اگر کوئی ملک تمام حدیں عبور کر کے غیر منصفانہ طور پر دوسرے ممالک کے وسائل پر قبضہ کرتا ہے تو پھر دوسرے ممالک کو اس ظلم کو روکنے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔ تاہم ایسے اقدامات ہمیشہ انصاف کے ساتھ اٹھائے جائیں۔**

اس قسم کے عملی اقدام کرنے کے متعلق قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیت 10 میں ذکر ہے کہ جہاں دو قوموں کے مابین کوئی تنازعہ ہو اور اس سے جنگ چھڑنے کا خدشہ ہو تو دوسری حکومتوں کو چاہئے کہ وہ ان کو صلح اور حکمت سے کام لینے کا مشورہ دیں تا ان کے درمیان کوئی معاہدہ طے پاسکے اور اس معاہدہ کے نتیجہ میں مفاہمت پیدا ہو جائے۔ لیکن اگر دونوں میں سے کوئی ایک ملک معاہدہ کی پاسداری نہیں کرتا اور جنگ شروع کرنا چاہتا ہے تو پھر دوسرے ممالک کو ایسے ملک کے خلاف اتحاد بنا کر لڑنا چاہئے تا کہ ظالم کو روکا جاسکے۔ اور پھر جب ظالم قوم کو شکست ہو جائے اور وہ باہمی مذاکرات پر راضی ہو جائے تو پھر تمام ممالک کسی ایسے معاہدہ پر پہنچیں جس سے دیرپا امن اور مفاہمت قائم ہو۔ اس معاہدہ میں سخت اور غیر منصفانہ شرائط نہ رکھی جائیں جن کے ذریعہ سے کسی ایک قوم کے ہاتھ بندھ جائیں۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے مستقبل میں ایک بے چینی پیدا ہوگی جو کہ بڑھتی چلی جائے گی اور ایسی بے چینی کا نتیجہ مزید فساد ہوگا۔ اس لئے ایسے حالات میں جو حکومت فریقین کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کرے اسے چاہئے کہ وہ خالص اور غیر جانبدار ہو کر ایسا کرے۔ اگر فریقین میں سے کوئی ایک فریق بھی ثالثی کرنے والے ملک کے خلاف ہو تب بھی اس کی طرف سے غیر جانبدارانہ رویہ قائم رہنا چاہئے۔ نیز ایسے حالات میں ثالث کی طرف سے کسی قسم کے غصہ کا اظہار نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی بیجا طور پر اس کا بدلہ لینا چاہئے۔ ہر فریق کو اس کا جائز حق ملنا چاہئے۔

✿......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایسے ممالک جو معاہدات کرواتے ہیں وہ ذاتی مفادات کی طرف نہ دیکھیں اور کسی بھی ملک سے بے جا طور پر فائدہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ غیر منصفانہ طریق پر دخل اندازی نہ کریں اور نہ ہی کسی ایک فریق پر ناحق دباؤ ڈالیں۔ کسی بھی ملک میں موجود قدرتی وسائل کا ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ اور ایسے ممالک پر غیر ضروری اور ناحق پابندیاں نہ لگائی جائیں۔ کیونکہ نہ تو یہ انصاف کا طریق ہے اور نہ ہی اس سے ممالک کے درمیان تعلقات میں بہتری پیدا ہوسکتی ہے۔

✿......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقت کی پابندی کے باعث میں نے یہ باتیں اختصار کے ساتھ بیان کی ہیں۔ مختصراً یہ کہ **اگر آپ دنیا میں امن قائم کرنے کے خواہاں ہیں تو ایک بڑے مقصد کی خاطر ہمیں اپنے ذاتی و قومی مفادات کو ایک طرف رکھتے ہوئے انصاف پر مبنی تعلقات قائم کرنے ہوں گے۔** ورنہ جیسا کہ آپ سب کے علم میں ہے بہت سے ممالک کے مابین اتحاد اور بلاک بننے کی وجہ سے بعید نہیں ہے کہ دنیا میں فساد زیادہ سے زیادہ ہوتا جائے جو کہ کسی بڑی تباہی کی طرف لے جائے۔ اور اس قسم کی تباہی اور جنگ کے اثرات کئی نسلوں تک چلیں گے۔

✿......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **ریاستہائے متحدہ امریکہ کو دنیا کے طاقتور ترین ملک ہونے کے اعتبار سے حقیقی انصاف اور نیک نیتی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اگر آپ ایسا کرنے**

میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو دنیا آپ کی عظیم کوششوں کو ہمیشہ تحسین کے ساتھ یادرکھے گی۔ میری دعا ہے کہ یہ امید کی کرن حقیقت بن جائے۔

آپ سب کا بہت شکریہ۔

بعدازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب گیارہ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

حضور انور کے خطاب میں مہمانوں کی دلجمعی اور دلچسپی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے معرکۃ الآراء خطاب کو سب حاضرین نے بہت توجہ سے سنا اور **کوئی مہمان اپنی سیٹ چھوڑ کر نہیں اٹھا۔ کئی ایسے مہمان تھے جن کو اپنی اگلی Appointment، میٹنگز کے لئے جانا تھا لیکن وہ بیٹھے رہے۔**

✿......Ambassador Burke جن کی سٹیٹ

ڈیپارٹمنٹ میں ایک اہم میٹنگ تھی انہوں نے اس میٹنگ کو کینسل کیا اور جو گاڑی ان کو لینے کے لئے آئی تھی اس کو واپس بھیج دیا۔

✿......اسی طرح **کئی ممبرز آف کانگریس ایسے بھی تھے جو حضور انور کے خطاب کے شروع ہونے سے عین پہلے آئے تھے اور پیچھے کھڑے رہے اور حضور کا خطاب بہت توجہ سے سنا۔**

✿......حضور انور کے خطاب سے پہلے ایک اہم ممبر کانگریس Hon. Sheila Jackson Lee نے خاص طور پر درخواست کی کہ وہ حضور انور کے خطاب سے قبل کچھ کہنا چاہتی ہیں۔ اور حضور انور کے قریب بیٹھنا چاہتی ہیں۔ ان کو بتایا گیا کہ حضور انور کا خطاب شروع ہونے والا ہے اور نہ صرف سٹیج پر کوئی جگہ نہیں ہے بلکہ اب اس ہال میں بھی سیٹ کا ملنا مشکل ہے۔ اس کے باوجود وہ ہال کے اندر آئیں اور حضور انور کا سارا خطاب سنا اور بعد میں حضور انور کے ساتھ ملاقات کی اور تصویر بنوانے کی خواہش کا اظہار کیا اور پھر تصویر بنوائی۔

✿......کانگریس مین Hon. Carson جو امریکی کانگریس میں دوسرے مسلمان ہیں وہ بھی حضور انور کے قریب آئے اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور بتایا کہ وہ کانگریس میں Keith Ellison کے ہمراہ دوسرے مسلمان ہیں۔ موصوف نے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے اور کہا اب وہ جماعت کے ساتھ مزید تعلقات بنانا چاہتے ہیں۔ حضور انور نے انہیں کہا ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھیں جو مہیا کر دی جائے گی۔

✿......حضور انور کے خطاب کے بعد ممبر آف کانگریس Keith Ellison نے کہا کہ حضور انور کے خطاب کا ان پر بہت اثر ہوا ہے۔ **امن اور عدل کے بارہ میں حضور انور نے جس طرح دینی تعلیمات پیش کی ہیں وہ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ حضور انور کا خطاب شائع کر کے وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا جانا چاہئے۔**

✿......ریڈیو کے ایک نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے Mr. Keith نے کہا کہ **حضور جیسا اعلیٰ روحانیت کے درجہ پر فائز مسلمان لیڈر آج امّت مسلمہ کی ضرورت ہے اور فرقوں میں بٹے ہوئے مسلمانوں کے لئے حضور کا وجود برکتوں کا موجب ہے۔** موصوف نے کہا قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق دین میں کوئی جبر نہیں ہے اور سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی صحیح تعلیمات بابت امن وعدل کو سمجھیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ امریکہ کو کہا کہ وہ ہر چیز میں ہمارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں اور یہ کہ ہمیں کبھی بھی کوئی ضرورت ہو یا کوئی مسئلہ ہو تو ہمیں سب سے پہلے Keith Ellison کے پاس آنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطاب کے مکمل ہونے اور مہمانوں سے ملاقات کے بعد کچھ وقت کے لئے کمرہ نمبر B-329 میں تشریف لے گئے۔

ریڈیو کے نمائندہ کا سوال امن کس طرح ہوگا؟ اور حضور انور کا جواب

جونہی حضور انور اس کمرہ سے باہر تشریف لائے تو ایک ریڈیو FM.88.5 کے نمائندہ نے حضور انور سے سوال کیا کہ امن کس طرح ہوگا؟

حضور انور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: امن میں جو سب سے بڑی رکاوٹ ہے وہ انصاف اور عدل کی کمی ہے۔ احمدیہ کمیونٹی حقیقی اسلام پر عمل کر رہی ہے۔ **اسلام اور امن کوئی دو مختلف چیزیں نہیں ہیں۔** ایک ہی چیز ہے۔

کیپٹل ہِل کا وزٹ

بعدازاں پروگرام کے مطابق کانگریس مَین Hon. Peters نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو U.S. Capitol Hill کا وزٹ کروایا اور یہاں کے مختلف حصے دکھائے۔ یہاں مختلف عمارات کی دیواروں پر بڑی بڑی پینٹنگ کے ذریعہ امریکہ کی تاریخ اور بعض اہم واقعات ظاہر کئے گئے ہیں۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Captiol Hill کے گنبد نما حصہ Rotunda میں پہنچے تو یہاں پر موجود وزیٹرز نے اپنے کیمروں کا رخ حضور انور کے چہرہ مبارک کی طرف کر دیا اور چند ہی لمحوں میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے وزیٹرز نے حضور انور کی سینکڑوں تصاویر بنا لیں۔ اس کے علاوہ مختلف گیلریز میں اور راستوں میں چلتے پھرتے لوگ قدم قدم پر حضور انور کی تصاویر بنا رہے تھے۔ ایک عمارت میں امریکن سینٹ کا اجلاس ہو رہا تھا۔ کانگریس مَین Peters نے حضور انور کو ہال کے دروازہ سے اجلاس کی کارروائی دکھائی۔

کانگریس کی وِزیٹر گیلری میں

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کانگریس کی Visitor's Gallery میں لے جایا گیا۔ وفد کے سارے ممبران بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ تھے۔ اس وقت کانگریس کا اجلاس ہو رہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے یہاں تشریف فرما رہے اور کانگریس، (امریکن پارلیمنٹ) کے اجلاس کی کارروائی دیکھی۔

کانگریس کی طرف سے حضور کا خیر مقدم

کانگریس کے اجلاس کے دوران کانگریس مَین Hon. Sherman سپیکر کی اجازت سے ڈائس پر آئے اور کانگریس کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خیر مقدم کیا۔ اور حضور انور کا تعارف کروایا۔ اور بتایا کہ حضور انور امن کے علمبردار ہیں اور ساری دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

کانگریس کے اجلاس کے دوران، حضور انور کا یہ خیر مقدم T.V چینل C-Span کے ذریعہ سارے ملک میں دیکھا گیا۔ کانگریس کی کارروائی اس چینل کے ذریعہ Live دکھائی جاتی ہے۔

کانگریس مَین کا اشتیاق

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے کیپٹل ہِل سے باہر تشریف لے آئے اور اب پروگرام کے مطابق یہاں سے ''بیت الفضل واشنگٹن'' کے لئے روانگی تھی۔ ابھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارکنگ ایریا کی طرف جا رہے تھے کہ پیچھے سے کانگریس مَین Sherman حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے دوڑتا ہوا آیا۔ حضور انور اس کو دیکھ کر واپس تشریف لے آئے۔ اس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کیا اور نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے حضور انور کو الوادع کہا۔

(باقی آئندہ)

Benin کے گاؤں AIFA میں مسجد کے افتتاح کی بابرکت تقریب

(رپورٹ: قیصر محمود طاہر۔ مبلغ سلسلہ)

جماعت احمدیہ عالمگیر دنیا میں توحید حقیقی کے قیام اور بھٹکی ہوئی مخلوق خدا کو اپنے معبود حقیقی کے قدموں میں جمع کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش میں مشغول ہے۔ ان اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے سب سے اہم اور بنیادی کام مساجد کی تعمیر کا ہے۔ الحمدللہ جماعت احمدیہ مسلمہ یہ فریضہ دنیا بھر میں بااحسن انجام دے رہی ہے۔ مساجد کی تعمیر کا کام نہ صرف یورپ و امریکہ میں بلکہ افریقہ کے دور دراز علاقوں میں بھی جاری ہے۔

اسی سلسلے میں Benin جماعت کے صوبہ ATLANTIQUE کے گاؤں AIFA میں ایک مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر اس کے افتتاح کی تقریب منعقد ہوئی۔ یہ تقریب 26 جولائی 2012 بروز جمعرات بعد از نماز عصر منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت کے لئے مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر و مشنری انچارج بینن، مکرم مصلح بکری صاحب نائب امیر اول و جنرل سیکرٹری، مکرم راجی ابراہیم صاحب نائب امیر دوم و نیشنل سیکرٹری مال تشریف لائے۔

یہ گاؤں بینن کے دارالحکومت سے تقریباً 110 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ گاؤں فوں FON قبیلے کے افراد پر مشتمل ہے۔ اس گاؤں میں مسجد کی تعمیر اسی برس اپریل کے مہینے میں شروع کروائی گئی تھی، جو الحمدللہ جولائی کے مہینے کے وسط میں تکمیل کو پہنچی۔ مسجد کا مسقّف حصہ 10X8 میٹر پر مشتمل ہے۔ اس طرح یہ مسجد 100 افراد کے لئے کافی ہے۔ مسجد گاؤں کے داخلی راستے پر عین سامنے واقع ہے اور قریب ہی تمام احباب جماعت کے گھر ہیں۔ مسجد میں آنا جانا کسی کے لئے مشکل یا دور نہیں پڑتا۔ چھ میٹر کے دو بلند میناروں کی وجہ سے مسجد دور سے ہی نظر آنے لگ جاتی ہے۔

مسجد کے افتتاح کی تقریب کے لئے مکرم امیر صاحب اپنے وفد کے ہمراہ بعد از دوپہر گاؤں پہنچ گئے۔ حسب پروگرام قریبی جماعتوں سے آنے والے مہمان بھی پہنچ چکے تھے۔ تقریب کا آغاز قران پاک کی تلاوت اور ترجمے سے کیا گیا۔ ایک خادم نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم عربی قصیدہ پیش کیا۔ اس کے بعد لوکل جماعت کے صدر صاحب نے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا۔ ان کے بعد نمائندہ میئر نے تقریر کی اور جماعت کی فلاح و بہبود کی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ نہ صرف ملک کی ترقی بلکہ عوام کی روحانی ترقی اور بھلائی کے لئے بھی کوشاں ہے نیز یہ کہ اس علاقے میں یہ پہلی مسجد ہے۔ اس کے بعد مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب بینن نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مساجد ہمیشہ امن اور محبت کا گہوارہ ہوتی ہیں اور خدائے واحد کی عبادت کی غرض سے ہر انسان کے لئے ان کا دروازہ کھلا ہے۔ اس کے بعد آپ نے نمائندہ میئر کے ہمراہ علامتی طور پر ربن کاٹ کر مسجد کا افتتاح کیا اور اجتماعی دعا کروائی۔

اس کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں افطاری اور کھانا پیش کیا گیا۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد اس تقریب کا اختتام ہوا۔ اس تقریب میں کل 289 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ تمام تقاریر کا مقامی زبان میں ترجمہ بھی کیا جاتا رہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قیام توحید کے لئے ہماری حقیر کوششوں کو باثمر کرے اور ہر رنگ میں تبلیغ اسلام کے لئے کوشاں رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین ✿ ✿✿✿✿✿

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ سری لنکا

ہفت روزہ بدر قادیان 5 مارچ 2009ء میں جامعہ احمدیہ سری لنکا کے بارہ میں ایک تعارفی مضمون مکرم اے جی مشتاق احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

سری لنکا میں جامعہ احمدیہ Pasyala کینڈی روڈ نمبر 70 میں واقع ہے جہاں دو ایکڑ زمین کا ایک حصہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی اجازت سے 10 جولائی 2006ء کو جامعہ احمدیہ کے لئے مخصوص ہوا۔ پہلے یہ حصہ واقفین نَو اکیڈمی کے نام سے موسوم تھا جس کے پہلے چیئرمین سری لنکا کے سابق نیشنل پریذیڈنٹ مکرم ظفراللہ صاحب مقرر ہوئے۔ اُس وقت آٹھ واقفین نو طلباء شامل تھے۔ یہ جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بابرکت خواہش کے مطابق جماعت کو حاصل ہوئی تھی کیونکہ جب حضورؒ 1983ء میں سری لنکا تشریف لائے تو آپؒ نے کینڈی کا سفر بھی اختیار کیا۔ واپسی پر آپؒ نے کینڈی روڈ Pasyala میں ایک جگہ کار سے اتر کر اس علاقہ میں احمدیت کے لئے ایک مرکز ہونے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

واقفین نَو اکیڈمی کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی نمائندہ محترم راجہ منیر احمد صاحب پرنسپل جونیئر سیکشن جامعہ احمدیہ ربوہ نے رکھی تھی۔ اکتوبر 2006ء میں جامعہ کے لئے عمارت کے نچلے حصہ میں ایک کلاس روم، لائبریری، بورڈنگ کے دو کمرے اور طعام گاہ وغیرہ مختص ہوئے۔ اس وقت پانچ واقفین نو طلباء زیرتعلیم ہیں جن کے لئے حضور انور نے مبشرین کا کورس مقرر فرمایا ہوا ہے۔ امسال درجہ ثالثہ دوسرے سمیسٹر کے لئے تعلیم جاری ہے۔ جامعہ کا کورس صرف 4 سال کے لئے ہے۔ طلباء صبح ساڑھے چار بجے سے رات دس بجے تک تربیتی عمل سے گزرتے ہیں۔ جامعہ احمدیہ سری لنکا کے لئے ایک بورڈ بھی مقرر ہے جس کے چیئرمین مکرم عبدالناصر صاحب نیشنل پریذیڈنٹ سری لنکا ہیں۔

طلباء کو اردو، فقہ احمدیہ، تاریخ احمدیت، تاریخ اسلام، موازنہ، ادب عربی، صرف و نحو، انشاء، الحدیث، ترجمۃ القرآن، تفسیر القرآن اور انگریزی، فارسی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ روزانہ پڑھائی جاتی ہیں۔ روزانہ خلفائے سلسلہ کے ارشادات اور خطبات بھی سنائے جاتے ہیں۔

اسی زمین میں دارالامان کے نام سے پرانی مضبوط عمارت قائم ہے جہاں MTA روم اور کوارٹرز موجود ہیں۔ حضور انور کی اجازت سے اسی زمین کے ایک حصہ میں قبرستان موصیان بھی بنایا گیا ہے۔ ایک بڑی مسجد ''مسجد طاہر'' بھی موجود ہے۔

مکرم اللہ دتہ مبشر صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 14 نومبر 2009ء میں مکرم اللہ دتہ مبشر صاحب کے بارہ میں مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

مکرم اللہ دتہ مبشر صاحب آف بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ پہلے اہل تشیع کے ذاکر تھے۔ نوجوانی میں خود احمدی ہوئے اور تبلیغ کے شیدائی تھے۔ چنانچہ جب حضرت مصلح موعودؓ نے 27 دسمبر 1957ء کو جلسہ سالانہ پر وقف جدید کی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدی نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں اور میری ہدایات کے مطابق دعوت الی اللہ کا کام کریں تو مکرم اللہ دتہ مبشر صاحب نے بھی خود کو پیش کر دیا۔ گو آپ کی عمر 40 سال سے زائد تھی اور تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی مگر بنیادی دینی مسائل اور ان کے حل سے خوب واقف اور خدمت دین کے جذبہ سے بھرپور تھے اس لئے تعلیمی کمی کو نظرانداز کرتے ہوئے ان کو وقف میں لے لیا گیا۔ آپ کو 1958ء سے 1978ء تک خدمت کی توفیق ملی۔ 1985ء میں آپ نے وفات پائی۔

آپ کی سادگی اور جذبہ نے بہت سی روحوں کو متأثر کیا اور ان کو قبول احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آخری عمر میں ان کی بینائی اور شنوائی کم ہوگئی تھی مگر خدمت دین کا جذبہ بڑھ گیا تھا۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ (ناظم ارشاد وقف جدید) آپ کی بہت عزت کیا کرتے تھے اور محبت سے پیش آتے تھے۔ بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں تبلیغ کے طریق بتاتے ہوئے مکرم اللہ دتہ مبشر صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''بعض دفعہ نفسیاتی لحاظ سے ایسے مواقع پیدا ہوجاتے ہیں جن میں ہدایت کو قبول کرنے کا ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ حکمت کا یہ تقاضا ہے کہ ان اوقات سے بھی استفادہ کیا جائے اس لئے مختلف وقتوں میں مختلف قسم کی باتیں زیب دیتی ہیں اور اثر کرتی ہیں۔ مثلاً جب غم کی کیفیت ہو تو اس وقت اَور قسم کی بات کی جاتی ہے اور جب خوشی کی کیفیت ہو تو اَور طرح کی بات کی جاتی ہے اسی طرح جب خوف و ہراس کا زمانہ ہو تو اَور طریقے سے بات کرنا پڑے گی۔ اس سلسلے میں مجھے بہت سے دوست واقعات بتاتے رہتے ہیں۔ خود میرے علم میں ایسے بیسیوں واقعات ہیں ایک احمدی نے جب حکمت سے کام لیا اور موقع محل کے مطابق بات کی تو بہت جلدی اس کا پھل لگا۔ چنانچہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا ہمارے ایک معلم وقف جدید تھے جو اَن پڑھ تھے۔ سو فیصدی تو نہیں لیکن اَن پڑھ کے قریب ترین جو آدمی ہوتا ہے وہ ان کی کیفیت تھی لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی تبلیغ کو سب سے زیادہ پھل لگتا تھا کیونکہ جو علم کی کمی تھی وہ اس کو دعا اور حکمت سے پوری کرتے تھے۔ چنانچہ موقع اور محل کی تلاش میں رہنا اور حسب حالات گفتگو کرنا ان کا شیوہ تھا۔ کہیں شادی کی مجلس ہے تو شادی کی باتیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کلام شروع کر دیا جو خوشی کے موقع کا کلام ہے۔ اگر غم کی کیفیت ہے تو اس میں صبر کی تلقین کرتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی واقعہ سنا دیتے کہ آپ کو جب دکھ پہنچتے تھے تو آپ یوں کیا کرتے تھے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت ہی حکمت عطا کر رکھی تھی۔ ایک مولوی صاحب تھے جو اُن کے بہت شدید مخالف تھے ایسے مخالف کہ کئی دفعہ ان کو مار پڑوا کر اپنے گاؤں سے باہر نکلوا چکے تھے۔ مگر یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دھن کے ایسے پکے اور ایسے بے خوف انسان تھے کہ کبھی پرواہ نہیں کی۔ بار بار ماریں بھی کھائیں مگر پھر بھی ان کے پاس پہنچ جاتے تھے یہاں تک کہ مولوی صاحب تھک گئے اور انہوں نے مارنا پیٹنا چھوڑ دیا۔ پھر تھوڑی بہت باتیں شروع ہوئیں لیکن مولوی صاحب اپنی ضد پر قائم اور یہ اپنے فرضِ تبلیغ پر قائم رہے۔ ایک دفعہ کسی کی تدفین کے لئے مولوی صاحب جا رہے تھے تو یہ بھی ساتھ چل پڑے۔ جب وہ میت کو لحد میں اتارنے لگے تو اس وقت ان کو خیال آیا کہ مولوی نہ دلیل سے قابو آتے ہیں اور نہ تبشیر سے قابو آتے ہیں، ہوسکتا ہے ڈرپوک ہوں خوف سے قابو آجائیں۔ چنانچہ جب وہ میت کو لحد میں اتارنے لگے تو انہوں نے بڑی جرأت کے ساتھ آگے بڑھ کر مولوی صاحب کو گریبان سے پکڑ لیا اور کہا مولوی صاحب! ایک منٹ ٹھہر جائیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ جہاں آپ اس مُردے کو داخل کر رہے ہیں یہ وہاں سے کبھی واپس آجائے گا۔ مولوی صاحب نے تعجب سے دیکھا اور کہا کہ کبھی مڑ کر واپس نہیں آسکتا۔ یہ بولے کہ گویا اس کے اعمال کا دَور ختم ہوگیا، اب پھر اس کو اعمال کا موقع نہیں ملے گا۔ جو خدا نے اس سے پوچھنا ہے وہ اس سے پوچھے گا اور یہ بے بس ہوگا واپس نہیں جاسکتا، اپنے اعمال میں کچھ بھی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ مولوی صاحب نے کہا ٹھیک ہے۔ انہوں نے کہا پھر آپ کے ساتھ بھی یہی ہونا ہے اور یہ کہہ کر الگ ہوگئے۔ رات مسجد میں سوئے ہوئے تھے تو جس طرح حضرت مولوی راجیکی صاحب کا واقعہ آتا ہے ویسا ہی ملتا جلتا واقعہ ان کے ساتھ بھی پیش آیا۔ وہی مولوی صاحب آدھی رات کے وقت روتے پیٹتے پہنچ گئے کہ میری بیعت کرواؤ۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی بیعت کرواتے ہیں لیکن یہ تو بتائیں ہوا کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حساب کتاب ہورہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سوال ہی یہ کیا کہ امام مہدی کا زمانہ پایا تھا تو تم نے کیا کیا۔ مَیں چیختا چلّاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ مجھے واپس جانے دو، میں سمجھ گیا ہوں لیکن کہا گیا کہ اب کوئی وقت نہیں رہا۔ چونکہ ہمارے معلّم نے موقع اور محل کے مطابق بات کی تھی اور قرآن کریم نے وعدہ کیا ہے کہ اگر حکمت کے ساتھ بات کروگے تو اس کا پھل بھی پاؤ گے۔ چنانچہ وہ مولوی صاحب خدا کے فضل سے صرف احمدی ہی نہیں ہوئے بلکہ اتنے مخلص اور خوددار احمدی بنے کہ میں نے ازخود یہ سوچ کر کہ وہ مولوی تھے ان کے گزارہ کی کوئی صورت نہیں رہی ہوگی پیشکش کی کہ آپ کو وقتی طور پر جب تک آپ کو ضرورت ہے آپ کے لئے کچھ گزارہ مقرر کردیتے ہیں۔ انہوں نے کہا بالکل نہیں مَیں اپنا ایمان خراب نہیں کرنا چاہتا۔ چنانچہ انہوں نے اسی گاؤں میں چھابڑی لگائی اور جو کچھ بھی روکھی سوکھی میسر آئی اس سے گزر اوقات کیا اور ایک مبلغ بن گئے''۔

بِھڑ کی ساخت

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 14 نومبر 2009ء میں مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب کے قلم سے بِھڑ کی ساخت کے بارہ میں ایک مختصر معلوماتی مضمون شائع ہوا ہے۔

اگر کبھی آپ کو بِھڑ کاٹ لے تو فوراً اس جگہ پر شہد، پھٹکڑی یا چونا لگالیں اس سے تکلیف فوراً کم ہوجاتی ہے۔

بِھڑ بھی کیڑے مکوڑوں کے اُسی گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔ جس سے شہد کی مکھی یا چیونٹی تعلق رکھتی ہے۔ ان کے دو گروپ ہوتے ہیں۔ ایک گروپ میں ہر بھڑ اکیلی رہ کر کام کرتی ہے۔ دوسرے گروپ میں بہت سی بھڑیں مل کر کام کرتی ہیں۔ سوشل بھڑوں کی یہ نشانی ہے کہ ان کے پر پنکھے کی طرح اوپر کو اٹھے ہوئے ہوتے ہیں جبکہ تنہا رہ کر کام کرنے والی بھڑ کے پر اس کی کمر پر سیدھے ہوتے ہیں۔

دیکھنے میں تمام بھڑیں ایک جیسی لگتی ہیں۔ مادہ بھڑ کی یہ نشانی ہے کہ اس کے جسم کے نچلے حصے میں سلنڈر کی شکل کا لمبا سا ڈنگ ہوتا ہے۔ جس میں زہر بھرا ہوتا ہے۔ ان کے منہ اس طرح بنے ہوتے ہیں کہ یہ چاہیں تو کھانا کھالیں یا چاہیں تو رس چوس لیں۔

ویسے تو تمام کیڑے مکوڑے بڑے دلچسپ طریقوں سے اپنے بچے پالتے ہیں۔ لیکن بعض کیڑے اس سلسلے میں بڑی مہارت دکھاتے ہیں جیسا کہ بھڑ دکھاتی ہے۔ بھڑوں کے بچے اپنی خوراک کے بارے میں بڑی پسند اور ناپسند رکھتے ہیں۔ ان کی مائیں اپنے بچوں کی اس ضد کو پورا کرتی ہیں۔ کچھ بچے صرف مکڑیاں کھانا پسند کرتے ہیں۔ کچھ کو بیٹلز پسند ہوتے ہیں۔ کچھ کو پتنگے پسند ہوتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جو سب کچھ کھا سکتے ہیں لیکن ان کی شرط ہوتی ہے کہ چیز زندہ ہو۔ چنانچہ ان بچوں کی مائیں اپنے بچوں کی پسند کی تلاش میں دور دور تک اڑ کر جاتی ہیں اور جب انہیں مطلوبہ شکار مل جاتا ہے تو وہ اسے اپنے جبڑوں میں جکڑ کر ساکت کر دیتی ہیں اور پھر بڑی مہارت سے شکار کے اعصابی نظام میں اپنا زہریلا ڈنگ داخل کر دیتی ہیں۔ ان کے جسم میں داخل ہونے والا یہ زہر ان کو مارتا نہیں ہے بلکہ وہ مفلوج ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ یہ زندہ اور تازہ کھانا ان بچوں کے لئے تیار رہتا ہے جو مردہ چیزیں پسند نہیں کرتے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 24؍جولائی 2009ء میں شامل اشاعت جناب ہری چند اختر صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسنِ کائنات
اب کس نے اس کو عالم آشکارا کر دیا
شوکتِ مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الٰہی قصرِ کسریٰ کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
کہہ دیا لَا تَقْنَطُوْا اخترؔ کسی نے کان میں
اور دل کو سربسر محوِ تمنا کر دیا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

31st August 2012 – 6th September 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 31st August 2012

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat & Yassarnal Qur'an
00:40 Waqfe Nau Ijtema UK: address delivered by Huzoor on 1st May 2011
01:45 Aaina
02:30 Japanese Service
03:05 Tarjamatul Qur'an Class: rec. on 17th January 1996
04:15 Ashab-e-Ahmad: life of Muhammad Ali Khan
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 23rd October 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 MTA Variety
07:40 Siraiki Service
08:30 Rah-e-Huda
10:05 Indonesian Service
11:05 Fiq'ahi Masa'il
12:00 Live Friday Sermon: delivered by Huzoor live from Baitul Futuh Mosque, London
13:15 Seerat-un-Nabi (saw)
13:50 Tilawat & Yassarnal Qur'an [R]
14:35 Bengali Service
15:40 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:05 Muslim Scientists
16:20 Friday Sermon [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:20 MTA Variety [R]
19:05 Beacon of Truth
20:20 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:15 Rah-e-Huda [R]

Saturday 1st September 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45 Yassarnal Qur'an
01:15 MTA Variety
02:00 Friday Sermon: rec. on 31st August 2012
03:15 Rah-e-Huda
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 30th October 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana Germany: concluding address delivered by Huzoor on 27th June 2010
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time
08:55 Question and Answer session: recorded on 4th September 1996
09:45 Indonesian Service
10:45 Friday Sermon [R]
12:00 Tilawat & Story Time [R]
12:30 Al Tarteel
13:00 Intikhab-e-Sukhan
14:00 Bengali Service
15:00 Spotlight: discussion about Maulana Muhammad Ahmad Jalil
15:35 Dars-e-Malfoozat
16:00 Rah-e-Huda
17:35 Al Tarteel [R]
18:00 MTA World News
18:20 Jalsa Salana Germany [R]
19:30 Faith Matters
20:30 International Jama'at News
21:10 Rah-e-Huda [R]
22:45 Friday Sermon [R]

Sunday 2nd September 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55 Al-Tarteel
01:25 Jalsa Salana Germany: concluding address delivered by Huzoor on 27th June 2010
02:25 Story Time
02:55 Friday Sermon: rec. on 31st August 2012
04:10 Spotlight: discussion about Maulana Muhammad Ahmad Jalil
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 5th November 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:20 Yassarnal Qur'an
06:50 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor recorded on 24th January 2009
08:00 Faith Matters
09:00 Question and Answer session: recorded on 12th May 1996. Part 1
10:00 Indonesian Service
11:10 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon recorded 11th November 2011
12:00 Tilawat & Yassarnal Qur'an
13:00 Friday Sermon [R]
14:10 Bengali Service
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
16:20 Bounties of Khilafat
17:00 Kids Time
17:30 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
19:30 Beacon of Truth
20:45 Mosha'irah
22:00 Friday Sermon [R]
23:10 Question and Answer session [R]

Monday 3rd September 2012

00:05 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor recorded on 24th January 2009
01:50 Mosha'irah
02:50 Friday Sermon: rec. on 31st August 2012
03:50 Real Talk
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 6th November 1997
06:00 Tilawat & Seerat-un-Nabi
06:40 Al Tarteel
07:10 Huzoor's Meeting with New Converts
07:50 International Jama'at News
08:25 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
08:45 Muslim Scientists
09:00 Recontre Avec Les Francophones: French Mulaqat, recorded on 16th November 1998
10:00 Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon recorded 22nd June 2012
10:55 Peace Symposium
12:00 Tilawat & Seerat-un-Nabi
12:30 Al Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: rec. on 17th November 2006
14:00 Bengali Service
15:00 Peace Symposium [R]
16:00 Rah-e-Huda
17:30 Al Tarteel [R]
18:00 MTA World News
18:20 Huzoor's Meeting with New Converts [R]
19:00 Muslim Scientists
19:15 Real Talk
20:20 Rah-e-Huda
21:55 Friday Sermon [R]
22:55 Peach Symposium [R]

Tuesday 4th September 2012

00:10 Tilawat & Insight
00:50 Al Tarteel
01:20 Huzoor's Meeting with New Converts
02:00 Khilafat Ahmadiyya Sal Ba Sal
02:20 Kids Time
02:50 Friday Sermon: rec. on 17th November 2006
03:55 Peace Symposium
04:55 Liqa Ma'al Arab
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 Jalsa Salana Germany: concluding address delivered by Huzoor on 27th June 2010
08:00 Insight: science and medicine news
08:25 Whale Watching
09:00 Question and Answer session: recorded on 12th May 1996. Part 1
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon recorded 12th August 2011
12:00 Tilawat & Insight
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Real Talk
14:00 Bengali Service
15:00 Khilafat Centenary Moshaa'irah
16:00 Prophecies in the Bible
16:25 Seerat-un-Nabi
17:00 Learning French
17:35 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:20 Jalsa Salana Germany [R]
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon recorded 31st August 2012
20:30 Insight
21:00 Prophecies in the Bible [R]
21:30 Whale Watching [R]
22:05 Serat-un-Nabi [R]
23:00 Question and Answer session [R]

Wednesday 5th September 2012

00:10 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:20 Jalsa Salana Germany: concluding address delivered by Huzoor on 27th June 2010
02:30 Learning French
03:05 Whale Watching
03:30 Prophecies in the Bible
04:10 Seerat-un-Nabi
04:50 Liqa Ma'al Arab
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:40 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 30th July 2010
08:05 Real Talk
09:10 Question and Answer session: recorded on 4th September 1996
10:05 Indonesian Service
11:10 Swahili Service
12:10 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:45 Al-Tarteel
13:05 Friday Sermon: rec. on 1st December 2006
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Fiq'ahi Masa'il
15:40 Kids Time
16:10 Faith Matters
17:15 Dua-e-Mustaja'ab
17:40 Al Tarteel
18:00 MTA World News
18:20 Jalsa Salana UK [R]
19:20 Real Talk
20:25 Fiq'ahi Masa'il
21:00 Kids Time
21:35 Dua-e-Mustaja'ab [R]
22:00 Friday Sermon [R]
23:00 Intikhab-e-Sukhan

Thursday 6th September 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Al-Tarteel
01:20 Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 30th July 2010
02:25 Fiq'ahi Masa'il
02:50 Mosha'irah
03:45 Faith Matters
04:55 Liqa Ma'al Arab
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
06:55 Jalsa Salana Germany: address delivered by Huzoor on 27th June 2011
08:00 Beacon of Truth
09:00 Tarjamatul Qur'an class: rec. on 26th February 1996
10:00 Indonesian Service
11:00 Pushto Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25 Yassarnal Qur'an
12:45 Beacon of Truth [R]
14:00 Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon recorded 31st August 2012
15:05 Aaina
15:50 Maseer-e-Shahindgan
16:15 Inikhab-e-Sukhan
17:15 Tarjamatul Qur'an class [R]
18:20 Yassarnal Qur'an [R]
18:40 MTA World News
19:05 Jalsa Salana Germany [R]
20:15 Faith Maters [R]
21:10 Ashab-e-Ahmad
21:45 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:50 Faith Matters [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 | Friday 24 August , 2012 | Issue No. 34

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ اپریل 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(چھٹی و آخری قسط)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

''میری جماعت میں اکثر لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس سلسلہ کے لئے بہت دکھ اٹھائے ہیں اور بہت ذلتیں اٹھائی ہیں اور جان دینے تک فرق نہیں کیا۔ کیا وہ ابدال نہیں ہیں؟ شیخ عبدالرحمٰن امیر عبدالرحمٰن کے سامنے اس سلسلہ کے لئے گلا گھونٹ کر مارا گیا۔ اور اس نے ایک بکری کی طرح اپنے تئیں ذبح کرا لیا کیا وہ ابدال میں داخل نہ تھا؟ ایسا ہی مولوی صاحبزادہ عبداللطیف جو محدث اور فقیہہ اور سرآمدِ علماء کابل تھے اس سلسلہ کے لئے سنگسار کئے گئے اور بار بار سمجھایا گیا کہ اس شخص کی بیعت چھوڑ دو پہلے سے زیادہ عزت ہوگی۔ لیکن انہوں نے مرنا قبول کیا اور بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی بھی کچھ پروانہ کی اور چالیس دن تک پتھروں میں ان کی لاش پڑی رہی کیا وہ ابدال میں سے نہ تھے۔ اور ابھی مَیں خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں معلوم نہیں کس قدر اور کن کن ملکوں سے پاک دل لوگ میری جماعت میں داخل ہوں گے ماسوا اس کے مسیح موعود کی نسبت تو آثار میں یہ لکھا ہے کہ علماء اس کو قبول نہیں کریں گے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ:357)

ذیل میں نظارت امور عامہ پاکستان سے موصول ہونے والی ماہانہ Persecution Report بابت ماہ اپریل 2012ء سے ماخوذ چند المناک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

ساہیوال میں مخالفت

یہاں مجلس احرار نے مورخہ 7 اپریل کو ایک بہت بڑی ختم نبوت کانفرنس کا عندیہ دیا اور پھر اس بڑے اجتماع کی تیاری شروع ہوگئی۔ تشہیری مہم پر بیدریغ خرچ اٹھایا گیا مثلاً گلی گلی بینرز، پوسٹرز اور سٹیکرز پھیلانے کے علاوہ انفرادی طور پر لوگوں کو اس قانون شکنی میں شامل ہونے کی دعوت عام دی گئی۔ اتنی بڑی تیاری اور بے تحاشہ اخراجات دیکھ کر واقف حال احباب کو معاندین احمدیت کے مذموم عزائم پہنچاننے میں ذرا بھی دیر نہ لگی۔

دراصل ساہیوال کے علاقہ میں ایک احراری مولوی عبداللطیف خالد چیمہ بہت زیادہ اثر ورسوخ پیدا کر چکا ہے اور دن رات احمدیت مخالف سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ آج کل یہ شخص جھوٹ اور بے پر کی اڑانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے مثلاً اس کا تازہ بیان ہے کہ

''تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے لوگوں کو آپ ہی قتل کروا دیتی ہے: عبداللطیف خالد چیمہ''۔

(روزنامہ اوصاف لاہور، 21 فروری 2012ء)

''ڈاکٹر سلام نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا ماڈل امریکہ کو فراہم کیا نیز قادیانی ڈاکٹر کو میرٹ پر نہیں بلکہ یہودی اور صیہونی لابی کے ایما پر نوبل انعام دیا گیا تھا۔'' (روزنامہ اوصاف لاہور، 21 مارچ 2012ء)

مقدمہ توہین خوشاب کی تازہ صورتحال

خوشاب، 6 اپریل: ہم گزشتہ اقساط میں قارئین الفضل کو تفصیلاً بتا چکے ہیں کہ کس طرح خوشاب کے ایک نوعمر احمدی طالب علم رانا سجیل احمد کو توہین کے قانون، پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ 295-C کے تحت خوشاب میں ملزم کیا گیا تھا۔ جس پر اس کم عمر پاکستانی شہری کو اپنی جان بچانے کے لئے خونی ملاں اور کاذب گواہوں کی وجہ سے بھاگنا پڑا تھا۔ اس مذکورہ بالا قانون کی آڑ میں دین کے نام پر معصوم لوگوں کی زندگی اجیرن بنانے کے یہ ماہر لوگ ملزم کو باآسانی مجرم بنا کر برباد کرسکتے ہیں۔ جس کی افسوس ناک ترین تازہ مثال آسیہ بی بی ہے۔

اب خوشاب کے ایک ایڈیشنل سیشن جج نے ملزم کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کئے ہیں۔

ادھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارندے خوشاب میں گھر گھر جا کر مولوی حافظ محمد اکرم طوفانی کا تحریر کردہ پمفلٹ مفت تقسیم کر رہے ہیں جس پر احمدیوں کی ملکیتی کاروباروں کی مکمل تفصیل اور پتے درج ہیں تا ان کا مکمل بائیکاٹ کیا جاسکے نیز اس پمفلٹ پر ''جدید طرز کے کافر قادیانیوں'' سے لین دین کے عواقب کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ مکرم سجیل احمد صاحب کے والد مکرم حاکم جمیل کے کریانہ سٹور کا بھی اس پمفلٹ میں ذکر کیا گیا ہے۔

کتنی مضحکہ خیز اور تلخ حقیقت ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بے ضرر لوگوں کو پشتہ دیوار سے لگانے پر مامور یہ گروہ اس حد تک قانون سے ماورا ہو چکے ہیں کہ پمفلٹ پر اپنا تعارف درج کرنے سے بھی نہیں شرماتے ہیں۔ درست ہی کہا ہے کہ

شرم تم کو مگر نہیں آتی

''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب، 0334-4851962، 0300-6071331''

کیا ہر پاکستانی احمدی کو ستانا ہر سرکاری مسلمان کا فرض ہے؟

مظفر آباد، آزاد جموں و کشمیر: لگتا ہے کہ یہاں نیلم جہلم ہائیڈرو پروجیکٹ پر کام کرنے والے سرکاری مسلمان دوگنا کام کررہے ہیں اول: اپنی مفوضہ ڈیوٹی دوم: احمدی ملازمین کو تنگ کرنا۔ ویسے آج ملک میں پانی و بجلی کی جو صورت حال ہے اس کو دیکھ کر لگتا ہے کہ یہ مذکورہ بالا ملازمین اپنی اول ڈیوٹی سے تو آزاد ہیں بس دوم پر اپنی توجہ اور توانائیاں صرف کررہے ہیں۔

فرقہ واریت پھیلانے کی کمائی کھانے والوں کی طرف سے اس جگہ احمدیوں کی حالت زار کا تذکرہ قبل ازیں ہو چکا ہے۔ اس مہم کا اول نشانہ مکرم جمیل احمد صاحب ہیں جو مینجمنٹ ٹیم میں اعلیٰ عہدہ پر کام کررہے ہیں۔

ایک دن اس کمپنی کے ایک باورچی نے مکرم جمیل صاحب کو فون کیا اور ایک معاملہ میں جھوٹا الزام لگا کر سخت نتائج کی دھمکی دی۔ کامیابی دیکھتے ہوئے ایک اور مولوی ٹائپ لیبر یونین کے ممبر نے مکرم جمیل صاحب کو ایس ایم ایس بھیجا جس میں فحش زبان کا استعمال تھا۔

مکرم جمیل صاحب نے معاملہ کی اطلاع پروجیکٹ مینیجر کو دیکر مطالبہ کیا اس بابت مکمل تحقیقات کروائی جائیں تا ان پر لگائے جانے والے الزام کی حقیقت سامنے آئے ورنہ اس طرح ملزم بن کر کام نہیں کرسکتے ہیں۔

جس پر پروجیکٹ مینیجر نے مولوی کو بلا کر اس کا بیان سنا اور اسے مطلع کیا کہ وہ الزام تراشی کرنے، قانون شکنی اور بے ضابطگی کا مرتکب ہورہا ہے۔ بعد ازاں پروجیکٹ مینیجر نے اپنے افسر کو کہا کہ اس مولوی کو کام سے فارغ کردینا چاہئے ہے۔ مگر یہاں کا ڈپٹی مینیجر جو ایک مقامی آدمی ہے وہ ان قانون شکنوں کا درپردہ حامی ہے اور وہ باورچی ان کا کارندہ ہے جس کے ذریعہ یہ لوگ احمدیوں کو ستاتے ہیں، ان کو دھمکیاں دیتے ہیں اور بدامنی پھیلانے کے منصوبوں کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔

اب مکرم جمیل احمد صاحب اور دیگر احمدی ملازمین پہلے سے کئی گنا زیادہ احتیاط سے وقت گزار رہے ہیں اور خود حفاظتی کے اصولوں کو بروئے کار لا کر ان مفسدوں کے ظاہری اور پوشیدہ شر سے بچنے کی کوشش کررہے ہیں۔

لاہور شہر میں مخالفت کی چند مثالیں

آج کل پنجاب کے صوبائی دارالحکومت میں احمدیوں کو ستانے کا کوئی موقع ضائع نہیں کیا جارہا ہے۔ حکام بالا کو ہر دفعہ اطلاع کر کے مناسب کارروائی کی استدعا کی جاتی ہے لیکن.................

ذیل میں چند واقعات اختصار سے درج کئے جاتے ہیں:

علامہ اقبال ٹاؤن، 26 مارچ: مکرم ناظم الدین صاحب کی اہلیہ کپڑے خریدنے ایک دوکان پر گئیں تو ایک مولوی ٹائپ دوکان دار نے ان کے حلیہ اور برقع سے اندازہ لگا کر نہایت بدتمیزی کی اور بازار میں واقع ایک احمدی کی دوکان کی طرف اشارہ کر کے نہایت بدزبانی کی۔

سبزہ زار: مکرم وقاص احمد ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں ملازمت کرتے تھے کہ آپ کے مولوی ٹائپ ساتھیوں کو آپ کے احمدی ہونے کا علم ہوگیا جس پر ان سرکاری مسلمانوں نے آپ کو شدید دھمکیاں دینا شروع کردیں اور ایک دن گھر کے راستے میں گھیر کر زدوکوب کیا۔ جس پر مکرم وقاص صاحب نوکری چھوڑ کر کسی دوسرے شہر نقل مکانی کر گئے۔ آپ کے بچے تاحال لاہور میں ہی ہیں اور آپ کے بھائی نے آپ کی طرف سے پولیس کے پاس واقعہ کی ایف آئی آر بھی درج کروا رکھی ہے۔ کیونکہ یہاں ملزمان سرکاری مسلمان ہیں اور مظلوم ایک احمدی۔ اب کارروائی کون کرے؟؟

لاریکس کالونی، شاہدرہ، 30 مارچ: مکرم عاطف شریف ابن مکرم شریف احمد ڈوگر صاحب کو گھر آتے ہوئے چار مسلح مولویوں نے گھیر لیا اور دھمکیاں دیں۔ کہا کہ ''بھاگ جاؤ، مڑ کر نہ دیکھنا ورنہ گولی سے اڑا دیں گے''

رائیونڈ: اس علاقہ میں احمدیوں کا سماجی مقاطعہ جاری ہے۔ رائیونڈ تبلیغی جماعت کا مرکز ہے جو بظاہر ایک پرامن جماعت ہے لیکن یہی جماعت دیگر شدت پسند گروہوں کو کارکنان بطور خام مال مہیا کرتی ہے اور بطور خاص کالعدم جہادی تنظیموں کو بھی۔ نیز رائیونڈ میں بے شمار مدرسے قائم ہیں جو کسی بھی ضابطہ کے پابند نہ ہیں۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)